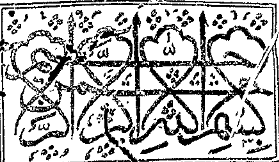


الفصل الأول في أحاديث جامعة في المهديين

پہلی فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو شامل ہیں ہادی الدین ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آوینگے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ

روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ان حدیثوں میں کہ زیادہ یاد رکھتا ہوں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہ بیشک اللہ اٹھا دیگا اس امت کے واسطے

عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا رَوَاهُ

ہر سو برس کے سرے پر اس شخص کو کہ تازہ کر دکھا دیگا اس امت کو دین اسکا روا کیا

اَبُوْدَاوٗدَ هٰكَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ ٢ وَعَنْ
اِس حدیثکو ابوداؤد نے ایسا ہی مشکواۃ کے کتاب العلم مین اور روایت
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ ہمیشہ یہہ دین
قَائِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ
قایم رہیگا یہانتک کہ ہونگے تمپر بارہ خلیفے سب کہ سب اتفاق کریگی
عَلَيْهِ الْاُمَّةُ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اُمت۔ سب کے سب ہونگے قریش سے روایت کیا اِس حدیثکو ابوداؤد
فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ فَضْلِ قُرَيْشٍ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ
آور مشکواۃ کے باب فضایل قریش مین روایت سے بخاری و مسلم کے ہے
مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ ٣ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ
ساتھ تھوڑے اختلاف کے آور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِدَّةَ
عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک گنتی

اَلْخُلَفَاءِ بَعْدِيْ عِدَّةَ نُقَبَاءِ مُوْسٰى رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ
خلیفونکی بعد میرے حضرت موسیٰ کے سرداروں کی ہی روایت کیا اس حدیث کو
وَابْنُ عَسَاكِرَ كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ۱۴
ابن عدی اور ابن عساکر نے ایسا ہی جامع صغیر میں سیوطی کے
وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور روایت ہی عرباض ابن ساریہ رضی اللہ عنہ سے
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑو سنت
بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
کو میرے اور سنت کو خلیفے حکومت والے مہدیوں کے
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ رَوَاهُ اَبُوْ
تھامو اسکو اور پکڑو اسکو چبہ سے روایت کیا اس حدیث کو
دَاوُدَ وَغَيْرُهُ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ
ابو داؤد نے اور دوسرا یوں نے ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
وَالسُّنَّةِ ۵ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
والسنۃ میں اور روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم یقول یا ایہا الناس ترکت فیکم
علیہ وسلم سے فرماتے ای لوگو چھوڑا ہیں ہم تم میں
ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ و
ایسی چیز کو کہ اگر پکڑو تم اسکو ہرگز نہ گمراہ ہو گے بعد میرے وہ کتاب اللہ کی ہے
عترتی اہل بیتی رواہ الترمذی ۶ وعن ابی ذر
اور اولاد میری جو گھر والے ہیں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت ہے
رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ
وسلم کو فرماتے تھے خبردار ہو کہ مثال میرے گھر والوں کی تم میں مثال کشتی
نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ
نوح علیہ السلام کی ہے جو سوار ہوا اس پر نجات پائی اور جو پیچھے رہا اس سے ہلاک ہوا
احمد کلاہما فی المشکوۃ فی باب مناقب اہل بیت
روایت کیا اس حدیث کو احمد نے دونوں حدیثیں مشکوۃ کے باب المناقب اہل بیت میں
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثانی فی المہدی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فصل دوسری بیان میں اس مہدی کے ہے

الَّذِي يَكُوْنُ فِي الزَّمَانِ الْوَسْطِ ۷ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
جو ہوگا بیچ کے زمانے مین آنحضرت صلعم اور حضرت عیسے علیہ السلام کے روایت ہی
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا وعدہ دیا ہم سبھونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقْ فِيْهَا نَفْسِي
وسلم نے جہاد کا ہندوستان کے پھر اگر پاؤن مین اسکو خرچ کرون مین اسمین جانکو
وَمَالِي فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ
اپنے اور مال کو اپنے پھر اگر مارا جاؤن ہو جاؤن افضل شہیدون سے اور اگر
اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ ۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ
پھر آؤن تو مین ابو ہریرہ آزاد ہون   اور روایت ہی ثوبان رضی اللہ
عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
عنہ سے جو غلام ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا فرمایا رسول
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِي اَحْرَزَهُمَا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ میری امت سے نجات دیا اُن کو
اللهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ
اللہ نے آگ سے ایک گروہ جہاد کریگا ہند مین اور دوسرا گروہ جو ہوگا

مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرَجَهُمَا النَّسَائِيُّ فِي

عیسےٰ بن مریم کے بیٹے علیہ السلام کے ساتھ نکالا ان دونوں حدیثوں کو نسائی نے

كِتَابِ الْجِهَادِ فِي غَزْوَةِ الْهِنْدِ وَأَخْرَجَ الثَّانِي أَحْمَدُ

کتاب الجہاد کے غزوۂ ہند میں اور نکالا دوسری حدیث کو احمد نے

أَيْضًا ۹ وَعَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

بھی ۔ اور روایت ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے باپ سے اُنکے رضی اللہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا

کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری لو تم خوشخبری لو تم

إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ

بس مثال اُمتکی میرے جیسے برسات ہیں معلوم ہوتا کہ آخر اُسکا بہتر ہے

أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ

یا اول اُسکا یا مثل باغ کے کھلائی گئی اُسّے ایک جماعت ایک برس پھر

أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ

کھلائی گئی اُسے ایک جماعت ایک برس گمان ہے کہ پچھلی جماعت ہو

أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ

زیادہ چوڑی اور زیادہ عمیق اور زیادہ حسین کیونکر

تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَعِيسَى بْنُ
ہلاک ہوگی وہ اُمت کہ میں ہوں پہلا اور ایک مہدی درمیان اُسکے اور عیسے

مَرْيَمَ آخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّيْ
مریم کے بیٹے ہیں آخر اُسکے اور لیکن درمیان اُسکے جماعت تیڑھی ہے نہیں وہ مجھ سے

وَلَا أَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ
اور نہ میں اُنسے روایت کیا اس حدیث کو رزین نے ایسا ہی مشکوٰۃ میں

بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَرَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ أَيْضًا فِيْ
باب میں ثواب اس امت کے اور روایت کیا اس حدیث کو ابونعیم نے بھی

أَخْبَارِ الْمَهْدِيِّ ١٠ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
اخبار مہدی میں اور روایت ہے عمر رضی اللہ سے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُحَمَاءُ أُمَّتِيْ أَوْسَطُهَا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحیم ہماری امت کے بیچ والے اُسکے

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ هٰكَذَا
ہیں روایت کیا اس حدیث کو دیلمی نے مسند فردوس میں ایسا ہی

فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ١١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
جامع الصغیر میں سیوطی کے ہے اور روایت ہے عبد اللہ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

ابن الحارث ابن جزؤ الزبیدی رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ النَّاسُ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلینگے لوگ

مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ الْمَهْدِيَّ سُلْطَانَهُ ۱۲ وَعَنْ

پورب سے پھر وطن دینگے مہدی کو جائے حکومت میں اسکے ۱۲ اور

عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ

روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُس ہنگام میں کہ ہم سب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمَّا

بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہاں آگے آئی ایک جماعت بنی ہاشم کی

رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ

پھر جب دیکھا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈبڈبا آئیں آنکھیں آنکی

وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰى فِيْ وَجْهِكَ شَيْئًا

اور بدل گیا رنگ اُنکا کہا عبد اللہ نے پھر کہا میں نے برابر دیکھتا ہوں آپ کے چہرے پر ایک

نَكْرَهُهُ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللهُ لَنَا الْآخِرَةَ

ایک حالت کہ ناگوار رکھتے ہیں ہم اسکو تب فرمایا بیشک ہم لوگ ایک گھر والے ہیں کہ پسند کیا اللہ نے واسطے ہمارے آخرت کو

عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً شَدِيدًا
دنیا پر اور بیشک اہل بیت میری جلد پڑیگی بعد میرے بلاء سخت مین
وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ
اور لوگون کی ہانک مین یہانتک کہ آویگی ایک قوم پورب سے ساتھ انکے نشان
فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ
سیاہ ہونگے پھر مانگے مال اور نہین دینگے لوگ انکو مال پھر لڑینگے پھر فتح پاوینگے
فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ
پھر دیئے جاوینگے جو مانگا تھا تب نہین قبول کرینگے پورب والے اُس مال کو یہانتک کہ حوالہ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا فَمَنْ
کرینگے اُس ملک مشتوصہ کو ایکمرد کے جو اہلبیت سے ہوگا پھر بھر دیگا وہ مرد اس ملک کو انصاف
أَدْرَكَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ أَخْرَجَهَا
جیسا بھر انھا ظالمون نے ظلم سے پھر کوئی پاوے تم مین سے یہ تو چاہیے کہ آوے اُن پورب والون کے پاس
ابْنُ مَاجَةَ فِي فَصْلِ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ ١٣ وَعَنْ ثَوْبَانَ
اور اگرچہ چلکر جو گھٹنونکے بل برف پر نکالا اسکو ابن ماجہ نے فصل خروج مہدی مین
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ

جب دیکھو تم نشان سیاہ کو کہ آوے جانب سے

خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّ فِيهَا

خراسان کے تو آؤ اس پاس اگرچہ چلکر ہو گھٹنوں کے بل برف پر سو تحقیق اسمیں

خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي

ہی خلیفہ اللہ کا مہدی، روایت کیا اس حدیث کو احمد اور بیہقی نے

دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ

دلائل النبوۃ میں ایسا ہی ہے مشکوٰۃ کے قیامت کی چھوٹی نشانیوں کے

السَّاعَةِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب میں اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگا خراسان سے

رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ

نشان سیاہ ہیں پھیر سکیگی اسکو کوئی چیز یہاں تک کہ گاڑا جاویگا بیت المقدس میں

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي التَّيْسِيرِ الْوُصُولِ فِي بَابِ

روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے ایسا ہی ہے تیسیر الوصول کے باب

نَضْلُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ١٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ
نضل العباس رضی الله عنہ ہین اور روایت ہی رضی الله
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عنہ سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے
سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ بُعُوْثٌ كَثِيْرَةٌ نَكُوْنُوْ فِيْ بَعْثِ
اب ہونگی بعد میرے لڑائیاں بہت تو ہوجیو لڑائی مین خراسان
خُرَاسَانَ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ
کے روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی نے ایسا ہی جامع الصغیر
لِلسُّيُوْطِيِّ ١٦ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
سیوطی کے اور روایت ہی نعمان بشیر کے بیٹے سے اُسنے نقل کیا حذیفہ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رضی الله عنہ سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے
تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا
رہیگی نبوۃ تم مین جتنک الله رکھا چاہے پھر اُٹھا لیگا اُس کو
اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ
الله تعالی پھر ہوگی خلافت چال پر نبوۃ کے جبتک الله رکھا چاہے

اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰہُ تَعَالیٰ ثُمَّ یَکُوْنُ
پھر اٹھا لیگا اُس کو اللہ تعالی پھر ہوگا
مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا
بادشاہ گزند پہنچانے والا پھر رہیگا جب تک اللہ رکھا چاہے پھر اٹھا لیگا
اللّٰہُ تَعَالیٰ ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّةً فَیَکُوْنُ
اللہ تعالی پھر ہونگے بادشاہ جابر پھر رہینگے جبتک اللہ رکھا چاہے
اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰہُ تَعَالیٰ ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَةً
پھر اٹھا لیگا اُن کو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت
عَلیٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَکَتَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیْ
چلن پر نبوۃ کے پھر چپ رہے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی
فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ کَذَا فِی الْمِشْکٰوةِ فِیْ بَابِ تَغَیُّرِ النَّاسِ
دلائل النبوۃ کتاب میں ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب میں جو بعد باب تغیر الناس کے
۱۴ وَعَنْ جَاحِلِ الصَّدَفِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اور روایت ہے جاحل صدفی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ خُلَفَاءُ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ہونگے بعد میرے خلیفے

وَمِنْ بَعْدِ الْخُلَفَاءِ الْأُمَرَاءُ وَمِنْ بَعْدِ الْأُمَرَاءِ الْمُلُوْكُ
آور بعد خلیفون کے امیر آور بعد امیر کے بادشاہ
وَمِنْ بَعْدِ الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةُ ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ
آور بعد بادشاہ کے ظالم پھر نکلیگا ایک مرد گھر والون سے میرے
يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ثُمَّ يُؤَمَّرُ بَعْدَهُ
بھر دیگا زمین کو عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم سے پھر امارت کریگا بعد اُسکے
الْقَحْطَانِيُّ فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا هُوَ بِدُوْنِهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ
قحطانی سو قسم ہے اُس شخص کی جسنے بھیجا مجھکو حق پر نہ آویگا وہ ظالم بدون اُس عادل کے
كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ١٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
روایتکیا اس حدیثکو طبرانی نے ایسا ہی ہے جامع الصغیر میں سیوطی کی آور روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ
اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نہیں قایم ہوگی
السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ
قیامت جبتک نکلے ایک مرد قحطان سے ہانکیگا لوگون کو اپنے ظلم کے لاٹھی سے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ ١٩ وَعَنْ
روایتکیا اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ایسا ہی ہے مشکوٰۃ کے باب الملاحم میں آور روایت ہے

أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ

ابی اسحاق رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے

وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا

اور دیکھا اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو پھر کہا بیشک یہ بیٹا میرا

سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَخْرُجُ

سردار ہے جیسا نام رکھا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب پیدا ہوگا

مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نسل سے اُسکے ایک مرد ہوگا اُسکا نام تمہارے نبی کا نام اللہ کی رحمت اُنپر

وَسَلَّمَ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ

اور سلام مشابہ ہوگا اُنسے سیرت میں اور نہیں مشابہ ہوگا اُنسے صورت میں

قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا

پھر ذکر کیا اس قصے کو یعنے بھر دیگا زمین کو انصاف سے اور عدل سے جیسا بھر گئی تھی

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

ظلم سے نکالا اس حدیث کو ابو داؤد نے ایسا ہی ہے مشکوۃ کے باب نشانیوں قیامت کے

٢. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا جو پہنچیگی اس اُمت کو یہانتک کہ

لَا يَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا

نپاویگا کوئی مرد پناہ کی جگہ کہ پناہ پکڑے اسکیطرف ظلم سے پھر اٹھاویگا

مِنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَأُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

اللہ ایکمرد کو اولاد سے میری اور گھر والوں سے میرے پھر بھر دیگا زمین کو انصاف اور

كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ

عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم سے اور ستم سے راضی ہونگے رہنیوالے آسمان

وَسَاكِنُ الْاَرْضِ لَا يَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا

اور رہنیوالے زمین کے نہ چھوڑیگا آسمان قطرہ سے اپنے کوئی چیز

اِلَّا صَبَّهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا

مگر بہا دیگا اسکو زور سے اور نہ چھوڑیگی زمین اپنی گھاس سے

شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيْشُ

ایک ذرہ مگر نکالیگی اسکو یہانتک کہ تمنا کرینگے زندہ مردوں کی

فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ

زندگانی کریگا مہدی اُسی حالت آبادی میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس روایت کیا اسکو

مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ صَحِيْحٌ ٢١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
حاکم نے اپنی مستدرک مین آور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى
اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایکدن البتہ لنبا کر دیگا اللہ اُس دن کو.
يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ
اتنا کہ اُٹھاویگا اللہ اُسمین ایک مرد اہل بیت سے میرے برابر ہوگا نام اسکا
وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا
میرے نام سے آور نام باپکا اُسکے میرے باپ کے نام سے بھر دیگا زمین کو انصاف
مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَكِلَاهُمَا فِي الْمِشْكٰوةِ
آور عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم آور ستم سے روایتکیا اس حدیث کو ابو داود نے اور دونو
فِيْ بَابِ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ٢٢ وَعَنْ اَبِيْ
حدیثین ہین مشکوٰۃ کے چہرون نشانیونکے باب مین قیامت کے آور روایت ہی
سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَشِيْنَا اَنْ يَكُوْنَ
ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہا ڈرتے ہم کہ ہو

بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بعد ہمارے نبی کے نکلنا نئی باتوں کا پھر پوچھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ وَيَعِيشُ خَمْسًا

وسلم سے پھر فرمایا بیشک میری امت میں مہدی نکلیگا اور عیش کریگا پانچ

أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ الشَّاكُّ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ

یا سات یا نو زید چچا میرے شک کرکے کہا برس فرمایا آنحضرت صلی اللہ

فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي

علیہ وسلم پھر آویگا اُس پاس ایک مرد پھر کہیگا یا مہدی دیجیے دے مجھے مجھے

قَالَ فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

فرمایا پھر لپ دیگا اُسکو کپڑے میں اُسکے جتنا اُٹھا سکے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے

۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی مجھ سے ہے یعنی میری اولاد

أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا

کشادہ پیشانی والا اونچی ناک والا بھر دیگا زمین کو انصاف سے

وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ

اور عدل سے جیسا بھری گئی تھی ظلم اور ستم سے مالک ہوگا ملک کا سات برس

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ

روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب میں چھوٹی

السَّاعَةِ ۲۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

نشانیوں قیامت کے اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے مہدی ایک مرد ہی

مِنْ وَلَدِيْ وَجْهُهُ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ رَوَاهُ

اولاد سے میری منہ اسکا ہی جیسا تارا چمکتا روایت کیا اس حدیث کو

الرُّوْيَانِيُّ ۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ

رویانی نے اور روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے مہدی میرے گھر والوں

الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ كِلَاهُمَا

سے اصلاح کریگا اسکی اللہ ایک رات میں روایت کیا اس حدیث کو احمد نے یہ دونوں حدیثیں

فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوطِيِّ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي

جامع صغیر میں سیوطی کے ہیں فصل تیسری بیان میں

الْخُلَفَاءِ بَعْدَ الْمَهْدِيِّ الْوَسَطِ ۲۶ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اُن خلیفون کے جو ہونگے بعد مہدی وسط کے اور روایت ہی علی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ

نکلیگا ایک مرد ملک وراءالنہر سے کہینگے اُسکو حارث حرادل

عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ

اُسکے لشکر کا ایک مرد ہوگا کہینگے اُسکو منصور وطن دیگا یا جگہ دیگا

لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آل محمد کو جیسا جگہ دیا قریش نے رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ

علیہ وسلم کو واجب ہی ہر مومن پر نصرت کرنی اُسکی یا کہا

اِجَابَتُهٗ ۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قبول کرنا اُسکا اور روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اِخْتِلَافٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہوگا اختلاف

عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

وقت موت خلیفہ کے پھر نکلیگا ایک مرد مدینہ والون سے

هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ

بھاگتا ہوا طرف مکے کے پھر آوینگے لوگ اُس پاس مکے کے پھر نکالینگے اُسکو

وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُبْعَثُ

اور راضی نہوگا امامت سے پھر بیعت کرینگے اُسے درمیان حجر اسود کے اور مقام

اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ

ابراہیم کے پھر اٹھیگا طرف اُسکے ایک لشکر شام سے پھر دھسائی جائنگی بیچ بیدا کے جو درمیان

مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ

پنچ کرجو درمیان مکہ اور مدینہ کے پھر جب دیکھا لوگون نے یہ آوینگے اُس پاس ابدال

الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ

شام کے اور جماعت عراق والون کی پھر بیعت کرینگے اُس سے

ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ

پھر پیدا ہوگا ایک مرد قوم سے قریش کے کہ ننہال بنی کلب ہوگا

فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْب
پھر بھیجیگا اُنکی طرف لشکر پھر غالب ہونگے ستانِ قریش پر یہی لڑائی ہی کلب کے ہے

وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ الْكَلْبِ فَيَقْسِمُ الْمَالَ
جسکا تنسیے ذکر ساہوا اور افسوس اسلئے اس شخص کے جو نہیں حاضر ہوا لوٹ میں مال بنی کلب

وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پھر بانٹیگا اور جاری کریگا لوگوں میں سنت نبی انکے صلی علیہ وسلم

وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ
اور ڈالیگا اسلام گردن اپنی زمین میں پھر رہیگا اس اہل کے ساتھ سات برس اور

وَفِي رِوَايَةٍ تِسْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ
ایک روایت میں نو برس پھر مر جاگا اور نماز پڑھینگے اسپر مسلمان

رَوَاهُمَا أَبُوْ دَاوُدَ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ
روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو ابوداؤد نے ایسا ہی مشکواۃ کے باب اشراط

السَّاعَةِ ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
الساعت میں اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بولی فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَبُ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کی بات ہے کہ لوگ دعوی کرینگے

أُمَّتِي يَؤُمُّونَ الْبَيْتَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ
میری امت ہونگیا قصد کرینگے بیت اللہ کا واسطے ایک مرد کے قریش سے کہ جگہ پکڑا ہے بیت اللہ میں

حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ
یعنی یہاں تک کہ جب پہنچیگے بیداء کے مقام میں دھنس جائینگے ان میں سے بعد کو بعض ہوا

الْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا
اور مجبور ہونگے اور راہ کے مسافر بھی ہونگے ہلاک کیے جائیگے ایک بار

وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ
اور اٹھائے جائینگے کئی طرح کا اٹھنا اٹھا دیگا انکو اللہ موافق انکی نیتوں کے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۲۹ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ
کہا آئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک میں

وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمے میں چمڑے کے پھر فرمایا گن چھ علامتوں کو

السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ
درمیان قیامت کے ایک تو مرنا میرا اور دوسرے فتح بیت المقدس کا تیسرے وبا کہ پکڑیگی

بَيْنَكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى

تم مین شل موت بکریون کے جو تھے بہت ہونا مال کا یہان تک کہ دیا جاۓ گا

الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى

ایک مرد سو دینار پھر سارے دن ناخوش رہیگا پانچوین پیدا ہونا فتنے کا کہ باقی

بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ

رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اُسمین چھٹھین صلح کہ ہوگی درمیان

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ

تمہارے آور درمیان بنی اصفر کے پھر عہد شکنی کرینگے پھر آوینگے تمہارے اوپر نیچے

ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَسّی نشان نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار لشکر ہوگا روایت کیا اسکو بخاری نے

۳۔ وَعَنْ ذِي مِخْبَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ

آور روایت ہی ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے آور پوچھا اُس کو جبیر نے

الْهُدْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہدنہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ

فرماتے تھے اب کروگے تم روم سے صلح ایک برس کی پھر جنگ کروگے تم اور وہ

عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ

دشمن سے جو پیچھے تم سے ہیں پھر فتح پاؤگے اور لوٹ لاؤگے اور سلامت رہوگے

ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ

پھر پھر آؤگے یہاں تک کہ نازل ہوگے ایک میدان ٹیلے والے میں پھر اٹھاویگا ایک مرد

مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ

قوم نصرانی سے صلیب کو پھر کہیگا غالب آئی صلیب

فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ

پھر غصہ ہوگا ایک مرد مسلمانوں میں سے پھر ماریگا اسکو پھر اس وقت عہدشکنی کرینگے

الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ

روم والے اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے واسطے اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے یعنی پھر جلد جاویگے مسلمان

اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ

اپنے ہتیاروں کی طرف پھر لڑینگے پھر بزرگی دیگا اللہ اس جماعت کو

بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ كِلَاهُمَا فِي الْمِشْكٰوةِ

شہادت کر کے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ کے

فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ ٣١ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب الملاحم میں ہیں   اور روایت ہے عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی
مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ عَمِّيْ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ
اولاد سے عباس ہمارے چچا کے ہی نکالا اس حدیث کو دارقطنی نے افراد میں
كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ٣٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
ایسا ہی ہے جامع صغیر میں سیوطی کے اور روایت ہے عبداللہ بن
مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ
علیہ وسلم نے نجائیگی دنیا جبتک مالک نہوگا عرب کا ایک مرد
مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِيْ اِسْمُهُ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اہل بیت سے میرے برابر ہوگا نام اسکا میرے نام سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَكَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ
اور ابوداؤد نے اور ایسا ہی ہے مشکواۃ کے باب اشراط الساعت میں
٣٣ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی

مِنَّا يَخْتِمُ الدِّيْنُ بِهٖ كَمَا فُتِحَ بِنَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ كَذَا فِيْ

ہمارے اولاد سے ہی ختم ہوگا دین اُسکے جیسا شروع ہوا ہمسے روایت کیا اسکو طبرانی نے

كُنُوْزِ الدَّقَائِقِ لِابْنِ الرَّؤُفِ الْمُنَادِيِّ اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

ایسا ہی کنوز الدقائق مین عبد الرؤف منادی کے فصل چوتھی

فِي الْمَهْدِيِّ الْاٰخِرِ وَعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۲۴ وَعَنْ

بیان مین مہدی آخر اور عیسی علیہ السلام کے اور روایت ہے

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ

علیہ وسلم نے نہین قایم ہوگی قیامت جبتک اُترے لشکر روم کا اعماق

اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ

یا بدابق مین پھر نکلیگا انکیطرف لشکر مدینے سے نیک لوگون سے اہل

الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ

زمین کے اُسدن ہونگے پھر جب صف باندھینگے کہینگے روم والے خالی کردو جگہ درمیان

بَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا

ہمارے اور درمیان اُن لوگونکے جنھون نے قید کیا ہمین سے لوگونکو لڑین ہم اُنسے پھر کہینگے مسلمان نہین

وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ

قسم ہے اللہ کی نہیں جگہ خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان اپنے بھائی لوگونکے

ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ

پھر لڑینگے انسے پھر شکست کھاکر بھاگیگا تہائی مسلمانوں نہیں توبہ قبول کریگا اللہ انکی کبھی اور مارے جاینگے تہائی انکے

عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِنِيَّةَ

افضل شہید ہونگے نزدیک اللہ کے اور فتح کرینگے تہائی نہیں فتنے میں پڑینگے کبھی پھر فتح کرینگے قسطنطنیہ کو

فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ

پھر جس ہنگام میں کہ بانٹتے ہونگے مال غنیمت کو اور لٹکی ہونگی تلواریں درخت میں

اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ

کہ یکایک آواز دیگا ان میں شیطان کہ بیشک مسیح دجال پیچھے تمہارے آیا گھروالوں میں تمہارے

فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَا هُمْ

پھر نکلینگے اور حال انکہ جھوٹھ ہوگی پھر جب آوینگے شام میں نکلیگا دجال پھر اس وقت میں

يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

کہ یہ لوگ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفونکو جب اقامت کہی جاوےگی نمازکی

فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ

پھر تب اترینگے عیسی ابن مریم علیہ السلام پھر امامت کرینگے انکی پھر جب دیکھیگا انکو دشمن اللہ کا گھل جاوےگا

كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى
جیسے گھلتا ہی نمک پانی میں پھر اگر چھوڑ دے اسکو عیسےٰ تو البتہ گلا جاویگا یہانتک کہ

يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي
ہلاک ہو جاوے ولیکن ماریگا اسکو الله تعالےٰ عیسےٰ کے ہاتھ سے پھر دکھا دیگا لوگونکو خون اسکا

حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٣٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
نیزہ میں اپنے روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہی عبد الله ابن مسعود رضی الله

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ
عنہ سے کہا کہ بیشک نہیں قائم ہوگی قیامت جبتک نہ بانٹی جاوے

مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ
میراث اور نہیں خوش ہوں غنیمت سے پھر کہا دشمن جمع کرینگے لشکر مقابلہ کو

لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَعْنِي
شام والوں کے اور جمع کرینگے لشکر واسطے مقابلہ انکے اہل اسلام بھی یعنی

الرُّومَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ
روم والونکے واسطے پھر چلینگے مسلمان لوگ لشکر واسطے موت کے ۔ پھرے

اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ
مگر غالب پھر لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پھر لوٹینگے یہ لوگ اپنے ڈیرے

وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنِيُ الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ

آور وہ اپنے ڈیرے پر دونوں میں کوئی غالب نہو گا دوسرے پر اور فنا

الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ

ہوجائیگی جماعت پھر چنینگے مسلمان لوگ لشکر واسطے موت کے کہ نہ پھریں مگر غالب پھر لڑینگے

حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيئُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنٰى

یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پھر لوٹینگے یہ اپنے ڈیرے پر اور وہ اپنے ڈیرے پر کوئی نہیں

الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ

غالب ہوگا اور فنا ہوجائیگی جماعت پھر چنینگے مسلمان لشکر واسطے موت کے کہ نہ پھریں

اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيئُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

مگر غالب پھر لڑینگے یہاں تک کہ شام ہوجائیگی پھر پھرینگے یہ اپنے ڈیرے پر اور وہ اپنے ڈیرے پر

كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ الْيَوْمُ

اور کوئی نہیں غالب ہوگا اور فنا ہوجائیگی جماعت پھر جب ہوگا چوتھا دن

الرَّابِعُ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ

قصد کرینگے انکے طرف باقی اہل الاسلام پھر ڈالیگا اللہ

الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى

شکست اُن دشمنوں پر پھر لڑینگے مسلمان ایسا کہ نہیں دیکھا کوئی مثل اسکے

أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا
یہاں تک کہ بیشک جانور گذریگا انکا اور کے پہرنہیں پیچھے ڈالیگا انکو یہاں تک کہ گر پڑیگا
فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ
مردہ ہوکر پھر گنتے جاینگے اولاد ایک باپ کی جو سو تھے پس نہ پاوینگے اسکو باقی
مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ وَأَيَّ
انہیں سے مگر ایک مرد پھر بھلا کس لوٹ سے خوش کئے جاینگے اور کون
مِيرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ
میراث باقی جاوے کہ بیہ لوگ اس حال میں ہونگے ناگہاں سنینگے خبر ایک لڑائی کی
أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ
جو بڑا ہوگی اس سے پھر آویگی انہیں آواز کہ بیشک دجال مقرر کر گیا
خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ
پیچھے انکے انکے بالوں میں پھر چھوڑ دینگے جو ہاتھوں میں انکے ہوگا
وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ
اور منہ کرینگے فرزندوں کی طرف پھر بھیجینگے دس سوار خبر لانیکو فرمایا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے میں البتہ خوب جانتا ہوں نام انکے

وَاَسْمَاءَ اٰبَاءِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ
اور نام انکے باپ کے اور رنگ گھوڑے انکے وہ بہتر سوار ہونگے
عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٣٦ عَنْ
اوپر زمین کے اس دن روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور روایت ہی
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا
فرمایا کیا سنا تمنے خبر ایک شہر کی جسکا ایک جانب خشکی مین ہی اور ایک جانب
فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
دریا مین بولے صحابہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا نہین کھڑی ہوگی قیامت
حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا
جبتک جہاد نکرینگے اس سے ستر ہزار بنی اسحاق پھر جب آوینگے اسپر
نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ
اترینگے پھر نہین لڑینگے ہتیار سے اور نہ چلاوینگے تیر کہینگے نہین کوئی لائق پوجنے
اِلَّا هُوَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ
مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہی پھر گر پڑیگا ایک جانب دو جانب میں سے کہا

ثُوَّا بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِيْ

ثوار ابن یزید تاری نہ نہیں جانتا ہوں مین اسکو مگر فرمایا وہ جانب

فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اند دونوں مین سے جو دریا کی طرف ہی پھر کہینگے دوسری بار نہیں ہی کوئی لایق پوجنے

أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ

مگر الله آور الله سب سے بڑا ہی پھر گر پڑیگا دوسرا جانب اسکا پھر کہینگے تیسری بار

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا

نہیں ہی کوئی لایق پوجنے کے مگر الله آور الله سب سے بڑا ہی پھر راہ کشادہ ہوجائیگی

فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمْ

واسطے انکے پھر داخل ہونگے اسمین پھر لوٹ پاوینگے پھر جس حال مین بانٹتے ہونگے لوٹ کو ناگاہ

الصَّرِيْخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ

آویگی انکو آواز پھر کہیگا بیشک دجال نکلا دجال پھر چھوڑ دینگے

كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ

ہر چیز کو آور پھر آینگے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے آور یہ حدیثین

الثَّلٰثَةُ فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ ٣٢ وَعَنْ

تینوں مشکواۃ مین ہی باب الملاحم مین اور روایت ہی

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
جابر رضی الله عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ
وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ ہماری اُمّت سے لڑا کرینگے حق پر
ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ
غالب ہوا کرینگے قیامت کے دن تک فرمایا پھر اُتریگا عیسیٰ ابن مریم
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ
علیہ السلام پھر کہیگا امیر انکا آؤ نماز پڑھواؤ ہلوگوں کو پھر فرماوینگے
بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ
نہیں بیشک بعض تمہارا بعضے پر سردار ہے بزرگی دی اللہ نے اس
الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ
اُمّت کو روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب
نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۳۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
نزول عیسےٰ علیہ السلام کے اور روایت ہی ابی ہریرہ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَاللّٰہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَکَمًا عَدْلًا

قسم ہی اللہ کی البتہ نازل ہونگے مریم کے بیٹے علیہ السلام حال انکہ حاکم عادل

فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ

ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو اور مارڈالینگے سؤر کو اور موقوف کرینگے

الْجِزْیَۃَ وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا وَلَتَذْھَبَنَّ

جزیہ کو اور چھوڑ دینگے جوان اونٹنی کو پھر نہیں سواری کرین اسپر اور البتہ چلی جائیگی

الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیُدْعَوُنَّ اِلَی الْمَالِ

آدمیوں کے درمیان سے کینہ اور دشمن رکھنا ایکدوسریکو اور البتہ بلائے جائیگے مال لینے کو

فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ الشَّیْخَیْنِ

پھر نہیں قبول کریگا اُسکو کوئی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے زیادہ کیا روایت میں

حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا

بخاری و مسلم نے یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے

وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ

اور جو اسمین ہی پھر کہتا تھا ابو ہریرہ پڑھو اگر تم چاہو اور نہیں

مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃ

کوئی اہل کتاب مگر البتہ ایمان لاویگا اسپر قبل موت انکے آخر آیت تک

كَذَا فِي الْمِشْكوٰةِ فِي بَابِ نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

ایسا ہی ہی مشکوٰۃ کے باب نزول عیسے علیہ السلام کے

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاؤُدَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور ایک روایت مین ابی داؤد کے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عِيسٰى نَبِيٌّ وَإِنَّهُ

وسلم نے فرمایا نہین ہی میرے اور انکے درمیان مین یعنے عیسے کے نبی اور بیشک وہ

نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ

نازل ہونیوالے پھر جب دیکھو تم انکو تو پہچانو انکو بیشک وہ ایکمردہین مائل

إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ يَنْزِلُ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ

طرف سرخی یا سفیدی کے اترینگے درمیان دو کپڑے رنگ کے سرخ مٹی کے

رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى

معلوم ہوگا کہ سرسے انکے قطرہ پسینے کا ٹپکتا ہی اور اگرچہ نہ پہنچی ہو اسکو تری پھر

الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ

لڑینگے لوگونسے اسلام پر پھر توڑینگے صلیب کو اور گمنام کرینگے سور کھانیکو اور موقوف

الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ

کرینگے جزیہ کو اور ہلاک کریگا اللہ زمانے مین انکے ساری ملتونکو سوا اسلام کے

وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ
اور ہلاک کرینگے مسیح دجال کو پھر ٹھہرینگے زمین میں
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ
چالیس برس پھر مر جاوینگے اور نماز پڑھینگے انکے جنازہ پر مسلمان
(۳) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور روایت ہے نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے
بَعْدَ ذِكْرِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
بعد ذکر بڑی حدیث کے کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ
اللہ علیہ وسلم نے جس حال میں کہ دجال فتنہ فساد میں ہوگا ناگہاں
الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ
بھیجیگا اللہ مسیح مریم کے بیٹے علیہ السلام کو پھر اُتریگا پورب
الْبَيْضَاءِ فِيْ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ
سفید منارہ پر دمشق کے درمیان دو کپڑے رنگے ہوئے گھاس کے رکھے ہوئے ہاتھ اپنا
عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ
دونوں پر دو فرشتوں کا جب جھکا دیگا سر اپنا ٹپکیگا اور جب کہ اٹھاویں گے

تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ

گریگا اُس سے مثل دانے چاندی کے جیسے موتی نہین حلال ہے کافر کو کہ پاوے

مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي

ہوا پھونک کی اُنکے مگر مرجاوے اور پھونک اُنکی پہنچیگی جہان پہنچیگی

طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ

نگاہ اُنکی پھر تلاش کرینگے دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اُسکو باب لد مین پھر

يَأْتِي عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ

مار ڈالینگے اُسکو پھر آوینگے عیسے علیہ السلام کے پاس وہ قوم کہ بچا رکھا اُنکو اللہ نے دجال سے پھر ہاتھ پھیرینگے

عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

چہرون پر اُن کے اور بیان کرینگے اُن سے مرتبہ اُنکے جنت مین

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ عَلَامَاتِ

روایت کیا اِس حدیث کو ترمذی نے ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب علامات

السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ وَفِيهِ فِي بَابِ لَا تَقُومُ

قیامت اور ذکر دجال مین اور ایسا ہی مشکوٰۃ مین بیچ باب بیان نہین قایم ہوگی

السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

قیامت مگر اوپر بُرے لوگون کے   روایت ہے عبد اللہ بن

عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى

وسلم نے نکلیگا دجال پھر ٹھہریگا چالیس دن پھر بھیجیگا اللہ عیسیٰ

بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ

ابن مریم علیہ السلام کو گویا وہ عروہ ابن مسعود ہیں پھر ڈھونڈینگے

فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ

پھر ہلاک کرینگے اسکو پھر ٹھہرینگے لوگوں میں سات برس نہ ہوگی

بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

دو شخصوں کے درمیان عداوت روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ

رضی اللہ عنہ سے کہا کہا مجھے ابوسفیان ابن حرب

فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَ

روبرو ہمارے کہا ابوسفیان نے کیا میں اس مدت میں کہ تھی میرے

بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں صلح ہم تھے ملک شام میں

إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ
جب لایا گیا خط جانب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرقل کی طرف
وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ
اور دحیہ کلبی لاتا تھا اُسکو پھر پہنچایا دحیہ نے سردار کو
بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ
بصری کے پھر بھیجا اسکو سردار بصریٰ نے طرف ہرقل کے پھر کہا ہرقل نے
هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ
کیا ہی یہاں کوئی قوم سے اُس مرد کے جو دعویٰ کرتا ہی
أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ
کہ وہ نبی ہی بولے ہاں پھر بلایا گیا میں ساتھ جماعت قریش کے
فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
پھر آئے ہم سب ہرقل کے پاس پھر بٹھلائے گئے ہم روبرو اُسکے پھر کہا
أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي
کون تم میں قریب زیادہ ہی رشتے میں اس مرد سے جو
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي
دعویٰ کرتا ہی کہ بیشک وہ نبی ہی کہا ابو سفیان نے کہا میں نے میں ہوں پھر بٹھلایا مجھکو

بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ

روبرو اپنے اور بٹھلایا ساتھیوں کو ہمارے پیچھے پھر بلایا ترجمہ کرنے والے کو

فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ

اپنی زبان کے پھر کہا کہ ان سب کو کہ بیشک میں پوچھونگا اس ابوسفیان سے حال اس مرد کا

الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ

جو دعوی کرتا ہے کہ بیشک وہ نبی ہے پھر اگر جھوٹھ کہے تو تم سب جھٹلا دیجیو اسکو

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ

کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جائیگا

عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ

مجھسے جھوٹھ کہتا میں ہرقل سے پھر کہا ترجمان کو اپنے

سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ

پوچھ اسکو کیسی ہے ذات اُسکی تم میں کہا ابوسفیان نے کہا میں نے

هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ

وہ ہم میں ذات والا ہے کہا ہرقل نے پھر کیا ہوا ہے

مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ

باپ دادوں میں اسکے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا پھر کیا تم

تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا
تہمت دیتے تھے اُسکو جھوٹ کی پہلے اس سے دعوی کرنے نبوت
قَالَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتَّبِعُهُ
کے کہا کہا مین نے نہین کہا اور جو لوگ تابع اُسکے ہین
اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ
لوگون مین اشراف لوگ ہین یا کم ذات اُن مین کہا
قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ
کہا مین نے بلکہ ضعیف اُن کے کہا کیا بڑھا کرتے ہین
اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ
یا کم ہوتے ہین کہا کہا مین نے نہین بلکہ زیادہ ہوتے ہین پوچھا
هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ
کیا پھر جاتا ہی کوئی اُنسے دین سے اپنے بعد اسکے کہ پڑے اسمین لسبب
فِيْهِ سَخْطَةً لَّهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ
بُرا جاننے لوگون کے دین کو اُسکے کہا مین نہین پوچھا پھر بھلا تم لوگ لڑتے ہوئے کہا مین ہان
قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ
پوچھا پھر کسطرح ہوتی ہے لڑائی اسکی کہا کہا مین نے ہوتی ہے لڑائی

بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ سِجَالًا یُصِیْبُ مِنَّا وَنُصِیْبُ مِنْہُ قَالَ

درمیان میرے اور درمیان اُسکے مانند ملاطمہ کے پاتاہی ہمسے وہ تکلیف اور پاتے ہین ہم

فَھَلْ یَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْہُ فِیْ ھٰذِہِ الْمُدَّۃِ

اُسسے تکلیف کہا پھر عہد توڑتاہی کہا مینے نہین اور ہم اُسسے اِس مدت مین

لَا نَدْرِیْ مَا ھُوَ صَانِعٌ فِیْھَا قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَمْکَنَنِیْ

نہین جانتے کہ کیا کرنے والاہی اُسمین کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہی اللہ کی نہین

مِنْ کَلِمَۃٍ اُدْخِلُ فِیْھَا شَیْئًا غَیْرَ ھٰذِہِ قَالَ فَھَلْ

دالو مجھکو کسی بات کی کہ ملادین ہم اُسکو اسمین کچھ سوا اسکے پوچھا پھر بھلا

قَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَہٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِہٖ

دعوی کیا ایسا کسی نے پہلے اسکے کہا مین نے نہین پھر کہا ترجمہ کرنیوالیکو اپنی بات

قُلْ لَہٗ اِنِّیْ سَاَلْتُکَ عَنْ حَسَبِہٖ فِیْکُمْ فَزَعَمْتَ

کہا اُسکو کہ مین نے پوچھا تجھسے ذات اُسکی تو تو نے جواب دیا

اَنَّہٗ فِیْکُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَکَذٰلِکَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ

کہ وہ شک وہ ہم مین ذات والاہی اور اسیطرح رسول لوگ پیدا کیے جاتا ہیں

فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِھَا وَسَاَلْتُکَ ھَلْ کَانَ فِیْ اٰبَائِہٖ

اشراف قوم مین اپنے اور پوچھا مین نے تجھسے کہ باپ دادون مین اُسکے

مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ

کوئی بادشاہ ہوا ہی تو جواب دیا تونے کہ نہین پھر کہا ہمنے اپنے دلمین اگر ہوتا باپ دادا

قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَأَلْتُكَ عَنْ

اُسکا بادشاہ کہتا مین اپنے دلمین کہ یہ شخص چاہتا ہی ملک اپنے باپ دادونکا اور پوچھا ہمنے تجھسے اُسکے

اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُ هُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ

تابعدارون کا حال کیا ضعیف ہین قوم کے یا اشراف قوم کے تو کہا تونے بلکہ

ضُعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

ضعیف قوم کے ہین اور ایسے ہی ہوتے ہین تابعدار لوگ رسولونکا اور پوچھا ہمنے تجھسے

كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ

بھلا تم لوگ تہمت دیتے تھے جھوٹ کی پہلے اِس دعوی کرنے کے

فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ

تو جواب دیا تونے کہ نہین تو سمجھا ہمنے کہ ایسا نہوگا کہ چھوڑ دیگا جھوٹھ

الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ

باندھنا لوگون پر پھر جاگا پھر جھوٹھ باندھیگا

عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ

اللہ پر اور پوچھا مین نے تجھسے کیا پھر جاتا ہی کوئی اُن سے

دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ

دین سے اپنے بعد اُسکے کہ داخل ہوا دین مین بسبب برا جاننے لوگونکا دین کو اُسکے

اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ

تو جواب دیا تو نے کہ نہین اور ایسا ہی ہی ایمان جب ملتی ہی بشاشت اُسکی دلون کو

وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ

اور پوچھا مین نے تجھسے کیا زیادہ ہوتے ہین یا کم تو جواب دیا تو نے

اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ

کہ وہ زیادہ ہوتے ہین اور ایسا ہی ہی ایمان جبتک کہ پورا نہ ہوئے

وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ

اور پوچھا مین نے تجھسے کیا تملوگ لڑتے ہو اسے تو جواب سے معلوم ہوا کہ

قَاتَلْتُمُوْهُ فَيَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا

تملوگ لڑتے ہو اُسسے پھر ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اُسکے مانند

يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ

ڈول کے لیتا ہی وہ تم سے اور لیتے ہو تم اُسسے اور ایسا ہی ہی حال رسولون کا

تُبْتَلٰى ثُمَّ يَكُوْنُ لَهُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ

کہ جانچے جاتے ہین پھر ہوگا اُسیکا آخر کو غلبہ اور پوچھا مین نے تجھسے کیا

يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ

عہد توڑتا ہی تو جواب دیا تونے کہ وہ عہد نہین توڑتا ہی اور ایسا ہی حال

لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ

رسولون کا کہ عہد نہین توڑتے اور پوچھا مین نے تجھسے کیا کہا ایسی بات کسی نے

قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا

پہلے اسکے تو جواب دیا تونے کہ نہین تو کہا مین نے اپنے جیمین اگر کہا ہوتا ایسی

الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ

کسی نے آگے اسکے تو کہتا مین اپنے دل مین کہ یہ شخص تقلید کرتا ہی بات کی آگے جیسے کہا

قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ

پہلے نے اسکے کہا ابوسفیان نے پھر کہا کیا حکم کرتا ہی تم کو کہا ہمنے حکم کرتا ہی نماز

وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ

اور زکواۃ کا اور قرابت والون سے نیکی کا اور پرہیزگاری کا کہا اگر ہو

مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ

جو کہتا ہی تو سچ تو وہ بیشک نبی ہی اور تحقیق تھا مین خوب جانتا کہ

خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي

بیشک وہ نکلنے والا ہی اس زمانے مین اور نہین گمان تھا مجھکو کہ تم مین نکلیگا اور اگر مین جانتا کہ مین

اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْكُنْتُ

پہنچ سکتا اُسکے پاس شوق رکھتا ہوں ملاقات کا اُسکے اور اگر ہوتا میں

عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ *

اُسکے پاس تو دھوتا اُسکے پاؤں

وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ *

اور البتہ پہنچیگا ملکوت اُسکی نیچے قدم میرے تک

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ *

پھر منگوایا خط رسول اللہ **

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

صلی اللہ علیہ وسلم کا **

ثُمَّ عَقَّفَ

پھر اسکو پڑھا اسکو

بِلَفْظِهِ

لفظ بلفظ

تمت اربعین فی احوال المهدیین

رت کردگار می بینم — حالت روزگار می بینم
نجوم این سخن نمی گویم — بلکه از کردگار می بینم
خراسان و مصر و شام و عراق — فتنه و کارزار می بینم
ر را حال میشود دیگر — گر یکی در هزار می بینم
...س غریب می شنوم — غصه در دیار می بینم
رتت لشکر بسیار — از یمین و یسار می بینم
بس رایگان بجا صل — عالم و خوندکار می بینم
بت دین ضعیف می یابم — مبدع افتخار می بینم
ردستان عجز هر قوی — گشته غمخوار و خوار می بینم
نصب و عزل تنگی عمال — هر یکی را دو بار می بینم
ل رتا خنک را بهم دیگر — خصمی و گیر و دار می بینم
رد تند دیو حیله در هر جا — از صغار و کبار می بینم
مه خیر سخت گشت خراب — جای جمع شرار می بینم
رکے این گر بود امروز — در حد کوهسار می بینم
چه می بینم این همه غم نیست — شادی غمگسار می بینم
د امسال و چند سال دگر — عالمی چون نگار می بینم
د شاه شام دانائی — سرور باوقار می بینم

حکم امسال صورتی دگر است — نه چو پیر...
غین ری سال ۱۲۰ چون گذشت از سال — بوالعج...
گر در آیینه ضمیر جهان — گرد و...
ظلمت ظلم ظالمان دیار — بی حد...
جنگ و آشوب و فتنه و بیداد — در میا...
بنده را خواجه وش همی یابم — خواه...
هر که او یار بود امسال — خاط...
سکه نو زنند بر رخ زر — در همه...
هر یک از حاکمان هفت اقلیم — دیگری...
ماه را در سیاه می نگرم — سپهر را...
تاجر از دور دست بی ایمان — بابنده...
حال هند و خراب می یابم — جو بود...
بعضی اشجار بوستان جهان — بی بها...
بعد از قناعت و کنجی — خاطرا...
غم مخور زانکه من درین تشویش — خرمی...
چون زمستان بی چمن بگذشت — شب...
روز او چون شود تمام بکام — سر...

بندگان جناب حضرت او
سر بسر تاجدار می بینم

پادشاه تمام هفت اقلیم
شاه عالی تبار می بینم

صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار می بینم

ید بیضا که باد تابنده
باز با ذو الفقار می بینم

گلشن شرع را همی بویم
گل دین را ببار می بینم

تا چهل سال ای برادر من
دور آن شهسوار می بینم

عاصیان از امام معصوم
خجل و شرمسار می بینم

غازی دوستدار دشمن کش
همدم و یار و غار می بینم

زینت شرع و رونق اسلام
محکم و استوار می بینم

گنج کسری و نقد اسکندر
همه بر روی کار می بینم

بعد ازان خود امام خواهد بود
بس جهانرا مدار می بینم

ا ح م د دال میخوانم
نام آن نامدار می بینم

دین و دنیا ازو شود معمور
خلق ازو بختیار می بینم

مهدی وقت و عیسی دوران
هر دو را شهسوار می بینم

این جهان را چو مصر می نگرم
عدل او را حصار می بینم

هفت باشد وزیر سلطانم
همه را کامگار می بینم

بر کف دست ساقی وحدت
باده خوشگوار می بینم

تیغ آهن دلان زنگ زده
کند و بی اعتبار می بینم

گرگ با میش و شیر با آهو
در چرا با قرار می بینم

ترک عیار مست می نگرم
خصم او در خمار می بینم

نعمت الله نشسته بر کنجی
از همه بر کنار می بینم

تمام شد فقط

5792

نعمت الله ولی که مرد صاحب باطن و از اولیاء کامل در هندوستان مشهور اند و وطن ایشان در اطراف دهلی ست و زمانه ایشان پانصد و شصت هجری از دیوان ایشان معلوم میشود و دران این ابیات در هندوستان مشهور و معروف ست چون در آن ابیات احوال مهدی مذکور ست بنابر آن تحریر [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم



الحمد لله الذي قال في سورة البقرة فاما يأتينكم مني هدى
فمن تبع هداي فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون * ترجمه * پس
اگر بیاید نزد شما از طرف من هادی پس هرکه تابعداری
هادی ما کند پس نیست خوف بر ایشان و نه ایشان غمگین
خواهند شد * والصلوة والسلام على اكرم الخلق محمد ن الذي
قال في المشكوة في باب فضل قريش لا يزال هذا الدين قائما حتى
تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش
وعلى اله واصحابه اجمعين * ترجمه همیشه خواهد ماند این دین
حتی که برپا شود قیامت یا بیاید بر ایشان دوازده خلیفه جمیع ایشان
خواهند شد از قریش اما بعد میگوید بنده ضعیف الراجي الرحمة

الحاصل احقر العباد محمد اسماعیل عفی الله عنه که این رساله ایست در بیان حقیقت امامت و ذکر اقسام او و آن مشتمل بر دو فصل است

فصل اول در بیان حقیقت امامت

و آن مشتمل بر دو قسم است قسم اول در ذکر چندی از کمالات انبیا علیهم السلام که در تحقیق معنی امامت دخل میدارد و باید دانست که امام نائب رسول است و امامت ظل رسالت احکام نائب را از احکام منیب توان شناخت و حقیقت ظل را از حقیقت اصل توان دریافت بنا علیه تعداد چندی از کمالات رسل علیهم الصلوة والسلام که در تحقیق معنی امامت دخل میدارد درین مقام لازم آمد * پس میگوئیم که مقامات انبیا و کمالات ایشان هرچند بسیار از بسیار است و خارج از حد و شمار که احصاء آن از مثل ما مردم که از آحاد امتیم متعسر است بل متعذر * لیکن آنچه از کمالات ایشان در تحقیق معنی امامت دخل میدارد به پنج اصل راجع میشود (وجاهت ۱) (و ولایت ۲) (و بعثت ۳) (و هدایت ۴) (و سیاست ۵) پس تحقیق مفهومات این کمالات خمسه در ضمن تنبیهات خمسه بیان باید نمود *

تنبیه اول در تحقیق معنی وجاهت

باید دانست که انبیا علیهم السلام را بحضور حضرت رحمان
بر نسبت جمیع افراد انسان نوعی از امتیاز ثابت است که
به نگاه مهربانی منظور اند و بالطف ربانی مسرور * بزینت انعام
سرفراز اند و بمزید اکرام ممتاز * یاسمین چمن محبوبیت
اند او رنگ نشین انجمن مقبولیت اختران افلاک
انس اند افسران املاک قدس * به تفویض مناصب عظمی لایق
اند و در سرانجام مهمات فخیمه فایق * سرداران محافل کروبیان
اند و سران عساکر قدوسیان است ایشان مفتاح اغلاق
ابواب است و دعای ایشان بلا ریب مستجاب * محب ایشان
محبوب حضرت رب الارباب است و مبغض ایشان
مبغوض انجناب محبت ایشان باعث رفع درجات است
و توسل ایشان وسیله نجات * انسلاک در سلک ایشان
جالب عطیات است و انهماک در اتباع ایشان دافع بلیات
منبع فیض غیب اند و مخزن اسرار لاریب * ادنای مساعی
متوسل ایشان بغایت مشکور است و اقبح معاصی متبع ایشان
فی الحال مغفور * بسا ریاضات شاقه است که از مرتاض
بیگانه به نسبت ایشان بظهور میرسد و آخر بمثابه کوه کندن و کاه
بر آوردن میشود و بسا اعمال سهل است که از متوسل ایشان

رهنبر میرسد ملا ترتیب منزلات خزایه در دنیا و آخرت میکردد ٭ تقرب الی الله بتوسل ایشان شاه راه است که سالوک آن بر راه‌روردان طریق اطاعت بغایت سهل است و آسان و بدون توسل ایشان محض بیهوده گردیدیست بی سر و سامان ٭ پس مراد از وجاهت همین است که مذکور گردید ٭ از همین بیان واضح شد که منصب وجاهت راسه شعبه است (محبوبیت ۱) بنسبت رب العالمین (وعزت ۲) در ملائکه مقربین (وساطت فیض ۳) بنسبت عباد صالحین ٭ و همین وساطت را بلفظ سیادت تعبیر توان کرد ٭ پس منصب وجاهت مرکب باشد از (محبوبیت وعزت وسیادت) وچنانکه این منصب بانبیا اثبات است ٭ کما قال الله تعالی فی سورة آل عمران اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ٭ ترجمه ٭ چون گفتند فرشتگان ای مریم بیشک الله خوشخبری میدهد ترا بسخنی از طرف خود که نام آن کلمه مسیح عیسی ابن مریم است وجیه در دنیا و آخرت و از نزدیکان خدا است ٭ و فی سورة الاحزاب يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ٭ ترجمه

ای آن کسانیکه ایمان آورده اید مشوید مثل کسانیکه اذیت دادند موسی را پس پاک کرد او را خدا از عیبی که میگفتند و بود موسی نزد خدا وجیهه) هم چنین دیگر عباد مقربین را هم علی حسب قدر هم این منصب جلیل القدر بدست می آید * چنانچه در حدیث شریف وارد شده فی المشکوة فی کتاب الدعوات لَا يَزَالُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ * ترجمه * همیشه نزدیکی می جوید بسوی من بنده بسبب نوافل تا آنکه دوست میدارم او را پس هرگاه دوست میدارم او را می شوم گوش او که میشنود از ان و بینائی او که می بیند از ان و دست او که می گیرد بان و پای او که رفتار می نماید از ان و اگر سوال میکند از من میدهم او را و اگر پناه میطلبد از من البته پناه میدهم او را * ونیز وارد شده در همان حدیث مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ * ترجمه * هر که دشمنی کرد از دوست من پس بدرستی که بر آمد بر من بجنگ * و نیز وارد شده اُولٰٓئِكَ عَرَفْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ * ترجمه * و این آن گروه اند که کاشتم کرامت ایشان را دست خود * هر چند این

وجاهت مذکور بانبیاء الله و دیگر خواص عباد الله ثابت است اما
این وجاهت * دو قسم است * قسم اول وجاهت اجتبائی * قسم ثانی
وجاهت کسبی * و این معنی را در ضمن مثال ایضاح باید کرد بیانش
آنکه چنانچه امراء عالی مقام و روساء ذوی الاحترام را وجاهتی بحضور
بادشاه البته حاصل میباشد * لیکن حصول آن بدو طریق متصور
می‌شود * اول آنکه شخصی کمالات نفسانی که مرغوب مالک
است حاصل کرده و خدمات شایسته بجا آورده تکالیف و رنج
بیش از بیش در امتثال اوامر او بر خود گوارا ساخته و جان و
مال و عزت و آبرو در اطاعت او در باخته پس نظر بلیاقت
و اطاعت او عنایت مالک بحال او متوجه گردیده و او را مقام
وجاهت بدست آمده * و طریق ثانی آنکه بادشاه خود اراده فرماید
که کسی را تربیت و تادیب نموده بر منصب امارت و وزارت
قائم گرداند * بناء علیه طفلی را از رعایای خود ممتاز فرموده بخطاب
خاص ملقب نماید و او را بذات خود تربیت و تادیب فرماید و در کنف
عاطفت و کفالت خود پرورش کند و نهال تربیت او را بزلال
عنایت خود آب دهد حتی که بسایه حمایت خود بکمال نشو و نما رساند
بثمرات مقصود گرداند بار کمالات تعلیمی خود را از نظر
عیار حضور با نواع تدبیرات بر روی کار آرد و منصب مقصود بها و

عبارد * اگرچه منصب مذکور بالفعل بظاهر نظر بظهور کمالات او مسلم شده فاما منصب مذکور فی التحقیقت در همان وقت یاد مسلم شده بود که او را در حین طفولیت برای اقامت این منصب پرورش فرموده بود * پس این منصب وجاهت اول حاصل گردید و حصول کمالات و ادای خدمات از فرع اوست * پس وجاهت اولی مترتب است بر تحصیل کمالات و ادای خدمات بخلاف ثانی که حصول کمالات وظهور خدمات مترتب است بر حصول وجاهت هم چنین خواص عباد الله را نیز بحضور ملک علی الاطلاق ومالک بالاستحقاق منصب وجاهت بدو طریق حاصل میشود اول نتیجه ادای عبادت است و ثانی اصل اصول همه کمالات * چنانچه حدیث لَا یَزَالُ عَبْدِي یَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ الخ اشاره است بوجاهت کسبی وکریمه فی سورة طه وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي * ترجمه * ساختم من ترا برای کار خود * وکریمه فی سورة الانعام وَاجْتَبَیْنَاهُمْ وَهَدَیْنَاهُمْ اِلَی صِرَاطٍ مُسْتَقِیمٍ * ترجمه و قبول کردم ایشان را و هدایت کردم ایشان را بسوی راه راست * وکریمه فی سورة طه اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَی عَیْنِي * ترجمه * و انداختم بر تو محبت از طرف خود و تا که پرورش یافته شوی روبروی چشم من یعنی برعایت من * وحدیث اُولٰئِكَ

که رشتکو امتقام بیلدی کنایت است از وجاهت اجمالی) و آن مخصوص است باخص عباد الله از انبیا مرسلین و اکابر صدیقین

تنبیه ثانی در بیان حقیقت ولایت

باید دانست که انبیاء علیهم السلام را در معاملات روحانی و کمالات انسانی بر نسبت عموم ناس اقتیاری می باشد * که از حضرت رب الارباب قابل خطاب اند و حامل کتاب * باشارات غیبی مامور اند و به بشارات لاریبی مسرور * برزوقش باقی بستان تکریم و تربیت یافته دبستان تعلیم سربلندان مجالس تعظیم اند و دانشمندان مدارس تفهیم * مخزن اسرار احکام اند و مورد انوار الهام مؤید بهور لوامع ملکوت اند و مؤید بظهور خوارق ناموت) بنور ایقان و حکمت مامور اند و و بحر اجتبائیت و خشیت معمور * بکمال محبت و موالات موصوف اند و بیاد دراک لذت مناجات مشغوف * در مقام حب فی الله راسخ القدم اند و در معبر کربغض فی الله صاحب علم * در ابواب خضوع نهایت هوشیار اند و در آداب خشوع نهایت تجربه کار * در شدت خوف و رجا بسان سحاب در انشراب اند و لقوت محو و فنا مثل شبنم در آفتاب * در تعظیم رب کریم نهایت مودب اند و در معامله رضا و تسلیم

نهایت مهذب * در مبتلا و تجرید چست و چالاک اند و در توکل و تفرید سطهر و باک * در قطع علائق نفسانی بی باک اند و در قلع وساوس شیطانی سفاک * بر طهارت فطرت مجبول اند و در عبادت رب العزت مشغول * آتش محبت حق در دل افروخته اند و غیر حق را سر بسر سوخته * در زهد و قناعت بی بدل اند و در صبر و استقامت ضرب المثل * در حل مشکلات فهم ممتاز دارند و در سرانجام مهمات همت باند پرواز * مخزن عقل و علم اند معدن عفو و حلم * مجمع خلق و فا اند منبع عفت و حیا * بر کافه خلائق رحیم اند و در مراعات علائق کریم * یگانه هر بیگانه اند و همای هر خانه * در پی گریزنده دوان اند و در پس هر گزنده سرگردان * ابر نیسان سخاوت اند و بهار گلستان سماحت * شیران بیشه شجاعت اند و دلیران میدان شهامت * راست باز اند سیر چشم و دشمن نواز * در مکارم اخلاق یگانه آفاق اند و به نسبت طالبین حق عاشق و مشتاق * همین است مقصود از لفظ ولایت در این مقام * از همین بیان واضح گشت که مرتبه ولایت را سه شعبه است * اول معاملات صادقه مثل الهام و تعلیم و تفهیم غیبی و حکمت * دوم مقامات کامله مثل محبت و خشیت و توکل و رضا و تسلیم و صبر و استقامت و زهد

وقناعت و تفرید و تجرید * سیوم اخلاق فاضله مثل علو همت و فتوت شجاعت و حلم حیا و محبت وفا و صدق و صفا و سخاوت و شجاعت و امثال ذلک * پس گویا منصب ولایت را از ین سه شعبه مرکب توان گفت * هرچند این ولایت جمیع خواص عباد الله را حاصل می شود چنانچه کریمه سورهٔ یونس آلا اِنَّ اَولِیاءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیھِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَکَانُوا یَتَّقُونَ ترجمہ * خبردار بیشک اولیاء الله نیست خوف بر ایشان و نه ایشان غمگین شوند آنانکه ایمان آوردند و می ترسند * بران دلالت میدارد (لکن) ولایت این کبار رنگی دیگر میدارد بیانش اینکه حق جل وعلی دو کمال بس عظیم از خزانه خاص خود بایشان عطا می فرماید و ان هردو را در تمامی کمالات مذکوره جاری و ساری می نماید پس هر کمال ایشان رنگی دیگر می براید ممتاز از کمالات اولیاء دیگر * اول * عبودیت است * و ثانی * عصمت (یعنی عبودیت) است کہ ایشان را باوجود اتصاف باین کمالات نقصان ذاتی خود دائما ملحوظ خاطر می ماند و این کمالات را مثل لباس مستعار می انگارند و مثابه تقلب لیل و نهار میشمارند * و دائما محض فضل رب العالمین نظر میدارند و بهر حال شکر او بجا آرند و گاهی خود را از

حد بندگی نمیکنشند و ہمیشہ راہ تادیب میروند * و ادنای مراتب گستاخی و شوخ چشمی ہرگز روا نمیدارند و نوعی از ناز و تبختر بخیال نی آرند * از سکر و شطح بیزارانند و از شورش مستی دست بردارند * ہمیشہ راہ بندگی پویند و زیادت سرافگندگی میجویند * علی الدوام تضرعات عبودیت میدارند نہ ادعای تصرفات الوہیت * بسان خاک خاموش اندنہ مثل آتش در جوش * در مقام تجرید و تفرید از بندگان الہی متنفر نشوند و حقوق ذوی الحقوق تلف نکنند * و در مقام توکل براہ مستان لا یعقل نروند و طریقہ تادیب را کہ عبارت از رعایت اسباب است بالکل از دست ندہند * و بنابر شوق لذت مناجات از گم گشتگان بادیہ ضلالت دامن نکشند بلکہ تمامی اوقات مناجات روا دارند و بہدایت ایشان ہمت برگمارند * و در مقام حسن خلق مداہنت در دین متین و مساہلت در احکام رب العالمین گوارا نمیکنند و ہرگز باین راہ نارواہ نمیروند * و در مقام سخاوت و سماحت اسراف را راہ ندہند * و در مقام شجاعت و شہامت تابع جوش و غضب نشوند * پس گویا کہ افعال و اقوال ایشان از اقتضای اخلاق کاملہ ایشان صادر نیست بلکہ در محض اطاعت رب العالمین است و بس *

مثلا اگر کسی را چیزی می بخشند هرگز بمقتضای سخاوت جبلیه خود نمی بخشند بلکه تامل میفرمایند که اگر رضای رب العالمین باین بخشش متعلق است فی الفور انرا از روی کارمی ارند والا ازان نهایت بیزار اند * اگر در مقامی مقدر کارزار و جنگ و پیکار بر پای کند سامر مقتضای شجاعت خود بر پا نمی کنند بلکه اگر رضای مولای خود دران می بینند داد شجاعت دران مقام می دهند والا بهاو تهی کرده براه خود می روند * و هم چنین در سائر امور قیاس باید کرد * پس گویا که بظاهر کمالات مذکوره بیان دانه های تسبیح متعدد و متکثر است اما در حقیقت همان رشته عبودیت همه را یک سلک گردانیده (ومعنی عصمت ۲) آنست که انچه بایشان تعلق می دارد از اقوال و افعال و عبادات و عادات و معاملات و مقامات و اخلاق و احوال آن همه را از حق جل و علی از مداخلت نفس و شیطان و خطا و نسیان بقدرت کامله خود محفوظ می دارد و ملائکه حافظین را بر ایشان می گمارد تا غبار بشریت دامن پاک ایشان را آلاید و نفس شهبی بعضی کنونات خود ادا ننماید * و اگر احیانا چیزیکه خارج از قانون رضامندی حضرت حق باشد از ایشان بطریق شذوذ و ندرت صادر می گردد فی الفور حافظ حقیقی ایشان را بان آگاه

می فرماید و عصمت غیبه ظو ها وکرها ایشانرا کشان کشان براه راست می آرد * واین ولایت مذکوره که رنگین باشد برنگ عبودیت و عصمت آنرا ولایت النبوة می گویند * پس ولایت النبوة غیر منصب نبوت است چه منصب نبوت مخصوص است بانبیا واین ولایت النبوة اگرچه بالاصالة در انبیا یافته می شود فاما بعضی اکابر اولیا را هم بتبعیه انبیا ازان نصیبی بدست می آید * چنانچه دلائل این دعوی از کتاب و سنت عنقریب مذکور خواهد کرد ان شاء الله تعالی

تنبیه ثالث در بیان حقیقت بعثت

باید دانست که انبیا علیهم السلام ماموری شوند بتبلیغ احکام بسوی خواص و عوام و بعثت را یکی صورت ظاهره است و یکی حقیقت باطنه * ظاهرش ا * همین است که از جانب حق جل و علی بطریق وحی یا الهام امر تبلیغ احکام بایشان برسد * و حقیقتش ۳ * آنست که رحمت فراوان و شفقت بی پایان بنسبت مبعوث الیهم در قلوب ایشان القا فرماید مشابه القای شدت محبت و فور شفقت در قلوب آبای بنسبت ابنا * پس چنانکه گستاخی ابنای و آوارگی آنها باعث جد و پیچ و تاب و قلق و اضطراب در قلوب

آبای میگردد حتی که تلف جان و مال در پی تادیب و تعلیم
ایشان بر خود گوارا می سازند و هر قدر جهد و جهد بلیغ بکار آرند
و راحت ایشان را بعینه راحت خود می انگارند و رنج ایشانرا
بعینه رنج خود می شمارند و از ته دل خواهان بهبود ایشان می باشند
و دائما جویای سود ایشان می مانند و چار و ناچار در پی ایشان
می دوند و کشان کشان در پس ایشان می روند * خواه از جانب
پادشاه زمان باین خدمت مامور شوند خواه نشوند * بلکه اگر مامور
هم نشوند و سعی بلیغ بکار برند و باز به تقدیر الهی اثر تادیب و تعلیم
در ایشان نکرده گردد هر آئینه شکسته خاطر و مضطرب القلب
مانند * و چون از طرف خود امتثال امر نمودند و حق خدمت مفوضه
بوجه اتم ادا کردند آینده اگر به تقدیر الهی واقع نه شد باین
سبب خوب می دانند که هیچ گونه عتاب بادشاهی مجال متوجه
نیست و هیچ تصوری نمانده * بلکه اگر خود بادشاه بصد زبان
هزار تحسین و آفرین بر حسن خدمت گذاری آنها فرماید هر آئینه
پریشانی دل و ملال خاطر از ایشان زائل نگردد * همچنین انبیاء
علیهم الصلوة والسلام را به نسبت قوم خود بوجهی شفقت
کامله می باشد که از آوارگی آنها در ورطه ضلالت و گمراهی
نهایت دل تنگ می شوند و انواع رنج و ملال دامن گ-

حال طهارت اشتمال آنها می کردد که باوجود نزول کریمه
في سورة الشعراء لعلك باخع نفسك ان لا يكونوا مؤمنين*
ترجمه* شاید خواهی کشت جان خود از جهت آنکه نخواهند شد
اهل مکه مومن * و کریمه في سورة الغاشية انما انت مذكر
لست عليهم بمصيطر* ترجمه* جز این نیست که تو نصیحت کننده
هستی نیستی تو بر ایشان داروغه (هرگز در همت ایشان
فتوری و در سعی ایشان قصوری راه نمی یابد* چه قدر
انواع رنج و ملال است که در مقدمه دعوت قوم بر ذات
خود نه پسندیده اند و باوجود این کشاکش گاهی ازین امر نجیده
سخن گران هر کس و ناکس را چه سبک برداشته اند و دشنام
سخت تر نزدیک و دور را چه سهل انکاشته کافاهم الله علی
ذالك حسن المکافات و جازاهم علی ذالك احسن
المجازات* پس القای این رحمت همین است حقیقت
بعثت* تنبیه* باید دانست که در بعضی اوقات بعضی از اهل
کشف و علم هم بر حسن و قبح بعضی اقوال و افعال یا بعضی
رسوم و عادات که در میان قومی جاری و ساری است
بنور وهبی و استدلال کسبی مطلع می شوند و قوم مذکور را
بنابر شفقت و رحمت بر آن آگاه می فرمایند و بسوی امور

مستحسن ترغیب می نمایند و از امور مستقبحہ ترہیب *
ازین قدر ثابت نمی شود کہ ایشان بمنصب دعوت رسیدہ
اند * بلکہ منصب مذکور را ہنوز وقت ثابت خواہد گردید
کہ خدمت تعلیم و تادیب و ترغیب و ترہیب بایشان
مفوض خواہد شد * مثلا ہر کہ از بار یابان حضور بادشاہی
می باشد لابد آفرین و نفرین او را کہ بر نسبت بعضی
رعایا صادر می شود بگوش خود می شنود و دوستان خود را
بطریق خیرخواہی ہر گرا اگاہ می سازد * تاما دارین قدر
او را محتسب شہر نتوان گفت بلکہ باین لقب آن وقت
ملقب خواہد گردید کہ بمنصب تفویض خدمت احتساب
خواہد رسید * پس شخص مبعوث برای تربیت عباد دیگر
است و عارف بمقبولیت و مردودیت ایشان باعالم بحسن
و قبح افعال و احوال ایشان یا واعظ مشغول در ترغیب
و ترہیب ایشان دیگر * وانچہ از اوصاف ایشان
درین تنبیہات ثلثہ مذکور کردیدہ شرح کمالات ایشان است
وانچہ در تنبیہ ہای آخرین مذکور خواہد شد ہمہ شرح تکمیل ایشان

تنبیہ رابع در بیان حقیقت ہدایت

باید دانست کہ ہدایت انبیاء علیہم السلام عبارت است از

ظهور اثر سیادت ایشان که در تنبیه اول مذکور شد * زیرا که سیادت عبارتست از وساطت ایشان در میان حق جل و علی و بندگان او در باب وصول فیض غیبی * و هدایت ظهور اثر آن فیض است بواسطه ایشان در مقبولین * درین مقام تامل باید کرد که هدایت از ایشان بچه چیز و بچه طریق صادر می گردد اما اول پس بیانش آنکه اصل مقصود از بعثت ایشان همین است که بندگان الهی در اقوال و افعال و عادات و عبادات و رسوم و معاملات بوجهی موجب بشوند و در اخلاق بوجهی مهذب گردند و در مقامات و واردات بوجهی استقامت ورزند و در علوم و اعتقادات بوجهی رسوخ بدست آرند که در دنیا انتظام معاش و در آخرت بهبودی معاد ایشان را بدست آید و باب معاملات مع الله بر روی ایشان مفتوح گردد مگر مراعات جانب حسن معاد و معاملات مع الله در نظر ایشان ملحوظ است بالذات و جانب انتظام معاش بالتبع * پس چیزیکه نافع در معاش باشد و مضر در معاد لابد ایشان از ان امر مانع خواهند گردید و اگر بالعکس است لابد بان امر خواهند نمود * چنانچه در حق خمر و قمار حق جل و علا در سوره بقره می فرماید * ویسئلونک

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ
إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا * ترجمه * سوال می کنند ترا از خمر و قمار
بگو در هر دو گناه کبیره است و منافع برای مردمان و گناه هر دو
زیاده است از نفع هر دو * فی المشکوة فی باب الخمر ووعید
شاربها * و قال النبی صلی الله علیه وسلم إِنَّمَا الْخَمْرُ
لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ * ترجمه * مقرر خمر نیست دوا
ولیکن بیماریست) مقصود ازین کلام هدایت انام
ابطال تاثیرات طبیه خمر نیست مقصود از ان ضرر اوست
در معاد * پس گویا حاصل کلام چنین باشد که خمر هرچند
دوای جسمانی است اما دای روحانی و تیکه بنسبت روح
انسانی مرض مهلک است پس او را در امراض باید شمرد
نه در ادویه * بالجمله انبیا اعم ز همین سه فن هدایت
می فرمایند * فن عقاید ۱ * و فن احکام ۲ * و فن اخلاق ۳ *
(فن فضایل) اکابر دین از شعب فن عقاید است * (و فن
فضایل) اعمال از شعب فن احکام (و فن مقامات) و
واردات از شعب فن اخلاق * پس فن عقاید را
بلفظ ایمان تعبیر می فرمایند * و فن احکام را باسلام * و فن اخلاق
را باحسان * چه همین هرسه امر را معاد کار آمدنی است * نه

بفن حقایق تصوف وبه و قائق تفلسف و نه باشارات دقیقه شناسان تعمق اندیش و بکنایات چرب زبانان تکلف کیش * بلکه در امثال این امور سادگی را حمایت و طلب آنرا از جمله اوارگی می شمارند * و فن تاریخ و شعر را از جنس افسانهای بی مغز میدانند اگرچه بطریق تمثیل گاهی دران سخن میرانند * بالجمله حال ایشان در تربیت روحانی مثل حال طبیب است در معالجه جسمانی که اصلاح مریض را پیش نظر همت میدارد و گفتگوی زاید را از جنس لغو می شمارد) مثلا کدام مریض را اگر استعمال سنای فرماید همین قدر بیان مینماید که برگ سنا چنین و چنان میباشد که او را کوفته و بیخته با قدری عسل آمیخته باید خورد نه آنکه سنا در کدام مقام پیدا میشود و در کدام موسم برگ میدارد و تاجران او را چگونه می آرند و در کدام طرف او را میبرند و از کدام راه می آرند بیع و شرای وی چگونه مینمایند و نه آنکه عسل در خانه مگس چگونه پیدا میشود و رنگ و بوی نباتات مختلفه که اصل عسل است کجا میرود و اجزای سنا بسبب کوفتن و بیختن چه قدر باریک میشود آیا بحدی نه خرد ل باخورد نظر از ان دیده آمیختن چگونه میشود بنظر انگشت باید آمیخت یا بانگشت شهادت * بالجمله

امثال این گفتگو در نظر طبیب محقق ناشایست است زیرا
بسبب اقتضای در حق مریض سراسر نادانی است چنین تحقیق
بی اصل و تدقیق لا طائل در نظر احکام و اخلاق در حق طالبین
حق محض آزاری است بلکه سراسر دیوانگی است که حق جل و علا
او را بجملت بالعموم منصب هدایت عموم ناس قائم فرموده
باشد ظهور امثال این قیل و قال از و سراسر متعذر و محال
است ٭ این مقام را بخوبی غور باید فرمود و درمیان نادانان راه
حق و ناشناسان حکیم مطلق و درمیان فیلسوفان نادان سخن ساز
و چرب زبانان حیله باز بخوبی امتیاز باید شود ٭ و اما اینکه ۲ ٭ از
انبیاء علیهم السلام بچه طریق هدایت صادر میشود پس بیانش
آنکه اکثر به پنج طریق صادر میشود ٭ نزول برکت ٭ وعقد
ناست ٭ و فیض صحبت ٭ و خرق عادت ٭ اظهار دعوت ٭
اما نزول برکت ٭ پس بیانش آنکه وجود انبیا علیهم السلام
بمثابه آفتاب عالمتاب است که چون نور او در تمام عالم
منتشر شود لاجرم تاثیرش بهر ذره و آنچه در محاذات آفتاب
بی حجاب واقع است تابش او تا بآن است و از در مراتب
قسمت پاک و آنچه اندرون خانه از و محجوب است هر چند
از نفس نور او محروم است اما تاریکی شب تار از و معدوم چه

نور لطیف او در رگ و ریشه تاریکی در رسیده و او را از حد ظلمت بر کشیده اگر خانه‌ای در راست از تاریکی تا سراسر پراست * یا مثابه موسم برشگال باید فهمید که چون موسم مذکور بر سر رسید قوتی در نباتات پیدا گردید انجا ابر ریزان بر و بارید گلهای رنگا رنگ از و دمید و الا از نفس رطوبت هوا البد حالش متغیر گردید و سبزه گلی و تازگی در و جنبید آری در سنگ سخت هیچ گل و خاری نروید و از چوب خشک کسی برگ و باری نجوید * هم چنین چون این قدسیان بشری لباس و کروبیان انسی اساس از اوج فلک الافلاک به تیره دان امتحان نزول میفرمایند لابد برکتی همراه ایشان فرود آمده در قلوب افراد بنی آدم فرو میرود و خود بخود از دل هر سعادت مند طالب حق جوش میزند و به گفته هر واعظ گوش می نهد همت اعمال شاقه در دل پیدا میکند و عزم کشیدن رنج و تکلیف در ذهن هویدا میشود * بلاطهای آن زمانه میباشند که عادم خود را امثل افسانه می خوانند و انرا بر سبیل افسون بر زبان میرانند ناگهان بحقیقت فهم خود بیدار میشوند و بمقصد علم خود هوشیار عمل را ضمیمه علم میکنند و اخلاص را نتیجه فهم از تعمق سخن ارای بیزار میشوند و از تکلف انجمن پیرای دست

بردار * وبسیارا هدان خلوت گزین و درویشان چله نشین میباشند که ناگاه بر مقاصد کمونه خود آگاه میشوند و در اصلاح نفس اماره و در راه حب جاه را پس پشت می اندازند و رضاء اسم را پیش نظر میسازند و تمامی نام و نشان درین راه میبازند و خود را مردانه وار درین دریای می اندازند * همین واعظان چرب زبان میباشند که بر سر منابر فریاد میکنند و تمام کوشش خود بر ماد میدهند کسی وعظ ایشان بخیال هم نمی آرد و کلام ایشان را بجوی هم نمی شمارد باز چون طلب حق از دل هر کس و ناکس جوش میزند هر فرد کلام ایشان را بگوش هوش میشنود و هر کلمه ایشان در دل مستمعان مثل تیری می نشیند و هر کس ایشان را مثل پیری می بیند * بالجمله کار حق هر دل در جوش است و هر زمان در خروش در هر محفل همین قیل و قال است و در هر مجمع همین بحث و جدال آری هر که شقی ازلی است ازین سعادت محروم است و بهر حال مذموم * و این انتشار برکت را نزول امانت تعبیر میفرمایند في المشكوة في كتاب الفتن قال النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْكِتَابِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ترجمه بیشک امانت نزول میابد در دلهای مردان پس معلوم کردند از

کتاب پس معلوم گردند از سنت * و کلام حق ہمو نَ
شخص را نافع میشود که اول ہمین برکت در دل او فرورود
وقال الله تعالی و تبارك فی سورة یس * اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ جزاین نیست که بیترسانی
کسی را که تابعداری قران مینماید و از رحمن می ترسد بغیر
دیدن او وقال الله تعالی فی سورة الاعلی فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ
الذِّكْرٰى سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى * پس پند ده اگر نفع دہد پند دادن
قریب است که نصیحت قبول خواہد کرد آن که می ترسد * پس
ہمین برکت را درین ہردو کریمه بلفظ خشیت تعبیر فرموده
اند * اما عقد ہمت ۲ * پس بیانش انکه این کمال را (ظاہر
است) (و حقیقت * اما ظاہرش ۱ * پس ہمین است انچه انبیاء
علیہم السلام در باره ہدایت قوم خود در جنس دعا و التجا بحضور
حضرت ذوی العزت و الکبریاء جلت عظمته صادر میکردد
عموما یا خصوصا یعنے در حق جمیع است علی سبیل العموم یا در حق
بعضی از ایشان بر سبیل خصوص و اما حقیقتش ۲ * پس توجہ قلبی
است ممزوج بکمال رغبت بسوی ہدایت است عموما یا خصوصا
و ان اثر شفقت غیبه است که سابق در بیان مقام بعثت
مذکور گردید * پس چنانکه ہمت پدر مشفق باصلاح پسر خود

ذاتها معروف میباشد هم چنین همت این کبار با صلاح جمیع
اشرار و احیار دائما مبذول میماند * و این دعای خالیست که
دائما لازم ذات ایشان است پس گویا تمام وجود با جود
ایشان دعای است مجسم و همین دعای حالی گاه گاه دعای
مقالی هم ایشان را میکشد و انواع استجاد و عا ازیشان بظهور
میرسد * و اینها ای روحانی بسه سبب باعث انتشار هدایت
در قلوب امت میشود * اول * انکه اینها ای است از
شخص ذی اختصاص بکمال صدق و اخلاص سرزده و مثل
این دعای و التماس بلاشک و ارتیاب مقبول و مستجاب است
* ثانی * انکه حکیم علی الاطلاق بحکمت بالغه خود همین آئین در
عالم خلق و تکوین کائنات اثری بخشیده چنانچه اثر چشم زخم و
اثر حسد و اثر دعا و اثر افسون از همین قسم است پس وقتیکه
همت دون همتان را انقدر اثر بخشید پس اثر بلند همتان
را چه باید دید * ثالث * انکه جوش زدن همت قویه از
قلوب این بزرگان نه از قبیل خواهش نفسانی و وساوس شیطانی
است بلکه از جنس احکام ربانی است و الهام رحمانی به بعثت
ایشان موجیست از دریای رحمت که بنا بر دستگیری
تشنگان زلال هدایت جوش زده پس جوش زدن همت از

دل ایشان عنایت توجه رحمت رحیم مطلق است بسوی
بندگان خود کریمه فی سورة الانبیاء وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِينَ نفرستادم من ترا مگر برای رحمت عالمیان *
وکریمه فی سورة آل عمران لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ * ترجمه * بیشک منت نهاد خدا بر مومنان
چون فرستاد در میان ایشان رسولی از ذاتهای ایشان * بر همین
معنی دلالت میدارد * و اما فیض صحبت ۳ * پس بیانش آنکه
این فیض را (ظاهرا سشا) (وحقیقت ۳) * اما ظاهرش * پس
بیانش آنکه هدایت بسبب فیض صحبت بدو طریق حاصل میشو
* اول آنکه * کسیکه بصحبت کسی میرسد وکلام او را بالمشافه
میشنود و در و بروی او بر قصد استفاده می نشیند و اوضاع
اطوار او را در عبادات و عادات و معاشرات و معاملات
بچشم غور می بیند البته بلا ریب و اشتباه بر حقیقت او آگا
میگردد و در مزاج داتی و مرضی شناسی او سلیقه بهم میرساند
مناسب را از نامناسب و مرضی را از غیر مرضی خود بسبب
امان سلیقه ممتاز میکرداند و محاصل کلام او را بسبب اطلا
بر سباق و سیاق و مواقع و موارد کلام بخوبی میداند بسا معا
است که از نفس کلام مستفاد نیست و چون در ماسبق و مالحه

نظر کرده میشود و حال متکلم و سامع ملحوظ داشته شود همان معنی
از کلام مفهوم شود بالضروره مستمعین عاقل را در مقدمات
رئیسه خود ملکه اجتهاد البته حاصل می شود * و طریق * ثانی
اینکه بسبب ملاحظه حال ایشان از علو همت در باب
استقامت بر احکام رب العالمین و مسابقت از تابعان
خود در ادای حقوق دین متین در دل این مستفید هم علو
همت و وفور رغبت در طاعت رب العزة حادث می شود
و کلام وعظ و تذکیر ایشان در ته دل او میرسد * و شخصیکه
دیگران را بسوی امری دعوت مینماید و خود را بر آن
اقدام نفرماید پس مستمعین هم کلام او را بمنزله افسانه ای
شعری انکار میدارند حسن مضامین شعریه میشمارند که کریمه
فی سورة الشعراء اِنَّهُمْ یَقُولُونَ مَا لَا یَفْعَلُونَ * ترجمه بیشک
میگویند آنچه نمیکنند * کاشف حال ایشانست ولهذا در قرآن
حکیم بر واعظان بی عمل عتابیت ملامت متوجه گردید قال الله
تبارک و تعالی فی سورة البقرة اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُونَ * ترجمه * آیا امر میکنید
مردمان را بنیکی و فراموش میکنید ذات خود را و شما می خوانید کتاب
آیا پس عقل نمیکنید و قال الله تعالی فی سورة الصف یَا اَیُّهَا الَّذِینَ

أستروا لِم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما
لا تفعلون * ترجمه * ای کسانیکه ایمان آورده اید چرا میگوئید
آنکه نمی کنید سخن کرانست نزدیک خدا اینکه میگوئید آن چیزکه
خود نکنید * زیراکه واعظ بی عمل سد راه طالب حق است که
بسبب مداهنت در عمل کلام حق را در نظر انسان
بی اعتبار می گرداند * وچون هادی راه در عمل به نسبت
اتباع خود مبادرت کرده در تحمل رنج و تکالیف بر ایشان
مسابقت نموده لابد اتباع او هم بقدر استطاعت خود خواهند
کوشید وعیب دون همتی خود را ناچار به تکلف خواهند پوشید
هر کاهیکه میر قافله را پایش پیش خواهند دید کشان کشان
در پی او خواهند دوید * لهذا حق جل وعلا اولا انبیاء خود را
بامتثال امر خود مامور می فرماید بعد از ان دیگران را بسوی آن
ترغیب می نماید * قال الله تبرك و تعالى في سورة النساء
فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لاَ تُكَلَّفُ اِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ
ترجمه * پس جهاد کن در راه خدا تکلیف داده نمی شود مگر نفس
تو و برانگیز مومنین را * این است صورت ظاهره او را ک
فیض صحبت * واما حقیقتش * پس بیانش آنکه از بسکه
روح ایشان گلدسته ایست از گلشن ملکوت و تند شعله

ایست از آتش حرارت * پس چنانکه هرگاه گلدسته در میان
مجلسان می نهند و حاضران از هر سو باو متوجه می شوند البته
بوی و از دید او بدماغ هر کس میرسد و بروح راحتی و
سروری حاصل می شود که نسبت بذکر مراقبت الله از ادراک
لذت محروم است * هم چنین هرگاه که شمع در مجلسان روشن
میشود تو بها و هر کس و بالکس میرسد اگر چه ابد است از نور
او تا پاک است بلکه از عکس او بچوی درخشان است که
نزدیکان نور افشان است و اگر مراتب نیست اینقدر
البته که در ظلمت تار نیست بالجمله اینقدر ضرور داشت که
تمام محفل پر از نور است هر کس بلا یحتاط او مسرور آری
بیکیا لی بصر است البته از نور افشانی او بهره است) هم چنین
قلوب همنشینان ایشان بلذت روحانی مسرور است و بقوت
ایمانی معمور انجا از انوار هدایت از دل ایشان تابش
میکند عکس آن دل همنشینان را از آلایش تیره و سود ق
ظلمت و کدر پاک دلهای ایشان تیره رخشد و قلوب همنشینان
از خبث و [illegible] میل رد آتش تیره و تخریة در قلوب
ایشان [illegible] بشریت همنشینان آزان تیمو زند
[illegible] رحمت بر ایشان می بارد همنشینان [illegible]

برگ و بار می ارد * چنانچه این معنی در احادیث متعدده مذکور گردیده * ازان جمله آنکه صحابه عرض نمودند * یارسول الله نکون عندک تذکرنا بالنار والجنة کانا رای عین فاذا خرجنا من عندک عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لو تدومون علی ماتکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملائکة علی فرشکم وفی طرقکم *

ترجمه این حدیث در مشکواة در کتاب الدعوات است یارسول خدا میباشم نزد تو یاد میدهانی مرا از دوزخ وجنت گویا که می بینم بچشم خود پس وقتیکه بیرون میشوم از نزد تو مشغول میشوم بازن و فرزند و کشتهای فراموش میکنم بسیار پس فرمود رسول الله صلی الله علیه وسلم قسم آنکس که جان من در دست اوست اگر مداومت کنید بران که میباشید نزد من و در ذکر البته مصافحه کنند باشما فرشتگان بر فرشهای شما و در راههای شما (وروی عن بعض الصحابه قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابی و قال جهدت الانفس وجاع العیال و نهکت الاموال و هلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله و نستشفع بالله علیک

فقال النبي صلی الله علیه وسلم سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حتّى عُرِفَ ذَالِكَ فِي وُجُوهِ اَصْحَابِهِ الخ * ترجمه * این حدیث در مشکواة در کتاب بدء الخلق و ذکر الانبیاء روایت کرده شد از بعضی صحابه که گفت آمد آن حضرت را بادیه نشینی و گفت در مشقت انداخته شد نفسها * و گرسنه شد اهل و عیال و نقصان کرده شد مالها و هلاک گشت چارپایه ها پس طلب باران کن از خدا برای ماپس بدرستیکه مایان طلب شفاعت میکنیم به تو بر خدا و طلب شفاعت میکنیم بخدا بر تو پس گفت پیغمبر خدا صلعم سبحان الله پس همیشه تسبیح میکرد آنحضرت تا آنکه شناخته شد اثر غضب در رویهای اصحاب وی یعنی صحابه بغضب آن حضرت متاثر شدند * و روي عن بعض الصحابة اَنَّه قَالَ كُنَّا مع النبي صلى الله عليه وسلم جَاءَ اِلَى مَقْبُرَةٍ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَكَانَ عَلَى رُؤْسِنَا الطَّيْرُ الخ * در روایت کرده شد از بعضی صحابه اینکه گفت بودیم ما همراه نبی صلی الله علیه وسلم و آمد آنحضرت صلعم بسوی مقبره پس نشست و نشستیم مایان گرد او و گویا که بود بر سرهای ما پرنده جانوری یعنی چنانکه بر اندام شتران و گاوان زاغ برای خوردن کنی وغیره می نشینند و جانوران حرکت نمیکنند هم چنین مایان از هیبت

انحضرت ساکت بوذیم رفی المشکوة في باب حفظ اللسان والغيبت قال النبي صلي الله عليه وسلم اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ * ترجمہ * فرمود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک بہترین بندگان خدا کسانی ہستند کہ چون دیدہ شوند یاد آید خدا از دیدن آنہا * وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ اِنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نَدْفِنُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم بِاَيْدِيْنَا وَالْاِيْمَانُ يَطِيْرُ مِنْ قُلُوْبِنَا * روایت کردہ شدہ از بعضی صحابہ بیشک ایشان یان گفتند کہ بودیم ما کہ دفن میکردیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم را از دستہا ی خود وایمان می پرید از دلہای ما (بالجملہ این ہدایت کہ از فیض صحبت حاصل میشود امریست بس طویل و عریض کہ تفصیل آن درین چند اوراق متعسر است بل متعذر بنا ء علیہ برین چند کلمات اکتفا کردہ شد * اینقدر مسئلہ اجماعیہ است کہ صحابہ پیغمبر صلی اللہ وسلم افضل اند از سایر امت اگرچہ بعضی از ایشان مرتبہ اجتہاد و منصب ولایت تام نمیداشتند(ہم چنین قیاس باید نمود کہ ہمنشینان ہر صاحب کمال افضل اند از سایر اتباع او * پس ہدایتیکہ بفیض صحبت حاصل میشود لاید افضل واکمل است بہ نسبت اقسام دیگر * اما خرق عادت * پس بیانش انکہ حق جل وعلی بقدرت

کامل خود ساز قصد یق انبیا علیہم السلام چیزی اظہار می نماید کہ صدور
ان بیر یہ نسبت ایشان ممتنع مینماید اگرچہ بہ نسبت دیگر
کس ممتنع نمی باشد # تفصیلش انکہ وجود بعضی اشیا بحسب
عادت الہ موقوف میباشد بر فراہم آمدن اسباب و
ادوات انچیز پس کسیکہ ادوات و آلاتش حاصل میدارد صدور
چیز مذکور ازو خرق عادت نیست و کسیکہ ادوات مذکور
حاصل میدارد والتہ صدور آن ازو از قبیل خرق عادت است
مثلا نوشتن بہ نسبت نویسندہ خرق عادت نیست و بہ نسبت
امی خرق عادت و کشتن بسلاح خرق عادت نیست و بمجرد
ہمت و دعای خرق عادت # پس ازین بیان واضح گشت
کہ ایں معنی لازم نیست کہ ہر خرق عادت خارج از مطابق طاقت
بشری باشد بلکہ ہمین قدر لازم است کہ بہ نسبت صاحب
خارق صدور آن خلاف عادت باشد بحیثیت فقدان ادوات
و آلات # پس بسیار چیز است کہ ظہور آن از مقبولین حق
از قبیل خرق عادت شمردہ میشود حال انکہ امثال ہمان
افعال بلکہ اقوی و اکمل از آن از ارباب سحر و اصحاب طلسم
ممکن الوقوع باشد # پس وقتیکہ بر حاضران واقعہ اینقدر ثابت
باشد کہ صاحب خارق مہارتی در فن سحر و طلسم نمیدارد پس لابد

صدور فار قند نه کور شاعت صدق او تواند بود لهذا نزول مائده از معجزات حضرت مسیح شمرده می شود بخلاف آنچه اهل سحر بسیاری را از اشیاء نفیسه از جنس میوه و شیرینی باستعانت شیاطین حاضر می آرند و در دوستان و همنشینان خود بان افتخار می نمایند * چون معنی خرق عادت واضح گذشت لابد درین مقام تامل باید نمود که خرق عادت (چرا) ظاهر می گردد (و چگونه) ظاهر می شود * اما اول * پس باید دانست که ظهور خوارق بالذات از اسباب هدایت نیست که در حق بعضی سعداء اتفاقا سبب هدایت گردد بلکه ظهور آن بالذات برای اتمام حجت و اسکات مخالفین و الزام مجادلین و تادیب گستاخان شوخ چشم و تخویف معاندان پرخشم است قال الله تعالی و تبارک فی سوره بنی اسرائیل وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا * ترجمه * نمی فرستیم ایات را مگر برای ترسانیدن * چه پر ظاهر است که هدایت عبارت است از نوریکه از رحمت الیه در قلب سعید ازلی باران صفت میریزد که او را بر محبت محبوب حقیقی و اطاعت معبود تحقیقی می انگیزد حتی که در محبت او جان و مال می بازد و در اطاعت او مثل باد پا می تازد * و این معنی از مشاهده ظهور خوارق کتر حاصل میشود *

به شعبده‌گر در ساحری و مهارت علم و اقوال میشود در دل
او محبت و اخلاص کمتر حادث میشود داری حیران و
سرگردان و دست و پا گم کرده ساکت می‌ماند * پس از بیان
واضح شد که ظهور خوارق که گاه گاهی است و صدور او بهر بار از
لوازم هدایت نیست * دیگر واضح گشت که اگر از شخصی
خوارق ظهور نمود و کسی را از ناصران معنی هدایت حاصل
نگردید این معنی باعث نقصان منصب او نمی‌تواند شد * و اما آنکه
مکره حادث میشود پس بیانش آنکه حق جل و علا بقدرت
کامله خود در عالم تکوین تصرفی عجیب و غریب نا مر تصدیق
عقولی از عقولان خود می‌فرماید به آنکه قدرت صدور خرق
عادت در ایجاد می‌فرماید و او را به اظهار آن مامور مینماید
حاشا و کلا قدرت تصرف در عالم تکوین از خواص قدرت
ربانی است مدار آثار قوت انسانی * اما اظهار دعوت *
پس بیانش آنکه حق جل و علا ایشان را بحکمت کامله خود سابقه
تربیت اشخاص مختلفة المزاج و قوت کلام فصیح و بیان
بلیغ در مقدمه هدایت و ایضاح تقریر در باب اظهار ما فی
الضمیر عطا می‌فرماید * چنانچه حق جل و علا در حق حضرت داود
علیه السلام در سوره ص می‌فرماید وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ

ترجمه داديم داؤد را تدبير و فيصله سخن* مراد از حكمت همين سابقه تربيت است و مراد از فصل خطاب بيان بليغ وحضرت پيغمبر ما صلى الله عليه وسلم را امر فرموده في سورة النساء وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا* ترجمه* و بگو در حق ايشان سخنهاى بليغ* ليكن تامل بايد نمود كه دعوت و بيان مبعوثين بطرزى ديگر ميباشد و تعليم دانشمندان فنون بطرزى ديگر امتياز فيما بينهما بدو وجه است* اول انكه كلام دعوت ايشان جارى ميباشد بر محاورات اهل عرف كه در معاملات و مكالمات خود انرا استعمال مى نمايند بر اصطلاحات دانشمندان كلام و مصنفان كتب كه تحرير و تقرير خود را بر ان مبنى ميسازند* بسا مجاز است كه در محاورات عرفيه بر نسبت حقيقت شايع تر است* وبسا قيدا ست كه اتفاقى است نه احترازى* وبسا تكرار است كه محض براى تقرير وتاكيد نه براى افاده مضمون جديد* وبسا مضمون است كه جزوى از ان كلام مستفاد مى شود و پاره از ان مفوض بقرائن حاليه مى باشد* و بسا كلمات است كه از اصل خود خارج شده بطريق غلط العام بر زبان خواص و عوام دائر و سائر گرديده پس تكلم بكلامه مذكوره بهمين طريق دايه و سائر

فصیح است و بر قانون اصل غیر فصیح * بالجمله کلام دعوت
ایشان را بر آئین تقریر و خطاب باید فهمید نه بر قانون
تصنیف کتاب * وجه ثانی ۲ * آنکه حال ایشان در باب
تربیت قوم خود حال پدر مشفق است یا اتالیق دانشور * که
نظر تربیت خود را دل بسر داده هرگاه که چیزی غیر مناسب
از وی صادر میشود اورا بطریق تالیف وانس و تادیب و عنف
یا در لباس مشوره و صلاح یا در رنگ طیبت و مزاح یا بطریق
اشاره و کنایه یا بطریق خواندن شعری از اشعار مناسب
حال یا بطریق بیان مثلی از امثال یا در ضمن افسانهای
گذشته یا در ضمن مواعید پیوسته او را بران آگاه می سازد *
و هم چنین وقتیکه او را می بیند که عملی از اعمال مستحسنه میکند
اما طرزی ان عمل نمیداند او را بر این معنی بطریق مذکوره آگاه
می سازد یا بان طریق که خود روبروی او همان عمل را بطریق
احسن بجای آرد تا به ملاحظه او طریق آنرا یاد گیرد * بالجمله این
پاره ایست از تفصیل اقسام کلام ایشان * پس دعوت
از ایشان بر همین طرز ظاهر میگردد نه بطریق مدرسان مدارس
که وقتی برای تدریس علم تعیین میکنند و دران نوقت نشسته
بر تعلیم بابی از ابواب احکام مثلی مسائل طهارت یا صلوة

یار کو تا ہمت می گمارند و مسایل ہمون باب تا در ان مجلس خواه واقعی باشد خواه فرضی یکیک مسایل میشمارند * که این طریق دانش آموزان است نه روش تربیت کنندگان * بالجمله نفع دعوت ایشان ممزوج است به فیض ایشان و انتفاع کامل از کلام ایشان مخلوط است بطول ملازمت ایشان * تعمق کتاب و تکلف خطاب کمتر از یشان راست می آید * شان امیت بر ایشان غالب میباشد و نشان تعمق و تکلف مغلوب * سادگی در نظر ایشان محبوب میباشد و بی تکلفی مرغوب * و نیز باید دانست * که دعوت ایشان اکثر بدو طریق واقع میشود * بیان حکمت ا * و کلام موعظت ۲ * اما بیان * حکمت پس تفصیلش آنکه حق جل و علا بر حسبت خاصه خود ایشان را قوت بیانی بوجهی عنایت میفرماید که مکنون مافی الضمیر را بوجهی ادا میفرماید و آنرا بشواهد و دلائل بوضعی مبرهن میکردانند و غوامض مقاصد را در ضمن تمثیلات و تشبیهات بطریقی روشن میکنند * که مدعای ایشان در نظر سامعین چندان پیدا و هویدا میگردد که گویا معنی معقول بصورت محسوس متمثل شده پیش روی مستمعین حاضر میشود و صورت آن مو بمو بر صفحه خیالی ایشان منقش میگردد *

حتی کرا ر دل بر مستمع گواهی بحقیقت این خود خود سربر میر ند و

اصمیان رصدق این د ز توجه ان بر سایر الزمان فرو سرود

و عقل هر صاحب عقل پسند میاید و دکر هر صاحب فکر به ان

سمت پا می برد * اگرچه بسیاری از سقیمین سینه ز دوری

امر ا اختیار که بود از زبان خود بسبب تعصب بان اقرار

نه نماید اما در دل میداند که حق جانب ایشا ست و تجبّر

وتکبر جانب ایشان کما قال الله تعالی في سورة النمل وَجَحَدُوا

بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا * ترجمه* و منکر شدند از ان

ویقین دانسته بودند او را در نفس خود از روی بی انصافی

و غرور * و امالکلام * موعظت پس بیانش انکه در اکثر

احیان نشار بیدار کردن غافلان و آگاه کردن جاهلان و چالاک

کردن سست همان کلام شوق آمیز و عبرانگیز از حسن بیان

محبت الهی یاد کرد سعت رحمت و شدت عست با بیان

معاملات ر ا ر و نیار که فیمابین او تعالی و بندگان او تعالی

منخص گردیده یا د کرنقلب ا و ر ا سلاف و اخلاف یا

تفصیل معاملات تعذیب وتنعم که در ایام گذشته یا در ایام بیوقته

خواهد گذشت از احوال برزخ وحشر و نشروجنت و نار و

امثال ذلک بیان میفرمایند * تا در ر باط بستهو ... ش

پیدا و در خواطر ایشان جوششی هویدا گردد که از قسوة قلبی زایل گردد و رقتی در دل حاصل شود * هر چند امثال این کلمات از واعظان هر زمان صادر میگردد تا واعظ را همین قدر مقصود میباشد که گریه های جان سوز و نعره های جگردوز بوجد و اضطراب و حالت بیحجاب در حاضران مجلس حادث گردد * و انبیا علیهم السلام را همین قدر مقصود نمی باشد بلکه مقصود ایشان آنست که ورود اینکلام سبب وسیله رسوخ ایشان در مقام اطاعت و انقیاد و امتثال احکام رب العباد گردد و باعث تهذیب اخلاق و اصلاح اعمال ایشان شود و این را موعظه حسنه می گویند و گاه گاه ایشان در مقام دعوت طریق ثالث هم استعمال می فرمایند و آن جدل است * بیانش آنکه گاهی مجادل معاند را بلطیفه عام فهم و نکته ظریف پسند ساکت و ملزم میفرمایند که اصلا حقیقت بان منکشف نگردد کما قال الله تعالى في سورة النجم أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ * ترجمه * آیا برای شما پسران هستند و برای خدا دختران این تقسیم بیجا است هرچند نسبت مطلق ولد خواه ذکر باشد خواه انثی بجناب او تعالی سراسر باطل و محال است فاما از بسکه مخالفین برای او تعالی بنات ثابت میکردند و برای خود بنین

ار رو میدا اشتہ ما علیہ بااین لطیفہ مخاطب شدند * ہرچند اکثر طرفا این فن جدل را در ماہیں خود بہایت استعمال میکنند لکن در ان یک مصرفی ہم است وان اینست کہ طرف را در حال لطیفہ گوئی و نکتہ سنجی پاس دین وایمان و مراعات آئین ادب باقی نمی ماند بلکہ ہر لطیفہ کہ مناسب حال می بیند بلا تکلف آنرا بزبان میرانند واین را عین کمال خود میدانند * واین ہرگز طریقہ انبیا علیہم الصلوۃ نیست بلکہ مقصود ایشان ہمین میباشد کہ با وجود مخاطبت دین و رعایت ادب معاندین را اسکات می فرمایند * واین را جدال حسنہ می گویند تا انبیا استعمال این ہر سہ طریق مامور اند کما قال اللہ تعالی فی سورۃ النحل أُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ * ترجمہ * بخوان خلق را بسوی راہ پروردگار خود از حکمت و نصیحت نیک و الزام دہ ایشانرا بطریق احسن و از انکہ جدل فی الحقیقت از جنس دعوت الی الحق نیست لکن از لواحق و توابع اوست بنا علیہ این را علحدہ و مفرد در تحت دعوت داخل نمود * و این ہر سہ را باین وضع در یک سلک کشید أُدْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْجِدَالِ الْحَسَنِ * اما امتیاز در میان این طریق

و هر دو طریق اول واضح گردید.

تنبیه خامس در بیان سیاست

باید دانست که سیاست درین مقام عبارتست از تربیت بندگان الهی بر قانون اصلاح معاش و معاد بطریق امامت و حکومت * پس مقصود از سیاست اصلاح ایشان است بحکم رائی خود و نفع رسانی ایشان در معاش و معاد نه تحصیل منفعتی برای ذات خود باستخدام ایشان * تفصیلش آنکه سیاست بر دو وجه متعدی می‌شود * اول * سیاست مربیانه * دوم * سیاست امیرانه مثلا (شخصی میخواهد که طفلی را هنری داد یعنی تعلیم نماید و او را بوجهی مهذب و مؤدب گرداند * که استعداد انسلاک در سلک سپاهیان جهت معاش و جفاکشی که دشت نوردی و کوه گردی کار ایشان است * و قطع منازل دور و دشت وطی مراحل بالاو پست بی نان و آب و بی استراحت و خواب در شدت گرما و زمستان اوقات شعار ایشان است حاصل نماید * و لیاقت ملازمت پادشاهی که موقوف بر یاد گرفتن طریق بجا آوردن آداب تعظیمات آن بارگاه است و بر خو گرفتن هیئت تعظیم که عبارت از دست بسته ایستادن

تا مدتی سرنگون و خاموش است بدست آرد * لیدا ورا امر
میفرماید که خدمت اسب من بکن وکاه برای او بیاور و وقت
حاجت او را دانه و آب بده و مالش بکن و زین باین طریق
بنه ولگام باین وضع بده و رکاب اینقدر دراز بکن و امثال
ان * هم چنین می فرماید که روبروی من قسابیت وتعظیمات
باین طریق ادا کن و تا مدتی دست بسته ایستاده باش و سر
بالا مکن و بنظر تیز مرا مبین و کلام صفت با بلند آواز روبروی
من مکن پس وقتیکه آن طفل مطابق امر مربی خود بکاری
ارد ان مربی او را تحسین و آفرین میکند و الا سرزنش
ونفرین می فرماید و رنجی از دست و زبان باو میرساند *
و مقصود ازین همه تربیت او ست نه خدمت او برای
ذات خود لهذا سرانجام دیگر حوائج خود که دخل در تربیت
او ندارد او را مامور نمی فرماید * مثل پختن طعام و
دوختن جامه و چرانیدن گاو و محافظت مکتب که هرگز
این خدمات اصلا باو تفویض نمی کند و او را به سرانجام دادن
این خدمات تکلیف نمی دهد * پس این تربیت را سیاست
مرشد میگوییم * و شخصی باشد که کسی را برای خدمت خود
نوکر گیرد پس به همین امر کرده و دیگر خدمات خود او را

مامور منی سازد و اگر از و قصوری صادر میگردد او را
تعزیری میرسانند پس چنانکه تادیب طفل در صورت
اول بر تقدیر قصور او و برای سد باب آوارگی او بود *
همچنین تعزیر او در صورت ثانیه بنابر انتقام ضرر سابق
اوست بنسبت امور خود و بهم زدن خدمات او) همچنین
نظم و نسق رعایا و تادیب برایا بنابر تربیت ایشان
می باشد که مبادا انتظام معاملات ایشان برهم شود و
ایشان بسبب بی انتظامی سرگردان و بی سر
و سامان شوند یا در دنیا بغضب ملک جبار گرفتار شوند یا در
عقبی در درکات نار رسند پس هرچیزیکه در انتظام
معاملات معاش یا حصول نجات معاد دخلی داشته باشد در
همون مقدمه امر و نهی باو متوجه می فرمایند و در مداهنت
آن باو تعزیر میرسانند * و چیزیکه باین هر دو امر تعلق
نسیدارد با و تعرض نمی کنند و بنابر اظهار تحکم خود ایشانرا
دران امور بیفائده تنگ نمی کنند و همچنین محض بنابر بقای
امتیاز خود ایشانرا از تشبه بخود در لباس و طعام
و زی و کلام ممانعت نمی کنند و از مساوات خود در
نشستن و برخاستن و گفتن و شنفتن و سائر عادات و معاملات

که مردم در حق ایشان در معاش و معاد ساخته شد بار ستند ارند *
مامور بتربیت حق المستعد و بطریقی از طرق هدایت که بسابق
مذکور کرد دیدار از دست ندهد * اگر حصول تربیت بطریق
هدایت متعذر نمی نماید ناچار بقوت سیاست توبت میسر سازد *
و در سیاست ایشان اغلب مباشد از زجر *
ولطف اظهر می باشد از قهر * اول آئین سیاست را برحال خود
قدل می نمایند بعد از ان اشارات اطوار یا کرنا بسیدی آن ،
می کشند * و این را سیاست ابانی میگوییم * گاهی
سابر طلب منفعتی برای ذات خود باشد به محکوم کردن ایشان
مثلا فراهم کردن خزانه بیشمار سار حصول معنی تکلف در طعام
و لباس و عمارت و سلاح و عبرد الک یا برای تحصیل معنی
یا دشاهت و فرمان روائی سلطنت وکشورکشائی برای ذات خود
یا سار جمع آوردن لشکر جرار خون خوار سار بر یه در بر کردن
مخالف خود یا سار مجرد حصول امتیاز از ما بین بنی نوع خود
بر یادت عزت و مکنت و امثال ذالک * پس مقصود
ایشان از سیاست افراد انسان مجرد اصلاح حال ایشان
نیست * بلکه اصلی مقصود همین است که ایشان اطاعت
و فرمانبرداری اختیار کنند تا طاعت ایشان اغراض نفسانیه خود

ست آید * پس بال این سیاست در امور مذکورة الصدر عکس حال سیاست اول باشد * و این را سیاست سلطانی میگوییم * پس مقصود درین مقام یعنی در مقام ذکر کمالات انبیا علیهم الصلوة والسلام همان سیاست ایمانیست نه سیاست سلطانی * پس میگوییم که سیاست ایمانی دو قسم است * اول * آنکه سیاست بنا بر انتظام اصلاح معاملات معاشیه بنی آدم و بنا بر انتظام صورت اجتماعیه ایشان باشد و این را سیاست مدنی میگوییم * مثل احکام معاملات از بیع و شرا و شرکت و احکام قضی و دعوا و شهادت و یمین و امثال ذلک * و قسم ثانی ۲ * آنکه بنا بر پاسداری دین و خدمتگذاری ملت باشد * مثل قتال کفار و اهانت مبتدعین و الزام جزیه و خراج بر ذمه ذمیین و امثال ذالک * و این را سیاست ملیه میگوییم * و هر یک از ین دو قسم بر دو قسم است * اول * آنکه سیاست در بعضی افعال جاری شود که فلان فعل از ایشان مطلوب است و فلان ممنوع و این را (سیاست) افعالی گوئیم * و قسم ثانی ۲ * آنکه سیاست جاری شود در باب انفاق اموال یعنی این قدر مال در بیت المال باید رسانید تا صد باب حوائج بنی آدم باو کرده شود یا در خدمت گذاری دین

وملت صرف کرد (واین) را سیاست امو الی می گوئیم * بس گویا که سیاست ایشانی چهار قسم شد * سیاست مدنی افعالی و سیاست مدنی اموالی * و سیاست ملت افعالی * و سیاست ملت اموالی * پس پاره ازین هر چهار گانه درایں جا ذکر کردیم تا نمونه باشد ازین * پس میگوییم * قسم اول * در تعیین احکام معاملاتی است که فیمابین بنی آدم شروع جاری و ساریست مثل تعیین احکام نکاح بتعیین ارکان و لوازم آن مثل ایجاب و قبول و حضور شهود و وجود مهر و امثال آن * و هم چنین احکام طلاق و عتاق و نسبت و ولادت و رضاعت و وراثت و نفقات ذوی الحقوق * و احکام بیع و شرا و قمار و ربا * و احکام تجارت و شرکت و اجاره و عاریت و مضاربه و مقارضه و قضا و شهادت و دعوی و انکار و اقرار * و احکام یمین و نکول و احکام شفعه * و احکام جنایات و احکام غصب * و احکام حدود و تعزیرات * و احکام بغی و خروج * و اما قسم ثانی * پس در بیان طریق تحصیل مال در بیت المال و طریق انفاق آن * مثل اخذ زکوٰة نقود و مال تجارت و کرائم و تعیین عشر اراضی و بیان مقادیر ان و تعیین نصاب ان و بیان مصارف ان * اما قسم ثالث * پس در بیان

طرق حفاظت ملت حقه از تعبیر و بیان طرق تائید ان ٭ و امانت ملت باطله و طریق استیصال ان مثل بیان احکام جهاد و هدم بناء کفر و ابطال رسوم جاهلیت و استیصال اقسام بدعت و ممانعت از شیوع فواحش وظهور فسق و سد ابواب لهو و لعب و امثال ان ٭ تاکید بر تعمیر مساجد و ترمیم معابد و اقامت جمعه و اعیاد و نصب ائمه و موذنین و قضاة و محتسبین و امثال ذالک ٭ و اما قسم رابع پس بیان احکام غنائم و تعیین خمس دران و وضع جزیه و خراج و امثال ذالک (چون) اقسام سیاست ایمانی مجملا مذکور شد پس باید دانست که مطلق سیاست ایمانی خواه اعمالی باشد خواه اموالی خواه سیاست مدنیه باشد خواه سیاست ملت بتمام و کمال نمی رسد مگر به چند سلیقه ٭ که یا خود صاحب سیاست بان همه موصوف باشد یا ارباب آن تدابیر را بحضور خود فراهم آرد و ایشان را تابعان خود سازد ٭ هرچند این سلیقها بسیار اند اما اصول آن پنج اند (فراست ۱) (و امارت ۲) (و عدالت ۳) (و حفاظت ۴) (و نظافت ۵) (اما فراست ۱) پس عبارت است از مردم شناسی که از قرائن حالیه و مقالیه و از رفتار و گفتار صادق را از منافق متمتاز [illegible] و خیرخواه را از بدخواه و طماع را از مخلص

وخاص را از این و بست همت ونتک حوصله را از بلند همت وفراخ حوصله وعقل وکیاست هرکس را بسبر ان فراست خود بسنجد که کدام کس لایق کدام خدمت است وکدام کس لایق کدام منصب * واما امارت ۲ * پس عبارت است از سلیقه لشکرکشی و دشمن کشی وتدابیر صائب وجنگ و هترکه آرائی وعرمده برائی وکسر شوکت مخالف خواه مخالف هیئه اجتماعیه مسلمین باشد مثل اهل بغی وخروج وقطاع الطریق خواه مخالف ملت ایشان باشد مثل کفار وحوزه ایشان * پس لابد قدر شناس ارباب شجاعت وشهامت باشد واصحاب دولت وصکوت توضهی حرکت استقامت داشته باشد که در دل موافق را بر دل گرد اند و بر دل مخالف را بر دل * واما عدالت ۳ * پس عبارت است از سلیقه فیصل خصومات که در میان بنی آدم در معاملات واقع میشود پس لابد خدا شناس وتابع قانون عدل وانصاف باشد * تم باحدار غنی وفقیر ووضیع وشریف وقریب وبعید ودوست ودشمن که این همه را در باب انصاف وعدالت بیک نگاه بیند واز طرف این همه در من مقدمه پهلو تهی کند * ونیز صاحب کیاست ودرایت باشد که از وضع چشم ورو واز طریقه

بنام دگفتگو محق را از مبطل تمیز نماید و راست باز را از سخن
ساز وساده لوح را ازحیله باز * و نیز محنت کش باشد و فراخ
حوصله نه سا ئل نازک طبع که از تفحص حق بسبب تکاسل
فرو ماندو ازقیل وقال اہل خصومات دل تنگ شود (و اما صفا ئحه ۱)
پس عبارت از مانعت سد ابواب فسق و فجور و تعدی
جور و افساد مفسدین و رخنه اندازی فاجرین و مبتدعین * پس
باید دانشور و دلیر و صاحب حمیت اسلامی و غیرت ایمانی و
خیر خواه صالحین و بدخواه مفسدین باشد * تا مانع شود از زناو
شرب خمر و قمار بازی و مزامیر نوازی و برہم زند محافل
طرب ونشاط و مجالس مزاح وانبساط را و ہدم کند عمارات
ملاہی و مذہب را و مانع شود از اختلاط رجال با نسوان و
زنان و از تکلف و اسراف در طعام و لباس و در رسوم شادی
و ماتم * و محفوظ دارد ضعفا مسلمین را از گزند متعدیان
جفا کیش * خواه بر آبروی کسی دست انداز ند مثل قذف
و سب و شتم * خواه برجان کسی مثل قتل و ضرب * خواه بر مال
کسی مثل سرقه و نهب وخیانت و غصب * و مانع شود از اظهار
بدعات مثل گور پرستی و رسوم جاہلیت و اعمال سحر و طلسم
و تعلیم نجوم غیر شرعیه و شیوع مذاہب غیر اہل سنت

و فراغت و تقریر شبهات ملاحده و زنادقه و تشبه کفا
در زی و لباس و رفتار و گفتار و امثال ذلک (و این منصب
منافات فی التحقیقة و منصب است * صد ابواب ظلم
تعدی که صاحب آنرا محسن میگوینو * و صد ابواب فسا
و فجور و بدعات و منکرات که صاحب آنرا محتسب گو
(و امثالنا ست ؟) پس عبارت از سلیقه بود و بست مداخل
و مخارج بیت المال * پس نائب صاحب کیاست و امانت باشد
تا در تحصیل مال و صرف آن اصلاح حال مسلمین و خدمت
گذاری دین متین پیش نظر دارد * نه منفعت جان خ
و اقارب و دوستان خود و نه مضرت مخالفان و دشمنان خود
هر چند بحث سیاست ایمانی صحرای است بیکران و دریا
است بی پایان اما انچه دریں مقام ذکر کرده شد در واقع ا
همون صحرا وقطره ایست از همون دریا هر که صاحب ذهن
ثاقب و فکر صائب است از همین کلمات چند این مضامین ذ
باریک و بلند پی تواند برد * انیست ذکر چندی از کمالا
اما که بیان آن در تحقیق حقیقت امامت بکار آید و چنان
مناسب می نماید که درین مقام نام ای کمالات مذکوره بشمار
- در مقام تحقیق حقیقت امامت اگر کمالی ازین کمالات

مذکور شود ناظر را در تفحص آن در ضمن این کلام طویل پریشانی خاطر دامنگیر نشود * پس می گویم کمال اول وجاهت است * و آن را سه شعبه است * محبوبیت ۱ * بہ نسبت رب العالمین * و عزت ۲ * در ملائکه مقربین * و سیادت ۳ * بہ نسبت عباد صالحین * و کمال ثانی ولایت است * و انرا سه شعبه است * معاملات ربانی و مقامات روحانی * و اخلاق نفسانی * اما معاملات پس چندی ازان درین مقام مذکور گردیده کلام و الهام و تعلیم و تفهیم و حکمت اما مقامات پس عبودیت و عصمت و محبت و توکل و رضا و تسلیم و خوف و رجا و محو و فنا و صبر و شکر و تجرید و تفرید اما اخلاق پس سخاوت و شجاعت و حلم و وسعت حوصله و استقامت و وفور رحمت و شفقت و خیرخواهی دشمنان و قدرشناسی دوستان و کمال ثالث بعثت است و او را صورت است و حقیقت صورتش نزول امر است بتربیت خلق الله و حقیقتش حدوث شفقت کامله است به نسبت انسان در دل * کمال رابع هدایت است آنرا پنج قسم است نزول (برکت ۱) (و عقد همت ۲) (و فیض صحبت ۳) (و خرق عادت ۴) (و اظهار

وحدت که او فیض صحبت را ظاهر است وحقیقت ظاهر شر
حدوث رغبت اتباع است در قلب بسبب ملاحظهٔ
ایشان وحقیقت الحکاس نور غیبی است از دل ایشان
بر دل همنشینان و اظهار دعوت بر طریق سه گانه است بر
است نه اصطلاحات کتابی * دو طریق ازان اهل آیست
بیان حکمت وکلام موعظت * وطریق ثالث ازنوا
آن وآن فن ظرافت است وجدل * وانچه بیان هدایه
می نامند حصه چیز است عقائد و احکام و اخلاق کمال خاص جماعت
ایشان نیست * وآن بر چهار قسم است * سیاست
مدینه اعمالی و اموالی * وسیاست ملت اعمالی
واموالی وآنرا پنج بابکات می باید * قرابت ۱
* وامارت ۲ * وعدالت ۳ * وحفاظت ۴
* ونظامت ۵ * وکمال اول ودوم وچیوم وشش
ولوازم آنرا کمالات می نامند * وچهارم وپنجم وانتساب
وطرق آنرا تکمیل می نامند قسم ثانی در بیان آنکه بعضی از
اکابر اولیاء در کمالات مذکوره بانبیا علیهم الصلوٰة والسلام
مشابهت میدارند وآن مشتمل بر دو تنبیه است
تنبیه اول در بیان آنکه بعضی از بندگان بحق ولیں

هر چند منصب نبوت نمیدارند اما از کمالات
مذکوره نصیبه فراخور استعداد خود میدارند
باید دانست که دلائل کتاب وسنت بر این معنی دلالت میدارد
که نصیبه از این کمالات مذکوره بدیگر بندگان مقبولین هم
میرسد * هر چند آیات واحادیثیکه دلالت بر اتصاف مقبولین
باین کمالات مذکوره میدارد اگر همه را بالاستیعاب ذکر
کرده شود ودر بیان هر هر کمال علحده علحده شواهد از آیات
واحادیث گذرانیده شود نهایت تطویل کلام درین مقام لازم
آید * بناء علیه بذکر چندی از کمال مذکوره اجمالاً که عمده ترین
آنهاست درین مقام اکتفا کرده شد تا حال دیگر کمالات بالاولی
ازان فهمیده شود * پس میگوئیم اما ثبوت وجاهت
اجتبائی مر غیر انبیاء را پس مستفاد ازین آیه میشود
في سورة ال عمران وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ * ترجمه *
چون گفتند فرشتگان که ای مریم بیشک الله پسند کرد ترا و پاک
نمود ترا و برگزید ترا بر زنان جهانیان * وقال الله تعالى في
سورة ايضاً فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا *
ترجمه * پس قبول کرد مریم را رب او بقبول نیک و رویانید

اورا بالیدگی نیک * و دریں که بر ثانیه ذکر توجه و محبت حضرت حق است بسوی مریم درس علم لست * كما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفاطمة إنّ الله اطّلع علی أهل الأرض فاختار أباك وبعلك * ترجمه فرمود رسول خدا فاطمه را که بیشک نظر کرد خدا از زمین پس بسم کرد پدرت و شوهرت را * ذکر شعب ان تقدیه البس ذکر محبوبیت رسست رب العالمین در این آیات و احادیث واقع شد قال الله تبارك و تعالی فی سورة المائدة یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه * ترجمه * ای کسانیکه ایمان آورده اید هر که برگشته شود از شما از دین خود پس قریب است که بیارد خدا قومی را دوست دارد خدا آن قوم را و دوست دارند آن قوم خدا را و مراد ازین قوم درین که بر حضرت صدیق اکبر و اتباع ایشان اند که مرتدین منا لم موو دفی المشكوة فی باب مناقب علی قال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم ائتنی بأحب خلقك إليك يأكل معي هذا الطير فجاء علي فأكل معه * ترجمه * فرمود نبی صلی الله وسلم خداوندا بیار نزد من دوست داشته شده ترین خلق بسوی تو که بخورد با من این طیر را پس آمد آنحضرت را علی رضی الله

مذہب پس خوردی بادی دقیمه في باب جامع المناقب قال النبي
صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالى امرني بحب اربعة و
اخبرني انه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم
يقول ذالك ثلثا وابوذر ومقداد وسلمان امرني بحبهم و
اخبرني انه يحبهم * ترجمه * فرمود نبی صلی الله علیه و سلم
بیشک الله تبارک و تعالی امرکرد مرا بدوستی چهار کس و خبر
داد مرا که او تعالی دوست میدارد آن چهار کس را گفتند صحابه
یارسول الله نام برایشان را برای ما فرمود علی یکی از انها
است می فرمود این سخن را سه بار و ابوذر و مقداد و سلمان
امر کرد مرا بدوستی ایشان و خبر داد مرا که او تعالی دوست
میدارد ایشان را * واما ذکر عزت * در ملائکه مقربین
وقد قال الله تعالى في سورة حم السجدة ان الذين قالوا ربنا
الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا و لا
تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن اولياءكم
في الحيوة الدنيا وفي الآخرة * ترجمه * بیشک کسانیکه
گفتند رب من خدا است پس استقامت کردند نازل می شوند
برایشان فرشتگان و گویند انکه مترسید و غم مخورید و خوش شوید
از ان جنت که وعده داده شده بودید ما دوستان شما ایم در

زندگانی دنیا و در آخرت فی المشکوة فی کتاب العلم قال النبی
صلی الله علیه وسلم إن الله وملائکته یصلون علی معلم الناس
الخیر * ترجمه * فرمود نبی صلی الله علیه وسلم بیشک خداو
فرشتگان خدا درود می فرستند بر کسانیکه تعلیم کنند مردمان را نیکی
فی المشکوة فی کتاب الدعوات قال النبی صلی الله علیه وسلم
لبعض الصحابة اذا رأیتم جالسین لذکر الله ان جبرئیل
اخبرنی ان الله یتباهی بکم الملائکة * ترجمه * فرمود نبی صلی
الله علیه وسلم برای بعضی صحابه هرگاه دیدید ایشان را نشسته اند
برای ذکر خدا بیشک جبرئیل خبر داد مرا که بیشک الله تعالی
فخر میکند برای شما نزد فرشتگان وفیه فی کتاب العلم قال
النبی صلی الله علیه وسلم من سلک طریقا یطلب فیه علما
سلک الله به طریقا من طرق الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها
رضی لطالب العلم وان العالم لیستغفر له من فی السموات و
من فی الارض والحیتان فی جوف الماء * ترجمه * فرمود
نبی صلی الله علیه وسلم بیشک هرکه میرود در راهی که
طلب میکند در آن راه علم خواهد برد الله تعالی او را براهی
از راههای جنت و می نهند برای او فرشتگان بالهای
خود را برای رضامندی طالب علم بیشک عالم استغفار

میکند برای او هرکه ثرا ستمها نهاست و هرکه در زمین و ماهیان اندر آب* في المشكوة فی كتاب الامارة والقضاء قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ * ترجمه * بیشک دوست ترمردمان نزد خدا در روز قیامت و نزدیک تر ایشان از روی محل امام عادل است* وفيه في كتاب الدعوات قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حِكَايَةً عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ عَبْدِيْ إِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُ * ترجمه * بیشک بنده من چون یاد میکند مرا در جماعتی یاد میکنم او را در جماعت بهتر ازان* وفيه في باب حب فی الله ومن الله قال النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ * ترجمه * بیشک الله تعالى چون دوست میدارد کدامی بنده را میخواند جبرئیل را پس می فرماید بیشک دوست میدارم فلانرا پس دوست بدار او را پس دوست میدارد او را جبرئیل پس ندا میدهد

در آسمان پس میگوید بیشک الله دوست میدارد فلان را
پس دوست بدارید او را پس دوست میدارند اهل آسمان
او را پس نهاده می شود محبت آن بنده در دلهای
زمینیان وفيه في باب جامع المناقب قال النبي صلى الله عليه
وسلم اهتزّ العرش لموت سعد ابن معاذ * ترجمه * فرمود نبی
صلی الله علیه وسلم جنبید عرش برای موت سعد ابن معاذ و قال
صلى الله عليه وسلم العالم يدعى عظيما في السماء * ترجمه * عالم
خوانده می شود بزرگ در آسمان * دانستنی است * یعنی وساطت
درمیان رب العالمین و عباد مقبولین در وصول فیض قسمی و انحصار
مقبولیت در محبت و اتباع ایشان قال الله تبارک و تعالی
في سورة النساء ومن يطع الله ورسوله فاولئك مع الذين انعم
الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
* ترجمه * فرمود خدای تبارک و تعالی هر که اطاعت خدا
و رسول خدا میکند پس ایشان همراه آن کسان باشند که انعام
کرد خدا بر ایشان از پیغمبران و صدیقان و شهیدان و صالحان
قال الله تعالى في سورة الطور والذين آمنوا واتبعتهم
ذريتهم * ترجمه * کسانیکه ایمان آوردند و اختیار کرد ذریات
ایشان اولاد ایشان وفي المشكوة في باب مناقب علي رضي الله

عنه قال النبي صلی الله علیه و سلم في حق علي لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق * ترجمه * فرمود رسول خدا صلعم در حق علي رضي الله عنه دوست نميدارد او را مگر مسلمان و دشمن نميدارد او را مگر منافق وفيه ايضا قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه * ترجمه * ای خدا دوست دار او را که دوست دارد علی را و دشمن دار او را که دشمنی دارد با و وفيه في باب مناقب اهل بيت قال عليه السلام مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجی و من تخلف عنها هلك * ترجمه * فرمود رسول علیه السلام مثل اهل بيت من در ميان شما مثل کشتی نوح است هر که سوار شد بر آن نجات یافت و هر که تخلف کرد از ان هلاک شد وفيه ايضا قال صلی الله علیه و سلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم بهما لن تضلوا بعدي كتاب الله و عترتي اهل بيتي * ترجمه * فرمود آنحضرت صلعم مقرر خواهم گذاشت در میان شما دو چیز تا وقتیکه تمسک خواهید کرد بر آن دو چیز هرگز گمراه نخواهید شد بعد من کتاب الله و عترت اهل بیت خود را * و اما ذکر ولایت اجمالا فقد قال الله تعالی في سورة يونس عليه السلام الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون * الذين امنوا

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ * لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ * ترجمه * فرمود خدای تعالی خبردار بدرستیکه دوستان خدا هیچ خوف نیست بر ایشان ونه ایشان غمگین خواهند شد آنکه ایمان آوردند وهستند که پرهیز میکنند برای ایشان خوشخبری است در زندگانی دنیا ودر آخرت وقال الله تعالی فی سورة الانفال اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ * ترجمه * فرمود خدا نیست سزاوار دوستی او کسی مگر پرهیزگاران * واما ذکر شعب آن تفصیلا پس باید دانست که (از انجمله) الهام است همین الهام که با نبیا الله ثابت است آنرا وحی میگویند واگر بغیر ایشان ثابت می شود او را تحدیث میگویند وگاهی در کتاب الله مطلق الهام را خواه بانبیاء الله ثابت است خواه باولیاء الله وحی می نامند واین مطلق الهام گاهی در صورت کلام از پرده غیب بکمن لاریب نازل میگردد کما قال الله تبارك تعالی فی سورة المائده وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ * ترجمه * فرمود خدای تبارک وتعالی یاد کن آنرا که وحی کردم من بسوی حواریین که ایمان آرید بمن وبه رسول من وقال الله تعالی فی سورة القصص وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى

آنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ * ترجمہ * فرمود خدای تعالی و حکم کردم من بسوی مادر موسی اینکه شیر بده او را پس اگر خوف کنی بر ان پس بینداز او را در دریا و خوف مکن و غم مخور بدرستیکه من باز ارنده ایم او را بسوی تو و گردانندہ ایم او را از رسولان وقال الله تعالی في سورة الكهف قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا * ترجمہ * گفتیم ما ای ذو القرنین یا آنست کہ عذاب میکنی یا آنکہ فرا گیری در باب این قوم نکوی * في المشكوة في باب مناقب عمر رضي الله عنه قال النبي صلي الله عليه وسلم قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ * ترجمہ * فرمود پیغمبر صلعم هر آئنہ تحقیق بودند در ان چه بود پیش شما از امتها محدثان یعنی الهام کرده می شدند بصورت کلام پس اگر باشد در امت من کسی پس بدرستیکه آن یک عمر خواهد شد * وگاهی همین الهام بواسطہ ملک می شود کما قال الله تعالی في سورة مريم وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

سَوِيًّا ه قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ٭ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ٭ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا

٥ ترجمہ ٭ و ذکر کن در کتاب قصہ مریم را و قتیکہ کنارہ گرفت از اہل خود در مکان شرقی پس فرا گرفت از سوی ایشان پردہ پس فرستادیم بسوی او جبرئیل را پس صورت گرفت جبرئیل برای او بصورت آدمی درست اندام گفت مریم بدرستیکہ من پناہ میگیرم بخدا از تو اگر متقی هستی گفت جبرئیل جز این نیست کہ من رسول رب تو ام تا ببخشم ترا پسری پاک گفت از کجا خواہد شد برای ما لدہ و دست نرسانیدہ مرا کسی مرد و نبودم من زنان کار گفت چنین است کہ تو می گوئی اما گفتہ رب تو این بر من آسان است و برای اینکہ نگردانیم او را آیت برای مردمان و رحمت از طرف خود و ہست بود این کاری مقرر شدہ فَالَ اللّٰهُ تعالیٰ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ٭ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي

وَاْرْكَعِيْ مَعَ الرّٰاكِعِيْنَ * ترجمہ * و یاد کن آنرا کہ گفتند فرشتگان ای مریم بدرستیکہ خدا برگزیدہ ساخت ترا و طہارت داد ترا و برگزید ترا بر تمامی زنان عالمیان * ای مریم فرمان بردار باش برای پروردگار خود و سجدہ کن و رکوع کن ہمراہ رکوع کنندگان وَقَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فی سُوْرَۃِ اٰیضًا وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ یَامَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ * ترجمہ * و یاد کن آنرا کہ گفتند فرشتگان ای مریم بدرستیکہ خدا مژدہ میدہد ترا بسخنی از نزد خود کہ نام او مسیح عیسی ابن مریم است معزز است در دنیا و آخرۃ و از نزدیکان بارگاہ اوست * وگاہی ہمین الہام باین طریق واقع می شود کہ خودبخود از دل صاحب الہام کلامی جوش میزند و انرا بر زبان میراند و فی الحقیقۃ آنکلام رحمانی است کہ بر زبان او جاری گشتہ نہ کلام نفسانی * این قسم الہام کہ بانبیاء اللہ می شود او را نفث فی الروع گویند فی المشکوۃ فی باب التوکل والصبر کما قال النبی علیہ السلام اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ * ترجمہ * جبرئیل دمید در دل من

جبرئیل دم کرد در دل من * واگر به سست اولیاء اسه می شود
او را نشق سکینہ می گوید چنانکه مینه ذکر فرموده اند
ما کنا نبعد ان السکینة تنطق علی لسان عمر و قلبه * ترجمه *
این حدیث در مشکوة در باب مناقب عمر ذکر کرده که سو دیم ما که
دور می داشتیم اینکه سکینه نشق میکرد بر زبان عمر و دل او * بسیار
از امثال این قسم ارجناب فاروق اعظم مرویست واز جملہ اقسام الہام
خواب است که کسی را از مقبولین خالی مقام در حالت
منام بر امری از امور غیبیه مطلع می فرمایند کما فی المشکوة
فی کتاب الرویا قال النبی علیه السلام لم یبق من النبوة
الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحة
مبشرات تراہا الرجل المسلم او تری له *
*ترجمه * فرمود انحضرت صلعم باقی نماند از آثار نبوت مگر
خوابهای بشارت دهنده گفتند صحابه چیست مبشرات فرمود
خوابهای نیک است مبشرات یعنی آن خواب را مرد مسلمان
یا دیده شود برای وی یعنی مسلمانی دیگر) و از جمله کمالات
ولایت تعلیم غیبی است قال الله تبارک و تعالی فی سورة
البقرة وقال لهم نبیهم ان الله قد بعث لکم طالوت ملکا قالوا
انی یکون له الملک علینا و نحن احق بالملک منه ولم یؤت سعة من المال

قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ * ترجمه * گفت مر ایشان را نبی ایشان بدرستیکه خدا تحقیق برانگیخت برای شما طالوت را پادشاه گفتند از کجا خواهد شد او را پادشاهت بر ما و ما یان مستحق زیاده ایم به پادشاهت از وی و داده نشده است فراخی از مال گفت پیغمبر بدرستیکه خدای برگزید او را بر شما و زیادتی داد او را وسعت در علم وجسم) و ظاهر است که طالوت نبی نبود وَقَالَ اللّٰهُ تعالی فِي سُورَةِ الْكَهْفِ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا * ترجمه * پس یافتند بنده را از بندگان ما که دادیم او را رحمت از نزدیک خود و تعلیم کردیم او را از نزد خود علمی * ومراد از عبد درین مقام حضرت خضر اند و ایشان بر اصح اقوال از جمله انبیا نیستند و (از کمالات مذکوره تفهیم غیبی است و معنی آن القاء برکت است در فکر و نظر * که قوت نظریه را کشان کشان بر راه راست آرد و بحق متشخص رساند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِي سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا

* ترجمه پس فهمانیدیم حق در آن حکم سلیمان را و هر یک
را دادیم استعداد فیصله و علم * و ظاهر است که حضرت
سلیمان در این زمان که هفت ساله بودند بر منصب نبوة فایز
شده بودند کما فی المشکوة فی بَابِ الْقِصَاصِ قَالَ عَلِيٌّ رض
وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي
الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰي رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ * ترجمه *
فرمود علی سوگند بآن خدا که شکافت دانه را و پیدا کرد
جان دار را نیست نزد ما سوای چیزیکه در قرآن
است مگر فهمی که داده شود مردی را در کتاب خدا *
وَفِيْهِ فِيْ بَابِ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ
وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ
قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَقَالَ عَلِيٌّ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ * ترجمه
روایت است از علی رض گفت که فرستاد مرا رسول
خدا صلعم سوی یمن قاضی کرده پس گفتم یا رسول
الله صلعم می فرستی مرا قاضی و حال آنکه من نو جوان ام
و نیست مرا علم فیصله خصومات پس فرمودند بتحقیق پروردگار
قریب است که هدایت کند دل ترا و برجا دارد زبان ترا

فرمود على پس شك نكردم در ريج قضائى بعد از ان في المشكوة في باب العمل في القضاء والخوف منه عن ثوريه الامة ستدانه ليس قاض يقضى بالحق الا كان عن يمينه ملك وعن شماله ملك يسدّدانه ويوفقانه للحق ما دام على الحق فاذا ترك الحق عرجا وتركاه * ترجمه * بدرستيكه شان اين است كه نيست قاضى كه فيصله كند بحق مگر انكه مى باشد در جانب راست وى فرشته ودر جانب چپ وى فرشته ديگر محافظت ميكنند اورا در رفتار وگفتار وتوفيق ميدهند او را براى حق تا وقتيكه مى باشد انكه برحق پس وقتيكه بگذارد حكم حق را بالا مى روند ومى گذارند او را آن دو فرشتگان * و از انجمله * حكمت است قال الله تبارك وتعالى في سورة لقمان ولقد اتينا لقمان الحكمة ان اشكر لله * ترجمه * بدرستيكه داديم لقمان را حكمت وگفتيم آنكه شكر كن خداى را وفي المشكوة في باب مناقب علي رض قال عليه السلام في حق علي انا دار الحكمة وعلى بابها * ترجمه * من خانه حكمت ام وعلى دروازه او وفيه في باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم دعى صلى الله عليه وسلم لابن عباس اللهم علمه الحكمة * ترجمه * دعا كرد نبى صلى الله عليه وسلم براى ابن عباس اى الله بياموز ان او را حكمت *

و ارحم قربی * مقامات ولایت عبودیت است قال الله تعالی فی سورة الکهف فوجدا عبدا من عبادنا اتیناه رحمة من عندنا * ترجمه * پس یافتند بنده را از بندگان ما که داده ایم او را رحمت از نزدیک خود و قال الله تعالی فی سورة الدهر ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجها کافورا عینا یشرب بها عباد الله یفجرونها تفجیرا * ترجمه * بدرستیکه نیکان باشامند از جام خمری که باشد آمیخته با ان کافور که چشمه ایست که می آشامند از ان اولیاء الله روان می کنند آنرا بطور نهرهرجا که خواهند * و مراد از عباد الله درین مقام حضرت مرتضی و حضرت زهرا و ائمه معصومین علیهم السلام اند و قال الله تعالی فی سورة الفرقان و عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا و اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما * والذین یبیتون لربهم سجدا و قیاما * والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها کان غراما انها ساءت مستقرا ومقاما والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما * والذین لا یدعون مع الله الها اخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما *

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ
وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا * وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ
إِلَى اللَّهِ مَتَابًا وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ
مَرُّوا كِرَامًا وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا
صُمًّا وَعُمْيَانًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا خَالِدِينَ فِيهَا
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا * ترجمه * و بندگان خدا آنند که مشی
می نمایند بر زمین آهسته و چون خطاب میکنند ایشان را
نادانان میگویند سلام و آنانند که شب گذارند برای رب
خود سجده کنندگان و ایستادگان و آنانند که می گویند ای
پروردگار بگردان از ما عذاب جهنم بدرستیکه عذاب آن است
و ایم بیشک جهنم بد آرامگاهی است و بد مقام و آنانند
که چون خرج کنند اسراف نمیکنند و تنگی هم روا نمی دارند و هست
در میان اسراف و تنگی گذران راست و آنانند که نمی خوانند
با خدا معبود دیگر را و نکشند آن نفس را که حرام کرده است
خدا مگر بحق و زنا نمیکنند و هر که بکند یکی را از این سبب

خواهد چشید عذاب را و دوچند کرده خواهد شد
برای او عذاب روز قیامت و جاوید ماند در آن
عذاب ذلیل بوده و خوار شده مگر کسیکه توبه کند و ایمان
آورد و نکوکار شایسته پس آن گروه بدل میکند خدا
بدیهای ایشان را به نکوئیها و هست خدا آمرزنده مهربان و هر که
توبه کند از گناه و کند کار ستوده پس بدرستیکه آن رجوع می شود
بسوی خدا رجوع شدنی نیک و آنانیکه گواهی نمی دهند باطل
و چون بگذرند بلغو یعنی کلام بد بگذرند بزرگواران و آنانکه چون
پند داده شوند به آیات خدای خود نیفتند ... ای متأمله کران
و کوران شده و آنانکه میگویند ای پروردگار ما ببخش ما
از زنان و فرزندان ما خنکی چشم و بگردان ما را برای
پرهیزکاران پیشوا آن گروه جزا داده می شوند درجه
جنت بسبب آنکه صبر کردند و خواهند یافت در آن
حرمت و حلاوه سلام جاوید باشند در آن بکو قرارگاه هست
و جای بودن (و از اعظم مقامات و لایت عصمت
است باید دانست که حقیقت عصمت حفظ الهی
حسبی است که جمیع اقوال و افعال و اخلاق و احوال
و اعتقادات و مقامات معصوم را از راه حق کشان کشان

میبرد و از انحراف حق مانع می شود * همین حفاظت
که با نبیاء الله متعلق میباشد آنرا عصمت می نامند * و اگر
بکاملی دیگر متعلق می باشد انرا حفظ میگویند پس عصمت
وحفظ فی الحقیقة یک چیز است اما بنابر تادب لفظ عصمت
را بر حفظیکه متعلق با ولیاء الله است اطلاق نمی نمایند بالجمله
مقصود ازین مقام انست که این حفاظت غیبی چنانکه بانبیاء الله
متعلق است همچنین به بعضی اکابر از اتباع ایشان هم متعلق
می باشد قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَتَبَارَكَ فِیْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنَّ
عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلاً *
* ترجمه * بدرستیکه بندگان مخلص من نیست ترا بر ایشان
حکومت و بس است پروردگار تو کارساز * پس معلوم شد که تعلق
حفاظت غیبیه ثمره کمال عبودیت است خواه در انبیاء الله
یافته شود خواه در اتباع ایشان وَقَالَ اللهُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی
الشَّیْطَانُ فِیْ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطَانُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللهُ آیَاتِهٖ *
* ترجمه * و نفرستادیم پیش از تو کدامی رسول و نه کسی
نبی مگر هرگاه خیال می بست می انداخت در خیال او شیطان
چیزی دیگر از طرف خود پس رد میکند خدا آنرا که اینچه است

بطلان و ثابت میدارد اسه آیات خود را و در قرأة ابن عباس این کریمه مسطور به این طریق مرویست وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ پس بر این تقدیر معنی عصمت که مفاد این کریمه است چنانکه برای انبیا ثابت شد همچنین محدثین هم ثابت گردید * هرچند قرأة ابن عباس از قراءت متواتره نیست واما قراءة غیر متواتره در اثبات حکم بمنزلهٔ خبر مشهور است * پس امتیاز متواتر از غیر متواتر در تلاوت است نه در اثبات حکم قال النبي صلعم في المشكوة في باب مناقب العشرة المبشرة لعلي اللهم أدر الحق معه حيث دار * ترجمه * فرمود رسول خدا صلعم در حق علي اي الهي و ایر کن حق را همراه علی هر کجا که دور کند وقال النبي صلعم القرآن مع علي وعلي مع القرآن * ترجمه * قرآن با علي وعلي با قرآن است وقال النبي صلعم إني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي أهل بيتي ولن يتفرقا حتى تردا علي الحوض * ترجمه * فرمود بیشک من خواهم گذاشت درمیان شما دو چیز کتاب اللہ وعترت خود یعنی اهل بیت و هرگز جدا نخواهد شد حتی که وارد شوند بر حوض وقال النبي عليه

السلام الحق ينطق على لسان عمر و قلبه * ترجمه * حق ناطق است بر زبان و دل عمر و قال النبي صلى الله عليه وسلم نعم المرء صهيب لو لم يخف الله لم يعصه * ترجمه * نيک مرد است صهيب اگر نمي ترسيد خدا را انگاه نمي داشت او را او از جمله مقامات) و لايت زهد است في المشكوة في باب مناقب العشرة المبشرة قال النبي صلى الله عليه وسلم ان تؤمروا ابا بكر تجدوه امينا زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة * ترجمه * اگر امير ميسازيد ابو بكر را بيابيد او را امانت دار در حقوق دين رغبت نكنده در دنيا راغب در كار آخرت و قال النبي صلى الله عليه وسلم من احب ان ينظر عيسى بن مريم في زهده فلينظر الى ابي الدرداء * ترجمه * هر كه دوست دارد كه بيند زهد عيسى پسر مريم را بايد كه نظر كند طرف ابي الدرداء * و از انجمله تفريد است * قال النبي عليه السلام سيروا سبق المفردون قالوا و ما المفردون يا رسول الله قال الذين وضع الله كرعنهم اثقالهم * ترجمه * سير كنيد و بيابيد كه سبقت كردند مفردان صحابه عرض كردند كه مفردان كدام اند يا رسول الله فرمود انكه فرود آورد باز خدا از انها بارگنا ان

اما ۹ و از جمله توکل است فی المشکوة فی باب التوکل و
الصبر قال النبی صلی الله علیه وسلم یدخل من امتی الجنة
سبعون الفا بغیر حساب الذین لا یسترقون و لا یتطیرون
وعلی ربهم یتوکلون * ترجمه * داخل خواهند شد از امت
من در جنت هفتاد هزار بلا حساب آنانکه افسون نمی کنند
و شگون نمی گیرند و بر پروردگار خود توکل میسازند (و از جمله
محبوبیت است قال النبی صلی الله علیه وسلم عن ربه تبارك
وتعالی لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی
احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره
الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها
ولئن سألنی لاعطینه ولئن استعاذنی لاعیذنه الخ
* و از جمله نسبت اطلاق است *
فی التیسیر الوصول فی باب فضائل الصحابة ومما فیهم
قال النبی صلی الله علیه وسلم لجعفر بن ابی طالب
اشبهت خلقی وخلقی * ترجمه * فرمود نبی صلعم جعفر بن ابی
طالب را مشابه شدی در صورت من و سیرت من و اخبر
النبی صلی الله علیه وسلم عن المهدی علیه السلام انه
یشبهنی خلقی ولا یشبهه فی خلقی * ترجمه * و خبرداد نبی صلی

الله علیه و سلم از مهدی علیه السلام بیشک آن مشابه خواهد شد در سیرت من و مشابه نخواهد شد در صورت من * و از جمله کمالات مذکوره در این مقام بعثت است قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ وَلَقَدْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا * ترجمه * و هر آینه فرا گرفته خدای پیمان نبی اسرائیل را و برانگیختیم از ایشان دوازده سردار * و ظاهر است که این دوازده بزرگ از انبیا نبودند کما قال الله تعالی فی سورة یس اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْا اِنَّا اِلَيْكُمْ مُرْسَلُوْنَ قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّا اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ * ترجمه * چون فرستادیم بسوی ایشان دو کس پیغمبر پس تکذیب کردند آن هردو را پس قوت دادیم بفرستاده سیوم پس گفتند بدرستیکه بسوی شما فرستاده شده‌ایم گفتند مردم آن دیه شما نیستید مگر آدمی مثل ما و نه نازل کرده است خدای هیچ چیزی نیستید شما مگر کاذب گفتند خدای ما میداند بدرستی که بسوی شما البته فرستاده‌ایم و نیست بر ما مگر رسانیدن

پیغام آشکارا * و ظاهر است که این بزرگوار ازحوارئین
حضرت عیسی علیه الصلوة والسلام نبوده اما قال الله تعالی
فی سورة البقرة وقال لهم نبیهم ان الله قد بعث لکم
طالوت ملکا * ترجمه * وگفت مرایشان را پیغمبر ایشان
بدرستیکه خدای تحقیق برانگیخت برای شما طالوت را پادشاه
وقال الله تعالی فی سورة الم السجدة وجعلنا منهم ائمة
یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون * ترجمه *
وگردانیدیم از ایشان پیشوایان که راه نمودند بحکم ما
آن هنگام که صبر کردند و بودند بآیتهای ما یقین میداشتند
وفی المشکوة فی کتاب العلم قال النبی علیه السلام ان الله
یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها
* ترجمه * بدرستیکه خدای خواهد برانگیخت برای این امت
بر سر هر صد سال کسیکه تجدید کند برای این امت دین او را *
و ازینجاست کمالات مذکوره هدایت است * وفیه فی باب
مناقب العشرة قال النبی علیه السلام ان تؤمروا علیا ولا
اراکم فاعلین تجدوه هادیا مهدیا یاخذ بکم الصراط
المستقیم * ترجمه * اگر امیر میسازید علی را ونمی بینم شما را
کننده آنرا یابید او را راه راست نماینده و راست یافته

می گیرد دمی بر دشمار اراه راست * اما * اقسام هدایت
پس (از انجمله) نزول برکت است * قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي الشَّامِ إِنَّ فِيهَا أَبْدَالًا بِهِمْ يُمْطَرُ أَهْلُ الْأَرْضِ وَبِهِمْ
يُرْزَقُونَ وَبِهِمْ يُنْصَرُونَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ * ترجمه * گفت نبی
علیه السلام در حق شام بدرستیکه در ان ابدال
هستند به برکت ایشان باران داده می شوند اهل
زمین و به برکت ایشان روزی داده می شوند و به برکت ایشان
نصرت داده می شوند از دشمنان خودها * واما عقد هاست ۲ *
قَالَ اللهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا
قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا * ترجمه * بالا گذشت
وَقَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَحْقَافِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ
أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي
إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ * ترجمه * تا وقتیکه برسد
بکمال قوت خود و رسید به چهل سالگی گفت ای پروردگار
در دل من انداز تا شکر گویم آن نعمت ترا که انعام کرده بر من
و بر پدر و مادر من و اینکه بکنم کرده خوشنود شوی از ان و بصلاح
از برای من در فرزندان من بدرستیکه من رجوع شدم بسوی تو

وتحقیق کردن از مسلمان ام * فی المشکوة فی باب مناقب العشرة المبشرة قال النبی علیه السلام ارحم امتی بامتی ابو بکر * ترجمه * رحم برین امت من از امت من ابو بکر است یعنی بسیار شفقت واقرده دارد درست ایشان و احسان و نفع رسانیدن مردم و اصلاح حال ایشان (والمامور صحبت م) وقال الله تعالی فی سورة التوبة یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین * ترجمه * ای کسانیکه ایمان آوردید بترسید از الله و باشید همراه راستکاران * فی المشکوة فی کتاب الدعوات قال النبی علیه السلام فی الذین یجلسون لذکر الله * هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم * ترجمه * فرمود نبی علیه السلام در حق کسانیکه می نشستند برای ذکر خدا * ایشان قومی هستند که بدبخت نمی شود همنشین ایشان * وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان خیار عباد الله الذین اذا رؤوا ذکر الله * ترجمه * ... فی المشکوة فی باب الحب فی الله ومن الله قال صلعم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واما ان تجد ریحا طیبة ونافخ الکیر ان یحرق

ذُبَابِكَ وَاَمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً * ترجمہ * حال ہمنشین
نیک و بد مثال حال بروارندہ مشک است ودم کندہ دمہ
آہنگری پس برداردہ مشک یا انکہ میدہد ترا از ان مشک
ومی بخشد بی عوض ویا انکہ میخری مشک را از وی ویا انکہ
می یابی از ان مشک بوی خوش ودم کندہ دمہ آہنگری
یا انکہ می سوزد جامہا ترا یا انکہ می یابی از وی بوی بد * وَقَالَ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ لَمَجْلِسٌ مِنْ عُمُرٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ * ترجمہ * البتہ
نشستن یکبار نزد عمر بہتر است از عبادۃ یک سال * واما
خرق عادت ** پس احتیاج بہ بیان ندارد زیرا کہ ظہور
خوارق از اولیای راہ حق کہ از اتباع انبیا اند وجہی مشہور
و متواتر است کہ حاجت بہ بیان نیست * واما اظہار دعوت **
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
* ترجمہ * ہستید شما بہترین امت کہ بیرون کردہ شدہ است
برای مردمان امر میکنید موافق دستور و باز میدارید از منکر
یعنی امر نامشروع ومی گروید بر خدای * قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ اَيْضًا
وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ * ترجمہ * وہر اینہ باید کہ باشد از شما گروہی

کہ شخوانند مردمان را بسوی خیر وامر کنند بامعروف وباز دارند از منکر* قَالَ النبی صلعم اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرِ * ترجمہ * بالاگذشت * وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَی اِلَی الْهُدٰی کَانَ لَهُ اَجْرُهُ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ عَلَیْهِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا *ترجمہ * ہر شخصیکہ دعوت کند بطرف راه راست پس مر او را اجرت او واجرت کسیکہ عمل کرد بران بدون اینکہ نقصان شود از اجرهای این کس چیزی فی الْمِشْکٰوةِ فی کِتَابِ الْعِلْمِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ * ترجمہ * جز این نیست کہ علما وارث انبیا علیہم السلام اند) واز جملہ کمالات مذکوره سیاست ایمانی است قال الله تعالی فی سورة المائدة اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِیْهَا هُدًی وَنُوْرٌ یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ * ترجمہ * بدرستیکہ ما نازل کردیم توریت را در ان ہدایت است ونور حکم میکردند موافق توریت پیغمبران انکہ فرمان بردار بودند حکم خدا برابر ای انہا کہ یہودی شدند وحکم کرده اند مانان صوفیان وفقیہان وَفِی الْمِشْکٰوةِ فی بَابِ تَغَیُّرِ النَّاسِ قَالَ النبی صلی الله علیہ

وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون ثم يرفعه الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون ثم يرفعه الله تعالى ثم يكون ملكا عضوضا فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعه الله ثم يكون ملكا جبرية فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعه الله تعالى ثم يكون خلافة على منهاج نبوة ثم سكت

* ترجمہ * فرمود نبی صلی الله علیه و سلم خواهد ماند در میان شما نبوت مادامی که خدا خواهد بودن آن را پستر خواهد برداشت خدای تعالی نبوت را پس خواهد ماند خلافت بر طریقہ نبوت مادامیکہ خدا خواهد بودن آن را پس خواهد برداشت او را خدای برتر پس تر می باشد امارت و حکومت بادشاه گزنده پس خواهد ماند تا زمانیکه خواهد خدا تعالی که بماند پستر خواهد برداشت او را خدا برتر پس تر خواهد شد بادشاه ظالم پس خواهد ماند تا وقتیکه خدا خواهد که بماند پس تر خواهد برداشت او را خدا پس خواهد شد خلافت بر روش نبوة پس خاموش گشت آنحضرت * و از جمله مناصب سیاست ایزدی فراست است * قال النبي صلى الله عليه وسلم اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله تعالى

* ترجمہ * بتر سید از فراست مومن بدرستیکہ او می بیند از نور خدای برتر * و از انجمله امارت است في المشكوة في باب

مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي
إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ
* ترجمه * گفت آنحضرت در حق اسامه ابن زید اگر هستید
شما که طعن میکنید در امارت وی پس تحقیق بودید شما که طعن
میکردید در امارت پدر وی پیش از این و سوگند که تحقیق
بود پدر وی سزاوار امارت را * و ازان جمله عدالت است *
وَفِيهِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْضَى عَلِيٌّ الخ * ترجمه * بهتر فیصله کننده از ایشان
علی است * و از انجمله حفاظت است و امراد و شعر است
انتظام است که صاحب این خدمت را عسس میگویند * و سد
مفاسد دین و ملت که صاحب این خدمت را محتسب می گویند
اما اول * فَفِيهِ فِي كِتَابِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ فَقَدْ رُوِيَ كَانَ
قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صلعم بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ
الْأَمِيرِ * ترجمه * پس تحقیق روایت کرده شد که بود
قیس ابن سعد نسبت بان حضرت صلعم بجای صاحب شرطه
از طرف امیر و صاحب الشرط عسس را میگویند و اما ثانی
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا

ابن ام عبد * ترجمه راضی شدم برای امت آنچه راضی شد ابن ام عبد * مراد از ابن ام عبد عبد الله بن مسعود است * و امانت که آن را امانت نیز گویند فی المشکوة فی باب مناقب العشرة المبشرة قال النبی صلی الله علیه وسلم لکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح * ترجمه فرمود نبی صلی الله علیه وسلم برای هر امت آمین است وامین این امت ابو عبیده ابن الجراح است * آنچه درین تنبیه مذکور گردید از اتمام این بیان واضح شد که کمالات مذکوره چنانکه در انبیاء الله یافته می شود هم چنین اتباع ایشان را هم از آن نصیبی میسر است هرچند همه کمالات مذکورة الصدر درین مقام بالاستیعاب مذکور نگردیده و آنچه مذکور گردیده تمامی شواهد آن از کتاب و سنت مذکور نشده * بلکه از کمالات مذکورة الصدر آنچه عمده ترین آنها بود درین مقام مذکور گردید * و برذکر شواهد و دلائل قلیله از کتاب و سنت اکتفا کرده شد تا نمونه باشد برای منفعت طالب حق * و هر که ذهن ثاقب و فکر صائب داشته باشد کمالات غیر مذکوره را بر کمالات مذکوره قیاس تواند کرد * و از همین شواهد قلیله بدلائل کثیره پی تواند برد * والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

تنبیہ ثانی در تحقیق معنی مشابہت اولیا با انبیا در کمالات مذکورہ
باید دانست کہ ہر چند مراتب عالیہ از کمالات مذکورہ مخصوص
است بذوات انبیا علیہم السلام * اما اصل ہر کمال و تخم
این کمال در دل ہر مومن صحیح الاعتقاد و مسلم قوی الانقیاد
یافتہ می شود * مثلا ہر مومن صادق را یک نوع دعا بحضور
حضرت رب العالمین و در مجامع ملائکہ مقربین ثابت است
کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ المومن الذین یحملون العرش
ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم ویومنون بہ ویستغفرون
للذین آمنوا * ترجمہ * آنانکہ برمیدارند عرش را و آنانکہ
گرد اگرد او یند تسبیح می کنند بستایش پروردگار خود و ایمان
آوردند بوی او و آمرزش می خواہند از وبرای آنانکہ ایمان آوردہ اند *
و ہمچنین نوعی از ولایت مومن مخلص را ثابت است *
قال اللہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولاہم
یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون * چنانکہ ثبوت نوعی
از اصل ولایت برای ہر مومن ازین کریمہ مستفاد گردید
ہمچنین ثبوت نوعی از شعب و فروع آنہم برای ہر مومن از
آیات و احادیث مستفاد می شود * مثلا از الحجیہ الہام است کہ
ملک الہام ہمراہ ہر مومن ملازم است و آن مومن را اکثر

اقوال تابع الہامات اوست و ہمچنین تعلیم و تفہیم در منام بطریق رویا ہرمومن را حاصل * و قدری از توکل کہ باعث بر ترک اسباب شرکیہ و محرمہ شرعیہ باشد از لوازم اصل ایمان است * کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ * ترجمہ * و برخدا باید کہ توکل نمایند گرویدگان * و ہمچنین قدری از زہد کہ باعث آن بر ترک محرمات شرعیہ باشد از ارکان اسلام است و ہمچنین بوجہی حفاظت غیبی بواسطہ ملک ملہم خیر یا بواسطہ وعظ و تذکیر داعیان راہ حق بسوی ہرمومن متحقق است * و ہمچنین مرتبہ از بعثت و ہدایت کہ ادنای آن عرضیت امر بالمعروف و نہی عن المنکر است ہرمومن را حاصل و ہمچنین شرکت در ریاست ایمانی و در بعضی اوقات مثل شرکت در اقامت جہاد در صورت نفیر عام یا غلبہ کفار بر ذمہ ہرمسلم واجب پس فی الحقیقۃ اصل اینہمہ کمالات از لوازم اصل ایمان است و کمال آن از لوازم کمال * آن قدر کہ ایمان کامل تر ظہور آثار این کمالات قویتر * پس گویا کہ ہرکمال را ازین کمالات یک سلسلہ است * کہ ابتدای آن از نفس ایمان حادث می شود و باعتبار تفاوت مراتب ایمان در مراتب آن کمال ہم

ما دت می گردد تا آنکه بمرتبه نبوت منتهی میشود که هر کمال انبیا کمال خود میرسد * پس لابد اگر در سلسله مراتب هر کمال اضعف مراتب آن گرفته که نصیب عوام مومنین است تا اقوی آن که نصیب انبیا است تامل نمایند آنرا واضح خواهد گردید که از جمیع مراتب مذکوره مرتبه ایست که متصل مرتبه کمال انبیا واقع گردیده که اضعف است از مرتبه کمال انبیاء و اقوی است از سایر مراتب دیگر * پس هر گز مرتبه مراتب کمال انبیا را در سلسله مراتب آن کمال شمار نمی کنیم بنا بر آنکه انبیاء احد نوعی دیگر اند و سایر بشر نوعی دیگر * پس همین مرتبه کمال را که متصل مرتبه کمال ایشان واقع است منتهای سلسله مراتب کمال مذکور شمار یم و اگر مرتبه کمال انبیا را هم در همین سلسله وارد کنیم پس کمال ایشان را در درجه اول بنهیم و این مرتبه را در درجه ثانیه * و نیز باید دانست که تفاوتیکه در میان مراتب هر کمال قوة و ضعفا واقع است انرا بمنزله اختلاف اشیای منسلکه در سلک واحد باید دید تفصیلش آنکه اختلاف در میان شیئین بدو وجه واقع میشود * اول آنکه هریک از آن هر دو شئی بنسبت دیگری در ذات و آثار و احکام امتیازی ظاهر داشته باشد * مثل اختلاف در میان

چوب و سنگ و انسان و حیوان و اسپ و گاو و شیر و بز و امثال ذالک * و دیگر آنکه * هر یکی به نسبت دیگری امتیاز کلی نداشته باشد و بالذات در میان انها اختلاف نباشد بلکه هر دو در یک سلک منسلک باشند و در یک جنس متحد و اختلاف فقط باعتبار کمال و نقصان باشد و بس * مثل اختلاف مراتب حرارت که حرارت قویه وضعیفه هر دو از قسم حرارت اند و متحد الجنس اگرچه باعتبار شدت و ضعف تفاوت میدارند * و هم چنین اختلاف در مراتب برودت و مراتب نور و ظلمت و اختلاف مراتب الوان در ضعف و قوة و اختلاف مراتب شیرینی و نمکینی و تلخی و شوری و امثال ذلک * پس از لوازم اختلاف اول انست که اشتباه را در ان گنجایش نیست * مثلا در میان چوب و سنگ هیچگونه اشتباهی نیست و در میان اسپ و خر اصلا التباسی نه * بخلاف اختلاف ثانی که هرچند در بعضی مقامات درین قسم هم اشتباه را گنجایش نمی باشد اما در بعضی مقامات التباس شدید بحدی راه می یابد که امتیاز آن بدقت نظر هم متعذر می گردد * مثلا اگرچه در میان حلاوت قند سیاه و قند سفید اصلا اشتباه نیست تا مادر میان حلاوت شکر سپید نفیس مصفا و حلاوت قند سفید

بدیق التناص واقع است خصوصا وقتیکه پاره رجی امتداد برنخ
باریک مصفار ادران بخته باشد که امتیاز آن را مدقت
نظر دریافت نتوان کرد * واصل درین مقام آنست که چون
ملاحظه مراتب مختلفه یک چیز را ملاحظه نمایم * پس اگر اولی
او را باطلای او قیاس کنیم البته امتیاز در مابینهما ظاهر و باهر
میباشد * واگر یکمر تبه را ازان بمرتبه دیگر که متصل آن واقع است
قیاس نمایم لابد ادراک امتیاز فیما بینهما متعسر بل متعذر
میگردد واین معنی ظاهر است بر اهل وجدان سلیم * پس باید
دانست که اختلاف مراتب کمالات مذکوره از قبیل اختلاف
ثانی است نه از جنس اختلاف اول * چه اختلاف مراتب
محبوبیت محبوبین و مراتب توکل متوکلین و مراتب
سخاوت اهل سخاوت و مراتب شفقت مشفقین
و مراتب برکت متبرکین و مراتب فراست متفرسین
از جنس اختلاف مراتب اقسام بو و رنگ است نه از قبیل
اختلاف چوب و سنگ * پس اگر توکل ادنای مومن را
با توکل انبیاء الله مقایسه کنند البته هیچگونه مماثلتی در میان
این هردو توکل مدرک نخواهد گردید * واگر توکل زید را با
توکل عمر که در معنی توکل قریب بهم باشند مقایسه کنند پس

اگرچه یکی را قوتی به نسبت دیگری در نفس الامر متحقق باشد اما در ظاهر نظر امتیازی دریافت نخواهد گردید * پس واضح گشت که مرتبه هر کمال که در انبیاء الله ثابت است اگر آنرا با مرتبه همان کمال که در اولیای مومنین واقع باشد مقایسه کنند البته هیچ اشتباهی و التباسی در میان این هر دو مرتبه نخواهند یافت فاما اگر مرتبه ایشان را با همان مرتبه مقایسه کنند که متصل مرتبه ایشان واقع است بوجهی معنی مماثلت ظاهر خواهد گردید که بجز علام الغیوب بحقیقت امتیازیکه در نفس الامر فیما بینهما متحقق است کسی دیگر نخواهد رسید و همین را مماثلت و مشابهت می گوییم پس کسیکه بمرتبه تاپه از مراتب کمال مذکور متصف باشد همون است مشابه بانبیاء در آن کمال قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ * ترجمه * علماء امت ما چون انبیاء بنی اسرائیل اند فی التیسیر فی باب فضائل الصحابة قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ * ترجمه بالا گذشت * قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ يُشْبِهُ خَلْقِيْ وَلَا يُشْبِهُ خُلُقِيْ * ترجمه بالا گذشت * فِي الْمِشْكٰوةِ

في باب مناقب علي رضي الله عنه قال النبي صلعم لعلي
أنت أخي في الدنيا والآخرة * ترجمه * فرمود نبي صا
علي را كه تو برادر من هستي در دنيا و آخرت
وقال من أحب أن ينظر إلى عيسى بن مريم في زهده فلينظر
إلى أبي الدرداء * ترجمه بالا مذكور گرديد * في المشكوة
في باب جامع المناقب قال حذيفة بن اليمان إن أشبه الناس
دلاً وسمتاً وهدياً برسول الله صلى الله عليه وسلم
لابن أم عبد * ترجمه * گفت حذيفه بدرستيكه مشابه ترين
مردم از روي دل يعني سيرت و از روي سمت يعني طريقه
و از روي هدي يعني خصلت و هيئت برسول الله صلى الله عليه
وسلم ابن أم عبد است (و چون معنى مشابهت واضح گرديد پس
مي گوييم كه امامت در هر كمال عبارت است از حصول
مشابهت تام بانبياء عليهم السلام در آن كمال * مثلاً علم باحكام شرعيه
بدو طريق حاصل ميشود تقليد و تحقيق و علم انبيا از جنس
تقليدي اصلا نيست بلكه آنچه ايشانرا ازين علم بدست آمده
بطريق تحقيق حاصل شد * و تحقيق را دو طريق است اجتهاد
بشرطيكه معقول ذوي العقول باشد و الهام بشرطيكه از
مخالجات نفساني محفوظ باشد پس مشابه بانبياء در علم احكام

یا مجتهدین مقبولین باشند یا ملهمین محفوظین * و از بسکه اشیا و احکام بسوی کشف و الهام در او ائل امت معروف نبود * پس مشابه بانبیا درین فن مجتهدین مقبولین اند پس ایشانرا از ائمه فن باید شمرد مثل ائمه اربعه * هرچند مجتهدین بسیار ازبسیار گذشته اند فاما مقبول در میان جمهور امت همین چند اشخاص اند * پس گویا که مشابهت تامه درین فن نصیب ایشان گردیده * بناء علیه در میان جماهیر اهل اسلام از خواص و عوام بلقب امام معروف گردیدند و بقوت اجتهاد موصوف * و در عقاید نیز تقلید را در علم انبیا هیچ هم انجاتی نیست * پس طریق ایشان در فن باستدلال است یا الهام * و طریقه استدلال ظاهر است و طریقه الهام مخفی پس مستدلین را مشابهت ظاهره درین فن با ایشان ثابت است * بناء علیه مستدلین استدلالات قویه را از متکلمین بلفظ امام تعبیر می نمایند مثل غزالی و رازی * و هم چنین اقامت سیاست ایمانی بدو طریق میشود یا بطریق تبعیت مثل اعوان خلفا و نائبان ایشان یا بطریق متبوعیت مثل خود خلفاء * و سیاست انبیائی شک بطریق ثانی است نه بطریق اول * پس همین خود خلیفه مشابه به نبی است در باب سیاست ایمانی لهذا

او را امام میگویند * و همچنین ادای نماز مثلا در طریق متلو و میشود بطریق انفراد یا بطریق اجتماع * و بر تقدیر اجتماع شخص یا تابع خواهد شد یا متبوع * و طریق انبیا همین است که ادای نماز باجتماع می کنند نه بانفراد و متبوع می شوند نه تابع * پس متبوع جماعت مصلیان مشابه نبی است در ادای صلوة پس همون است امام صلوة * بالجمله هرکه در کمالات مذکوره مشابهت تامه بانبیا الله داشته باشد همون است امام آن کمال تا در میان مردم باین لقب معروف باشد خواه نه * پس لابد کسی از اکابر است امام المحبوبین باشد و کسی امام العاشقین فی الهیاکله المصغرین و کسی امام السادات و کسی امام الخاصین و کسی امام المتوکلین و کسی امام الاسخیا و کسی امام المجاهدین و کسی امام الرحماء و کسی امام المبارکین و کسی امام الزاهدین و کسی امام الفاضلین و کسی امام الحکماء و کسی امام الوسائط و کسی امام المعدلین و کسی امام المستقرین و کسی امام الامراء و کسی امام القضاة و کسی امام المحققین الی غیر ذالک * دیگر باید دانست که بعضی کاملین را در یک کمال مشابهت بانبیا الله حاصل می شود و بعضی را در دو کمال و بعضی را در ۳

کمال وہم چنین بعضی را در ہمہ کمالات مذکوره * پس امامت ہم بر مراتب مختلفہ باشد کہ بعضی مراتب امامت اکمل است از بعضی مراتب دیگر این است بیان حقیقت مطلق امامت پس کسیکه در ہمہ کمالات مذکوره بانبیا الله مشابہت داشتہ باشد امامت او اکمل باشد از امامت سائر کاملین * پس لابد در میان این امام اکمل و در میان انبیاء الله امتیازی ظاہر نخواہد شد الا بہ نفس مرتبہ نبوة * پس در حق مثل این شخص توان گفت کہ اگر بعد خاتم الانبیا کسی بمرتبہ نبوه فائز می شد ہر اینہ ہمین اکمل الکاملین فائز میگردید چنانکہ در حدیث شریف وارد شده فی المشکوة فی باب مناقب عمر رضي الله عنه لو كان بعدي نبياً لكان عمر * ونیز در حق این جلیل القدر توان گفت کہ در میان او و در میان نبی ہیچ فرقی نیست الا بمنصب نبوت چنانچہ در حق حضرت علی رض فرموده اند وفيه في باب مناقب علي رضي الله عنه انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي * ترجمہ تو نسبت بمن بجای ہارونی نسبت بموسی خبردار بیشک نیست نبی بعد من (این است بیان حقیقت مطلق امامت و اما اقسام او پس اینکہ در فصل ثانی مذکور میشود انشا الله تعالی

* فصل ثانی در ذکر اقسام امامت *

و این مشتمل بر یک مقدمه و دو قسم و یک خاتمه است

* مقدمه * در بیان امامت حقیقیه و امامت حکمیه و آن مشتمل بر دو تنبیه است * تنبیه اول باید دانست که اکثر احکام شرعیه را حقیقتی میباشد و ظاهری اما حقیقتش * پس همان حکمتی است که باعث این حکم گردیده * و اما ظاهرش پس صورتی است که بر آن حکمت مشتمل شود * تفصیلش آنکه اصل مقصود از شرائع تهذیب نفوس بنی آدم است در اعتقادات و اخلاق و عبادات و عادات و معاملات * پس آنچه بالذات باعث تهذیب نفس انسانی است همان چیز در شرائع مقصود لذاته است * لکن بسا می باشد که اصل مقصود حکمتی میباشد بغایت نازک و باریک که از آن اکثر افراد انسان بآن نمی توانند رسید و اگر احیانا رسند آن حکمتی لطیف با اموری دیگر که از جنس آن نیست بر اذهان ایشان ملتبس می گردد و تمیز مقصود از غیر مقصود از ایشان متعذر می شود بناء علیه بعضی امور ظاهره را بجای آن سر مخفی می نهند و صورت را حکم معنی میدهند و بر همین ظاهر اجرای حکم میفرمایند و همین ظل را قائم مقام اصل می نهند * مثلا در باب ایمان ایجاب

مقصود تصدیق قلبی است که باعث توجه الی الله است و نصیب مذکر جلال او و تولد حکمت است و جالب خشیت و بیخ معرفت عظمت الوهیت است و تخم شجره عبودیت و هر کا هیکه این امر مخفی است ادراک کمی بحالات قلبیه دیگری نمی تواند رسید و نیز آرزوی حصول اینحالت دیگر است و نفس حصول اینحال دیگر * و بسا است که احدهما بدیگری ملتبس میگردد حالانکه منافع مذکوره بنفس تصدیق تعلق میدارند بارزوی حصول تصدیق چنانکه آثار شجاعت تعلق بنفس شجاعت میدارد نه بارزوی حصول شجاعت * بناء علیه امری از امور ظاهره که عبارت از اقرار لسانی است قائم مقام همان شی خفی که عبارت از تصدیق قلبی است فرمودند و همین اقرار را مدار احکام شرعیه نمودند و احکام اسلام بر همون شخص جاری نمودند که اقرار لسانی از وصادر گردید و همچنین قیاس باید کرد حضور قلب و احکام ظاهره را در باب صلوة * و حصول معنی سخاوت و آدای قدر معین مال را در باب زکوة * و حصول ملکه صبر و ترک اکل و شرب و جماع را در باب صوم * و جوش عشق و محبت و طواف و سعی را در باب حج * و جوش زدن غیرت ایمانی و حمیت اسلامی و میل نهب و کارزار را در باب جهاد *

ور ضای جانبین و ایجاب و قبول را در باب نکاح و ذبیح و سائر
عقود و حدود ل منی مشتمت منر را در باب احکام منر
وعلی ہذا القیاس * بالجملہ تمام شریعت را مشابہ یکشخص مجسم
باید فہمید کہ او را ظاہریست و آن جسم مرکب است از لحم
و شحم وعظم و اخلاط و ارکان * وحقیقتی است و آن روح لطیف
است از عالم امر کہ منبع قوای لطیفہ است درین جسم مثل
قوۂ باصرہ وسامعہ و ذائقہ و شامہ و نامیہ و خیالیہ و وہمیہ و فکریہ
و امثال ذلک * وچون این نکتہ واضح گردید پس نکتہ باریکتر
باید فہمید کہ ہر چند در باب تہذیب نفس انسان مقصود
از انسان حقیقت شریعت کہ در دار الجزاء ہمان امور مخفیہ
ظاہر خواہد گردید و بقدر ہمان امور خفیہ بمدارج تعذیب
وتنعیم خواہد رسید * قال اللہ تبارک تعالی فی سورۃ الطارق یوم
تُبلَی السَّرائِرُ فمالَہُ مِن قُوَّۃٍ وَلا ناصِر * ترجمہ * روزیکہ اشکارا
شود راز ہا پس نیست آدمی را ہیچ توانائی و نہ یاری دہندہ *
ولکن مدار احکام شرعیہ دنیویہ بر ہمان ظاہر است وبس * پس
در صورتیکہ حقیقت مفقود باشد و ظاہر موجود ہر چند ان امر
نزد اللہ محض بی اعتبار است اما مردم را در باب اجرای
احکام با صاحب صورت ظاہرہ ہمان معاملہ باید کرد کہ با صاحب

حقیقت کردنی است * مثلاً مقر منافق اگرچه عند الله از زمرهٔ اہل
نار است و اقبح انواع کفار را مامسلمین را با او ہمان معامله باید
کرد که با مومن حقیقی * پس گویا که آن منافق مومن حکمی است
و آن مصدق مومن حقیقی * یعنی منافع و فوائد که مومن را از
ایمان خود در دار الجزاء متوقع است آن ہمه مصدق را بدست
خواہد آمد نه منافق را * آری در اجرای احکام منافق ہم حکم مومن دارد
لہذا او را مومن حکمی باید گفت * ہمچنین کسیکه با زنی عقد
نکاح بجبر و اکراه کرده کرد که لفظ ایجاب یا قبول از و صادر
گردید * پس ہرچند این ناکح مثل زانی در دار الجزاء بپاداش
عمل خود گرفتار خواہد گردید * اما در احکام ظاہره مثل ثبوت
نسبت و علاقه مصاہرت و احکام مواریث ناکح مجبر را مثل
ناکح که نکاح او بتراضی طرفین واقع شده باید شمرد و ہمچنین
قیاس باید کرد در عابد ریاکار و اخلاص شعار * مثلاً مصلی
مخلص مصلی حقیقی است که انچه قرب و مرتبت عند الله و نزول
رحمت و برکت در دار دنیا و فوز بدرجات جنت در دار
عقبی موعود در حق مصلیان است بلا ریب باین مصلی خواہد رسید
و مصلی ریاکار مصلی حکمی است که تعزیر و حد تارکین
صلوة در دنیا از و ساقط گردید اگرچه عند الله مثل تارکین صلوة

مردود است واز این درگاه سراسر مطرود قال الله تبارک و تعالیٰ أرأیت الذي يكذب بالدين فذلك الذي يدع اليتيم ولا يحض على طعام المسكين فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراءون ويمنعون الماعون * ترجمه * پس وای برآن نمازگذارندگان اند که از نماز خود غافل هستند و ایشان ریا می کنند و منع می کنند و اشیای یعنی این چیزی دیگر که خواهد داد

* تنبیه باید دانست چنانکه واضح گردید که احکام شرعیه را حقیقت است و ظاهر اعتبار عندالله مربوط است بحقیقت و اجرای احکام منوط است بظاهر

هم چنین صاحب شریعت را در احکام شرعیه پاس ظاهر منظور * مثلاً حقیقت امامت در رهبری کامل حصول معنی مشابهت با پیغمبران در اصول کمال است و ظاهرش علامت است که در شرع چند چیز را علامات آن منصب قرار داده باشد * پس اعتبار عندالله مربوط باشد بحصول معنی مشابهت مذکوره و احکام ظاهره مربوط باشند بوجود علامت آن پس صاحب حقیقت امام حقیقی آن کمال باشد و صاحب علامت امام حکمی آن کمال * مثلاً امامت خلفای راشدین حقیقی است و آن ملکه اجتهاد صحیح است و صوری است و آن بیان احکام

غیر منصوص * پس علو درجه عند الله منوط است بآنکه اجتهاد
و تفویض منصب قضا و افتا و احتساب مربوط است به بیان
احکام اگرچه بجهت تقلید باشد * پس قاضی مجتهد قاضی حقیقی
است و قاضی مقلد قاضی حکمی * هرچند قاضی مجتهد عند الله بغایت
افضل و اکمل است به نسبت قاضی مقلد تا ما مسلمین را با
قاضی مقلد همان معامله باید کرد که با قاضی مجتهد کردنی است * مثل
تسلیم نفاذ حکم او در مسائل اختلافیه و وجوب حضور در محکمه
بطلب او و اقامت حدود و تعزیرات بامر او و هم چنین
سیاست ایمانی را حقیقتی است و ان مشابهت او ست بانبیا در
باب وفور شفقت بندگان الهی و کمال رغبت با صلاح ایشان
معاشا و معادا بهر وکاست مع وجود سابقه ان مذکوره از فراست
و امارت و غیر ذلک و صورتی است و آن اجرای احکام
شرعیه است یعنی احکامیکه مخالف شرع نباشد * پس علو
درجه عند الله و قرب منزلت فی جوار الله منوط است بهمین
شفقت و رغبت و وجوب اطاعت مربوط است بر تسلط
و اجرای احکامیکه مخالف شرع نباشد اگرچه اجرای احکام
مذکوره بنابر سیاست سلطانی باشد یعنی بنابر طمع مال و آرزوی
حصول سلطنت و توقع اجتماع عساکر مسلمین بنابر جز هم دون

مخالفت شود * پس صاحب سیاست ایالی امام حقیقی است در فن
سیاست و صاحب سیاست سلطانی امام حکمی است در آن فن
آری اگر احکام شرعیه را تبدیل نموده و امریکه مخالف شرع
است اجرا فرموده پس بهمین قدر در باب این حکم مذکور
صورت سیاست ایالی را بر نمود پس اطاعت درین حکم بر کسی
از مسلمین واجب نیست بلکه ممنوع است و حرام *
فی المشکوة فی کتاب الامارة قال النبی صلی الله علیه وسلم
لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق * ترجمه * روا نیست فرمان
برداری کردن مر مخلوق را در معصیت خالق) پس امامت
حقیقیه در کمالات عبارت است از وجود مشابهت
تامه باپیغمبر در همان کمال * و امامت حکمیه عبارت است از
وجود علامت آن مشابهت در شخصیکه مشابهت او را حاصل
نیست بناء علیه لازم آمد که اقسام امامت حقیقیه را در
یک قسم بیان کنیم و اقسام امامت حکمیه را در قسمی دیگر

قسم اول در اقسام امامت حقیقیه

باید دانست که از آنکه امامت حقیقی در وصفی از اوصاف
مذکوره عبارت است از حصول معنی مشابهت تامه در آن
وصف با پیغمبر علیه السلام * و اوصاف مذکوره بسیار

از بسیار است پس اقسام امامت هر ذی شعار اگر نه بیان حقیقت هر قسمی از اقسام امامت وتفصیل احکام او همت گماشته شود هر آئنه کلام درین مقام بپایه تطویل رسد بناء علیه اقسام عمده درین مقام ذکر کرده می شود تا اقسام دیگر را بران قیاس نمایند* پس باید دانست که اگر فقط در کمال وجاهت وشعب آن وکمال ولایت واقسام آن مشابهت حاصل شود ودر باب بعثت وهدایت وسیاست مشابهت حاصل نگردد پس آنرا قسمی از اقسام امامت باید شمرد وآنرا بامامت خفیه تعبیر باید کرد* واگر بعثت وهدایت هم باو منضم شود آنرا قسمی دیگر باید شمرد وآورا بامامت باطنه مسمی باید ساخت* واگر سیاست هم با او منضم شود آنرا قسم ثالث باید شمرد واورا بامامت تامه ملقب باید نمود* ودرین مقام قسمی دیگر هم بظاهر متصور می شود وآن اینکه فقط در بعثت وهدایت مشابهت حاصل شود نه در وجاهت وولایت ونه در سیاست واین قسم هرچند بظاهر متصور می شود امابا عتبار تدقیق ونظر عمیق این قسم باطل است* زیرا که کلام درین مقام در اقسام امامت حقیقیه است نه در اقسام امامت حکمیه پس فقط وجود آثار بعثت وهدایت درین مقام کافی نیست بلکه

وحصول معنی مشابهت تامه بانبیاء الله دراین هر دو کمال و اقسام و شعب آن ضروریست * پس گویا که حقیقت امامت در باب بعثت و هدایت باین معنی راجع می شود که حکیم علی الاطلاق بنابر پرورش بندگان خود شخصی را از مقربان بارگاه خود چیده و برگزیده منصب نیابت انبیاء الله درباب تکمیل عباد با وعطا فرموده پس تفویض منصب نیابت شخصی جلیل القدر شخصیکه درباب عزت و اعتبار مصحف شمار و در باره در باب کمالات نفسانی مشابهت بامنصب خود نداشته باشد منافی حکمت است * پس واضح شد که حصول منصب نیابت انبیاء الله درباب تکمیل بدون حصول معنی مشابهت بایشان در نفس کمال متصور نیست پس فی الحقیقه امامت خفیه تخم امامت باطنه است و منصب نیابت و حصول ثمر بدون تخم اصلا متصور نیست * آری اینمعنی ممکن که چیزی را در ظاهر صورت مشابه ثمری از اثمار بسازند بمشابه آنکه از چوب و سنگ دانه های پستۀ بارک و لطیف مثل دانه های انگور تراشیده جای او نهند پس آن دانه های چوبی انگور رنگی باشند نه حقیقی * پس امامت باطنه را دو جزاست لباس ظاهر و آن منصب

نیابت است در بعثت و ہدایت و حقیقت کنون او ان
مقام و جاہست است و ولایت و قسمی دیگر انکه امامت
در کمال حیاست تاصل شوند در کمالات اربعه سابقه* واین
قسم ہم مثل قسم اول نزد اہل اذعان ثاقبه و اذکار صائبه
ازقبیل محالات است چه مراد از امامت و ریاست و رینمقام
حصول مشابهت تام است بانبیاء الله در اقامت سیاست ایمانی .
نه سیاست سلطانی* وظاهر است که سیاست ایمانی به تمام و کمال
از شخصی مثل سیاست انبیاء الله صادر نمی شود بلی انکه آن
شخص از مقربان بارگاه ربانی باشد و مخزن کمالات
انسانی و بدون انکه مامور به تکمیل عباد باشد و ماہر در طرق .
ہدایت و ارشاد و این امریست بغایت بعید از عقل ،
و این سخن بدان ماند که شخصی خلیفه بادشاہی جلیل القدر
باشد و ابواب سیاست سلطانی از دست او بخوبی سرانجام
گیرد و باز درحق او گمان بکنند که ہر چند ابواب سیاست از و
بخوبی سرانجام شد تاما در کمالات ذاتیه مثل عقل و کیاست
و فهم و فراست و نجابت ارجمند و ہمت بلند با بادشاه مذکور مشابهت
نمیدارد که این امر سراسر باطل است و محال * واین بدان ماند که
کسی بگوید که فلان کس ہر چند اشعار لطیفه میگوید اما نزاکت

طبعی دانکه شعر ندارد و هرچند مضامین دقیقه می نویسد اما
صدت ذهن دانکه تقریر و تحریر نمی دارد * هم چنین امامت
ظاهره که آن را خلافت می گویند به نسبت امامت باطنه قیاس
باید کرد که خلافت بمنزله سامان ظاهر پادشاهی از اجتماع عساکر
و نفاذ حکم بر رعایا و تسلط بر بلدان و بنای قلاع و حصون و وجود
اسلحه و امثال ذلک * و امامت باطنه بمنزله حقیقت
سلطنت است مثل اقبال و عقل و تدبیر و حزم این و دانایی و
امثال ذلک * پس چنانکه رونق سامان سلطنت و انتظام
کارخانه حکومت وابسته می کند بر وفور حزم این و قوت و عقل
و تدبیر و ترقی اقبال * هم چنین جریان سیاست ایمانی راست
راست برقانون سیاست انبیاء وابسته می کند بر تحقق امامت باطنه *
پس فی الحقیقت ابواب امامت تامه را اصلی است
و آن امامت باطنه است و اثری است و آن خلافت ظاهره
پس ازین مقام واضح شد که آنچه زبان زد خواص و عوام است
که در بعضی احیان شخصی را منصب امامت ظاهره بحسب اتفاق
بدست می آید حالانکه از امامت باطنه عاطل می باشد پس این
کلامیست بعید از عقل محققین آنست که مراد ایشان از
امامت ظاهره امامت حکمیه باشد پس حاصل کلام ایشان

چنین باشد که بعضی اشخاص را منصب سلطنت بدست می آید
و سیاست سلطانی از دست ایشان بخوبی می انجامد حالانکه ایشان
در معاملات ربانی و کمالات نفسانی و اصلاح عالم و تربیت بنی
آدم هیچگونه مناسبت با انبیاء الله نمی دارند و مقربان بارگاه
حضرت حق ایشان را از جمله کبراء امت و عظماء ملت نمی
شمارند و این امر سراسر حق است اما کلام درین مقام در
تحقیق معنی سلطنت نیست بلکه در تحقیق معنی خلافت نبوت است *
پس ازین بیان واضح گشت که عمده اقسام امامت حقیقیه
همین سه نوع اند امامت خفیه و امامت باطنه و امامت تامه
پس اقسام آنرا در ضمن تنبیهات ثلثه باید شمرد *

* تنبیه اول در ذکر امامت خفیه *

باید دانست که امامت خفیه عبارت است از حصول معنی
مشابهت تام با انبیاء الله علیهم الصلوة والسلام در
منازل وجاهت و مقامات ولایت و از بسکه سیادت که
عبارت از وساطت است درمیان رب العالمین و بندگان
او در باب وصول فیض غیبی * نیز ایشان را حاصل می شود
باوجودیکه ایشان مبعوث برای هدایت نمی شوند پس لابد این
وساطت متحقق می شود در باب وصول فیض تامه یعنی

بتشریعی * یعنی تحکیم شی الاطلاق ایشانرا اسطه در تصرفات کونیه می گردانند مثل نزول امطار و تسواشجار و نمو سبزی نباتات وبقای انواع حیوانات وآبادی قرای وامصار وتقلب احوال دانوازو تحول اقبال وادبار سلاطین وانقلاب حالات اغنیاء ومساکین وترقی وتنزل اصاغر واکابر واجتماع وتفرق جنود وعساکر ورفع بلا ودفع وبا وامثال ذلک (کما فی المشکوة فی باب ثواب هذه الامة قال النبی صلی الله علیه وسلم الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب * ترجمه * ابدال می باشند بشام وایشان چهل مرد اند هرگاه که بمیرد مردی بدل می آرد خدای تعالی بجای او مردی دیگر را او داده میشود به برکت ایشان باران وانتقام کشیده میشود بیاری ایشان بر دشمنان و برگردانیده میشود از اهل شام به برکت ایشان عذاب) دوساطت ایشان در امور مذکوره الصدر بسه وجه متحقق می شود * اول * نزول برکت * و ثانی * عقد همت * وثالث * ورود الهام * اما نزول برکت پس بیانش اینکه

چنانکه حق جل و علی بحکمت بالغه خود جرم آفتاب را واسطه
اشراق عالم فرموده و دافع تاریکی قرار داده پس هرچند
انتشار نور در اطراف عالم و اضمحلال ظلمت از روی
زمین محض از قدرت کامله او تعالی است هرکه آفتاب را
خالق نور قرار دهد هر آئینه کافر گردد العیاذ بالله * لیکن سنت
الله برین طریق جاری گردید که هرگاه آفتاب طلوع می کند
تمام عالم پر از انوار میشود و روی زمین از اغبار ظلمت
پاک میگردد * همچنین از بس که اکابر ایشان ملکی اند و بشر
فلکی وجود با جود ایشان آفتابی است که بر اوج چرخ ملکوت
تابیده و قمریست از جبروت که در شب تار ناسوت درخشیده
لابد هر اه نزول ایشان یکنوری از غیب الغیب بر وز
میفرماید که سبب اصلاح عالم و انتظام بنی آدم و باعث تقلب
ادوار و تغیر اطوار میگردد * پس آنچه از تغیرات و
تقلبات مذکوره چه در اقطار عالم و اطوار بنی آدم حادث
میگردد همه از قدرت کامله ایشان نیست نه از نتائج
طاقت امکانی نه اینکه حق جل و علا ایشان را قدرت آثار
تصرف عالم عطا فرموده و کار و بار بنی آدم بایشان تفویض
نموده پس ایشان بامر الهی قدرت خود صرف می نمایند و

این تصرفات کوناکون وتعبیرات بوقلمون در عالم کون
بر روی کار می آرند که این اعتقاد شرک محض است و کفر
صرف هر که حسب ایشان این عقیده فیحه داشته باشد
بیشک بشرک مردود است و کافر مطرود * بالجمله نزول
تقدیر الهی بامر و حاجت کسی یا دعای کسی از مقبولین امری
دیگر و صدور تصرفات کونی از ایشان مقبول اگرچه بامر الهی
باشد امری دیگر که اول عین اسلام است و ثانی
محض کفر * ع * به بین تفاوت ره از کجا است تا بکجا * اما
عقد همت * پس دو وجه متحقق می شود اول و دوم
شفقت و ثانی ظهور اثر تقدیر (اما اول) پس سابقش
اینکه از سکه دفور شفقت بر نسبت فنا و ابسه از جمله مقامات
ولایت است پس لا بد الشاتر ابوه اتم حاصل باشد اما
چون ایشان برای هدایت مبعوث شده اند پس لابد شفقت
ایشان مصروف باشد باصلاح حال معاشیه ایشان مثل دفع بلایا
وحصول عطایا و ترقی حال و عروج اقبال و امثال ذلک * پس
چنانکه شفقت مبعوثین مصروف است باصلاح حال ایشان
در امور معاد همچنین شفقت این اکابر مصروف است باصلاح
حال ایشان در مقدمه معاش * پس شفقت مبعوثین بر نسبت

عباد اسد بمثابه شفقت آباء است به نسبت ابناء و شفقت این
اکابر به نسبت ایشان بمثابه شفقت امهات است به نسبت
ابناء * پس چنانکه شفقت پدری اصلاح حال را پیش نظر
میدارد اگرچه بگونه رنجی فی الحال او را پیش آید و حال
شفقت مادری بالعکس است همچنین تفاوتیکه درمیان
شفقت مبعوثین و این بزرگواران واقع است قیاس
باید کرد بالجمله وجود باجود ایشان به سبب وفور شفقت
سراسر دعاء عالی است و احیانا بدعای مقالی هم میکشد و مجیب
الدعوات و اهب العطیات اکثر ادعیه اضطراریه ایشانرا
که از شدت شفقت سر بر زده بمقتضای حکمت بالغه خود
اجابت میفرماید (اما ظهور اثر تقدیر ؟) پس بیانش آنکه
از انجا که سینه صفا گنجینه ایشان بمثابه آئینه بی رنگ است
و بسان شیشه بی رنگ از انعکاس نور غیبی سراسر درخشانست
و بفیض لاریبی بر تمام عالم نور افشان * هرچه در عالم تقدیر
مقدر میگردد و اراده ربانی بصدور آن متعلق می شود هر آئینه
خواهش وجود آن چیز از دل ایشان جوش می زند و دعاء ظهور آن
در سینه ایشان خروش می کند و این استدعای بلا شک
مستجاب می شود بحضور رب الارباب * چه ظهور را به

دعا تمهید نزول تقدیر ربانی است را از محتملات تدبیر انسانی * (وامادرد والهام ۳) پس یالش اگه ایشان بطریق اشارت غیبی یا بطریق تفهیم و تعلیم یادرمنامات و معاملات ماموری شوند بفعلی از افعال عام بشریه مثل کشتن کسی یا شکستن چیزی یا دادن چیزی یا گرفتن چیزی و امثال آن از امور یکه درمیان افراد بنی آدم تعامل بانها جاریست * اما دیگر افراد انسان همان امور را اکثرا باقتضای هوای نفسانی بعمل می آرند و این اکابر بنا بر الهام ربانی چنانکه حضرت خضر علیه السلام فرموده که در سورة الکهف وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي * ترجمه * نکردم انچه تو دیدی از رای خود * (پس همین افعال و اقوال که از سایر بنی آدم صادر میگردد در حق ایشان از جمله عادات شمرده میشود و در حق این بزرگواران از جمله عبادات * بالجمله اعمال این بزرگان راجع میشود باصلاح حال عالم و ثمره اعمال دیگران راجع است بابتغای لذات نفسانی * بیت * موسئ اندر درخت آتش دید * سبز شد آن درخت اندر نار * شهوت و حرص مرد صاحب دل * این چنین دان و این چنین انگار * حال ایشان را بر حال ملائکه قیاس باید کرد قتلی هزاران

انبیا و اولیا که از حضرت عزرائیل علیه السلام صادر می گردد
چون بر طبق الهام ربانی است سرمایهٔ سعادت است و قتل
حضرت ذکریا که از ظالم شقی سر بر زد چون باقضای هوائی
نفسانی بود سراسر باعث شقاوة * و از بسکه حال ایشان
مثل حال ملائکه است پس چنانکه ملائکة الله دو قسم اند
ملاء اعلی و مد برات الامر اما ملاء اعلی پس شان
ایشان اطلاقی است که با صلاح قومی خاص یا شهری خاص
اختصاص ندارد بلکه نظر ایشان متوجه است باصلاح تمام
عالم و خدمت کافهٔ بنی آدم * و اما مد برات الامر پس هریکی
از ایشان موکل است بکارخانه معین و همت ایشان
مصروف است باصلاح همون کار و بار * کسی از ایشان موکل
است بر کارخانه ابر و میغ و کسی موکل است بر ارحام بنا بر
تصویر صورت و کسی از ایشان موکل است بر حفاظت
بنی ادم الی غیر ذلک * و همچنین بعضی از بن بزرگواران
بنا بر اصلاح حال مطلق بنی ادم مامور اند اختصاص بقومی از
اقوام یا ببلدی از بلدان نمی وارند مثل خضر علیه السلام
وابدال و اوتاد و افراد * و بعضی دیگر بقومی خاص یا ببلدی
خاص یا بعسکری خاص اختصاص میدارند مثل اقطاب و نجباء

و رفقاء و اتباع ایشان را اهل خدمات می گویند پس قوم اول مانند ملا اعلی اند و قوم ثانی مانند مدبرات الامر * و چنانکه گاهی در باب ادعیه مانند ملائکه مقربین اختلافی واقع میشود که یکی عروج قومی می خواهد و دیگری عروج قومی دیگر و یکی چیزی را ترجیح میدهد و دیگری چیزی دیگر را و این را اختصام ملا اعلی میگویند قال الله تعالی و تبارک فی سورة ص حکایة عن رسوله وَمَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ترجمه * نبود مرا هیچ دانشی بفرشتگان ملا اعلی چون گفت وشنود می کردند (و مراد حق جل و علا از حکمت بالغه خود امری که مناسب مصلحت باشد اجرا می نماید و گاهی دعای یکی را اجابت میفرماید و گاهی دعای دیگری را قال الله تبارک و تعالی فی سورة الزمر وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * ترجمه * و می بینی فرشتگان را صف زده گرداگرد عرش می گویند ستایش پروردگار ایشان و فیصله شد در میان ایشان براستی و گفته شد سپاس مر خدای را که آفریدگار عالمیان است (همچنین در میان وعیه اهل خدمات و هم ایشان نیز تخالفی واقع می شود که یکی

ظفر و قیر و آن ی لشکری می خواهد و دیگری فتح و نصرت
لشکری دیگر حکم علی الاطلاق د مالک بالاستحقاق کاهی دعا کسی
را بموقف اجابت میرساند و کاهی دعائی دیگری را قال الله تعالی
فی سورة یس ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ * ترجمه * این
حکم خداوند غالب دانا است) و باید دانست که این
بزرگوار ان هرچند در اوصاف و جاهت و مقامات و لایت
مشابهت تام بانبیاء الله میدارند اما چون منصب نبوت
ایشان در باب هدایت و مرتبهٔ خلافت ایشان در باب
سیاست نمیدارند بناء علیه بلقب ائمه ملقب نشدند

تنبیه ثانی در ذکر امامت باطنه

باید دانست که اصحاب امامت خفیه از سلسله ظاله ثلاثه
مقربین اند نه نشان انبیاء مرسلین مامور برعایت نظام عالم اند
نمبعوث بهدایت بنی آدم منصوب برای خدمت شان تکوین
اند نه متبوع در احکام شرع متین بناء علیه ملقب بلقب امام
نکردیدند و بمنصب بعثت نرسیدند * و ارباب امامت تامه
ملقب بخلیفه راشده اند پس متبادر از مطلق لفظ امام
صاحب منصب امامت باطنه است و بس * باید در کلام
ملک علام بمرا کثر استعمال لفظ امام بر صاحب همین منصب

است قال الله تبارک وتعالی فی سورة البقرة واذ ابتلی ابراهیم
ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلک للناس اماما * ترجمه *
یاد کن آنرا که آزمود ابراهیم را پروردگار او بچند سخنان پس
باتمام رسانید آنهارا فرمود خدا هر آینه گردانیده توام برای
مردمان پیشوا) پس ظاهر است که از حضرت خلیل علیه السلام
سیاست صوری نه بسته بلکه اینجا احکام را به نسبت
عموم ناس ثابت است پس متوحد در اقسام هدایت است
قال الله تعالی فی سورة الم السجدة وجعلنا منهم ائمة
یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون * ترجمه *
وگردانیدیم از ایشان پیشوایان هدایت میکردند بحکم ما هرگاه
که صبر کردند وبودند بآیتهای ما یقین داشتند وقال الله تعالی
فی سورة الانبیاء وجعلناهم ائمة یهدون بامرنا
واوحینا الیهم فعل الخیرات واقام الصلوة وایتاء
الزکوة وکانوا لنا عابدین * ترجمه * وگردانیدیم ایشانرا
پیشوایان راه نماینده بفرمان ما ووحی کردیم بسوی
ایشان کردن نیکوئیها و برپا کردن نماز ودادن زکوة وبودند
ایشان مارا پرستندگان) پس باید فهمید که از آنکه ایشان
تمثال انبیاء اند وحال انبیاء است در باب انتشار هدایت

مختلف است از بعضی انتشار هدایت بوجه اتم صورة بست مثل خاتم الانبیا و کلیم الله علیهما السلام و از بعضی ایشان کمتر و از بعضی ایشان اقل قلیل مثل حضرت نوح علیه السلام و از بعضی ایشان یک فردی از افراد بنی آدم هم مهتدی نشده مثل حضرت لوط علیه السلام پس چنانکه هریک از ایشان در منازل و جاهت و مقامات ولایت فائق بود و یار سال و بعثت لائق و در وفور رحمت و شفقت یگانه عصر بود و در ابواب هدایت یکتای دهر قلت و کثرت ظهور هدایت هیچگونه باعث سقوط ایشان در منصب خود نگردیده و از بن سبب هیچ وجه غبار منقصه بدامن پاک ایشان نرسیده بلکه کلهم باهم یکدیگر در منصب نبوة یکرنگ اند و در میزان رسالت هم سنگ * همچنین قیاس باید کرد که شان ائمه هم در باب قلت و کثرت انتشار هدایت مختلف است باوجود تماثل ایشان در منصب امامت قلت ظهور هدایت از امامی باعث سقوط او از درجه علو و کمال یا انحطاط او در منصب امامت نمی تواند شد همین ائمه اهل بیعت اند که از جمله ایشان امام جعفر صادق که پیشوای عالم اند درونمائی بنی آدم و از جمله ایشان جد امجد انجناب حضرت سجاد اقدر

کہ غیر از چندی از اکابر اہل بیت کمتر کسی از ایشان مستفید گردید * پس بملاحظہ این تفاوت اثبات منصب امامت بیکی وسلب آن از دیگری بمنا بر اثبات نبوت جناب حبیب وکلیم است وسلب آن از لوط والعیاذ باللہ * پس ازینجا امامت منقسم شد با مامت مشہورہ وغیر مشہورہ پس امامت فی الحقیقۃ از عطایائی ربانی است نہ از اعطاءات انسانی آدمی اگر سعادت مندان اہل زمان بآن فیض یاب شوند آن امامت مشہورہ باشد والا غیر مشہورہ * درین مقام چند لطیفہ ایست کہ در ضمن چند نکتہ بیان باید کرد * نکتہ اول * امامت ظل رسالت است مبنای آن بر اظہار راست نہ بر اخفا بخلاف سائر ارباب ولایت پس چنانکہ ادعای منازل ومقامات وادعای مقامات ولایت وبیان معاملات ربانی وکشف اسرار وادعای ذرحق ارباب ولایت مظنہ سلب وزوال است ہمچنین در حق ایشان باعث ترقی وکمال انچہ ازقسم کلمات فخریہ ائمہ ہدی صریح میزند مثل انچہ از حضرت امیر المومنین علی مرتضی منقول است اَنَا الصِّدِّيقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي اِلَّا كَذَّابٌ وَاَنَا الْقُرْاٰنُ النَّاطِقُ * ترجمہ * منم صدیق اکبر ذکر

زمان خود نگوید این کلمه از اسوای سن مگر کاذب و منم قران ناطق) و انچه از سید الشهدا در معرکه کربلا از اشعار مفاخرت مرویست و همچنین از سایر ائمه اهل بیت و سیدی عبد القادر جیلانی و دیگر ائمه هدی این کلمات را از قبیل تحدیث بنعمة الله و تشبث برحمة الله باید شمرد نه از جنس هرزه سرائی و خودستائی ❁ بیت ❁ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ❁ گرچه ماند در نوشتن شیر و شیر ❁ نکته ثانی ❁ امام نائب رسول است انچه سنت الله در بنده کان خود بواسطه

انبیاء و رسل جاری فرمود همان سنت بواسطه ائمه هم جاری میفرماید و از انجمله اتمام حجت است به بعثت ایشان یعنی تا وقتیکه بعثت رسول متحقق نمی شود جحود و انکار ایشان در اشقیا سربرنمیزند انتقام مالک علام به نسبت اهل معاصی و اثام متحقق نمی گردد کما قال الله تبارک وتعالی في سورة بني اسرائيل وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ❁ ترجمه ❁ نیستیم ما عذاب کننده تا وقتیکه بفرستیم رسولی) و این اتمام حجت به بعثت ائمه هم ثابت می گردد قال الله تعالى في سورة يس وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ الى آخر القصه ❁ ترجمه ❁ و بیان کن برای ایشان مثلی صاحب دیه وقتیکه آمد نه

و ر ان د یہہ فرستادگان ناآ خرقصہ * مرا د از ین قریہ انطاکیہ
است کہ حوا ر یین حضرت روح اللہ بسوی ایشان مبعوث
شدہ بودند و آمرا ء اہل انطاکیہ با ایشان جحود و انکار پیش
آمدند و در انتقام ملک علام کردار کردند وقال اللہ تعالی
فیہ ایضاً وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا
كُنَّا مُنْزِلِيْنَ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ
* ترجمہ * و نازل نکردیم بر قوم آن مرد از پس او ہیچ
لشکری از آسمان و نیستیم نازل کنندہ بودمگر یک فریاد
جبرئیل پس آنجا ایشان مردگان بودند) پس این معنی بالیقین باید
فہمید کہ چون در وقتی از اوقات امام قائم گردید و دعوت
او بہ مرتبہ ظہور رسید لا محالہ بر جمیع اہل معصیت و فساد
تمام شد وقت انتقام الہی از ایشان در رسید پس گویا
کہ معاصی و آثام بمعارضہ ومقابلہ امام با تمام بر سر ولا ریب
بسر حد انتقام می کشد * و از انجملہ مامور شدن عباد است
بتفحص ایشان و طلب معرفت ایشان قال اللہ تعالی
فی سورۃ المائدۃ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ
الْوَسِیْلَةَ * ترجمہ * ای گروہ مومنان بترسید از خدا وتلاش
کنید بسوی او وسیلہ) و مراد از وسیلہ شخصی است کہ اقرب

الی الله باشد در منزلت کما قال الله تعالی فی سورة بنی
اسرائیل اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربهم
الوسیلة ایهم اقرب* ترجمه* آن گروه انانکه می پرستند کافران
ایشان را می خواهند بسوی پروردگار خود وسیله
هرکدام از ینها که نزدیک تراند* و اقرب الی الله باعتبار
منزلت اول رسول است بعد از ان امام که نائب
اوست قال النبی صلی الله علیه وسلم ان احب الناس
الی الله یوم القیامة واقربهم مجلسا امام عادل ترجمه
بالا مذکور شد قال النبی علیه السلام من لم یعرف امام
زمانه فقد مات میتة جاهلیة * ترجمه* هرکه نشناخت امام
زمانه خود را پس تحقیق می میرد مردن جاهلیت / و از انجمله
ایفای بعض مواعید است که حق جل وعلا رسول خود را امان
موعود فرموده پس بعض از ان را بدست پیغمبر مرتبه ایفا
رسانیده و بعض دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیده کما قال
الله تعالی فی سورة الصف هو الذی ارسل رسوله بالهدی و
دین الحق لیظهره علی الدین کله * ترجمه* اوست انکه فرستاد
رسول خود را باراه راست و دین حق تا غالب گرداند آن دین

حق داده مع این ا) وظاهراست کہ ابتدای ظہور دین از زمان پیغمبر شروع شده و اتمام آن از دست حضرت مهدی واقع خواهد گردید وہم چنین است ممالک کسری و قیصر و تہاب خزائن ایشان که اصحاب بان موعود گشته بودند وظہور آن از دست خلفای راشدین واقع گردید واز انجملہ اتمام امراست که رسول بان مامور شده بودند و آدای آن از امام صورت بست قال اللہ تعالی فی سورۃ الاعراف قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا * ترجمہ * بگوای مردمان مدرستیکہ من فرستاده خدا ام بسوی شما همه شما) وظاهراست که تبلیغ رسالت بہ نسبت جمیع ناس از اصحاب محقق نگشته بلکہ امر دعوت از انجناب شروع گردید دیو ما فیوما بواسطہ خلفای راشدین وائمہ مهدیین روبہ تزاید کشید تا اینکہ بواسطہ امام مهدی باتمام خواہد رسید وہمین بابت را در امورمذکورۃ الصدر دخلی می باشد یعنی چنانکہ وحی در طلب و آدای حقوق قایم مقام میت می باشد ہم چنین امام قایم مقام پیغمبراست در معاملاتیکہ درمیان خدا و رسول او منعقد گردید * و از آنجملہ است نبوت ریاست یعنی چنانکہ انبیاء اللہ را بہ نسبت امت

خود یک نوعی از ریاست ثابت است که بملاحظهٔ همان ریاست
ایشان را امت این رسول میگویند و این رسول را رسول این
امت و در بسیاری از امور دنیویه هم تصرف رسول
در ایشان جاریست کما قال الله تعالی فی سورة الاحزاب
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ * ترجمہ * پیغمبر سزاوار
تر است به گرویدگان از ذاتهای ایشان (و در مقدمات
اخرویہ هم ولایت او ثابت قال الله تعالی فی سورة النساء
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ
شَهِيْدًا * ترجمہ * پس چه حال خواهد شد وقتیکه بیاریم از
هر امت گواه و بیاریم ترا برین امت گواه) هم چنین امام را
هم در دنیا و آخرة مثل این ریاست به نسبت مبعوث الیهم
ثابت است فی المشکوة فی باب مناقب علیؓ قال النبیؐ صلعم
اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰی
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ * ترجمہ * آیا
نمی دانید شما بدرستیکه من دوست ترام بمومنین از ذاتهای
ایشان گفتند آری پس فرمود خدا و ندا هر کسیکه من
ہستم مولای او پس علی است مولای او و قال الله تعالی فی
سورة بنی اسرائیل یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

ترجمه بازکنی روی را که سؤال خواهیم کرد ری را از قرآن
باشد ایمان ایشان قال الله تعالی فی سورة الصافات
وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ *ترجمه* وایستاده دارید آن معبودان را
بدرستیکه ایشان پرسیده خواهند شد قال النبی صلی
الله علیه وسلم إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ عَنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ *ترجمه*
تحقیق ایشان پرسیده خواهند شد از ولایت علی
کلمهٔ ثالث امام بمنزلهٔ شاهزادهٔ سرور رسول است و
علماء اکابر امت و اعاظم ملت بمنزلهٔ ملازمان خدمت گذار اند
و دیوانیان جانسپار * پس چنانکه تمام اکابر سلطنت و ارکان
مملکت را تعظیم شاهزادهٔ والاقدر ضرور است و توسل
باو واجب و تمرد بر خود بالا علامت نمک حرامی است و اظهار
مفاخرت بر او امارت بد انجامی همچنین تواضع و تذلل هر
صاحب کمال محضور او باعث سعادت دارین است و
شمردن علم و کمال خود در برابر او حالت شقاوة نشأتین
یگانگی با او یگانگیست با رسول و بیگانگی از و بیگانگیست از
رسول خصوصا درین مقام که منصب نیابت پیغمبر هم از
جانب حکیم علی الاطلاق باو منصوص گردید پس حالش در
ضمن این تمثال باید فهمید که از مقربان پادشاهی امیری باشد

بغایت جلیل القدر و مقرب در میان حضار دربار ما مور بر
خدمات عمده قایم بر مناصب عالیه و او را فرزندی باشد
بغایت سعید شایسته حضور پادشاهی و قابل تفویض خدمات
از لیاقت و هنر مشابه پدر خود و هم او پدر خود آمد رفت بیار گاه
پادشاهی میدارد و عزت و اعتبار در نگاه پادشاه و در حضار آن
بارگاه پادشاهی بکری بدست آورده که منصب نیابت پدر خود
باو از حضور سلطانی مفوض گردید پس اگر کسی از
رفقای پدر او با او راه مساوات خواهد پیمود و بر منصب خود
در مقابله او تفاخر خواهد نمود و هم نمک حرامی به نسبت
آقای خود که ان امیر کبیر است باو عائد خواهد شد
و هم عتاب سلطانی بر و متوجه خواهد گردید * همچنین سرکشی
و روتابی از امام وقت گستاخی است به نسبت او
و مساوات اوست به نسبت رسول و اعتراض مخفی است بر حکیم
علی الاطلاق که این چنین شخص ناقص را منصب نیابت آنچنان
شخص کامل عطا فرمود * بالجمله تقرب الی الله بترک توسل
ایشان خیالی است پر اختلال و وهمی است سراسر باطل
و محال * بیت * بی عنایات حق و خاصان حق * گر ملک باشد
سیه گردد ورق * قَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و سلم حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَةٌ

لا تضر معها سيئة وبغض علي سيئة لا تنفع معها حسنة * ترجمه *
دوستی علی نیکی است ضرر و نقصان نمیکند با وجود آن گناه
وعداوت علی گناه است نفع نمی دهد با وجود آن نیکی کرامی
یکی فی المشکوة فی باب مناقب اهل بیت النبی عن
قال علیه السلام الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة
نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها هلک * ورزقنا الله
وسائر المسلمین حب اهل البیت واتباعهم بل حب
جمیع ائمة الهدی واتباعهم امین یا رب العالمین

مائده ثالث در ذکر امامت تامه

و آنرا خلافت راشده و خلافة علی منهاج النبوة و خلافت رحمت
میگویند * باید دانست که چون چراغ امامت و رشد خلافت
جلوه گر گردید نعمت ربانی در باب پرورش نوع انسانی
باتمام رسید و کمال روحانی باکمال این رحمت رحمانی بمثابه
نور علی نور بسان آفتاب درخشید هرچند بنیان خلافت
راشده از جانب حق نعمت و رحمت تام و کامل گردید * با ما گاهی
شهادت اهل زمان اقتضا می نماید که جماهیر اهل اسلام بر قبول
خلافت راشده اتفاق نمایند و کمال دل حکومت خلیفه راشد
اختیار کنند امر خلافت ربانی انتظام میگیرد و مقدمه سیاست

کیانی بحولی صورت انجام می پذیرد* آنرا خلافت منتظمه میگویند
و در بعضی احیان بحسب تقدیر ربانی و قضائی آسمانی هر چند
خلیفه راشد بر روی کار می آید و در باب اقامت خلافت
سعی بلیغ بجای آرد فاما اتفاق جماهیر مسلمین صورت نه بندد
و انتظام کما ینبغی دست ندهد* پس درینصورت اگرچه
خلیفه راشد موجود است و در اقامت خلافت ساعی فاما انتظام
خلافت بوقوع نیاید آنرا خلافت غیر منتظمه میگویند* پس خلافت
راشده دو قسم شد خلافت منتظمه مثل خلافت خلفاء ثلثه
و خلافت غیر منتظمه مثل خلافت مرتضی علی علیه السلام*
اما خلافت غیر منتظمه پس این انتشار امر خلافت باوجود
خلیفه راشد بمشابه قلت ظهور هدایت رسول است مثل
حضرت نوح علیه السلام پس چنانکه قلت ظهور هدایت
هیچ گونه غبار منقصت دامان پاک حضرت نوح را نمی آلاید
همچنین عدم انتظام خلافت هیچ و جه نقصانی بخلیفه راشد
نمی رساند پس خلافت غیر منتظمه را اگر باعتبار وجود خلیفه
راشد ملاحظه کنیم باید که بگوئیم که خلافت راشده متحقق است
و اگر باعتبار عدم انتظام و تفرق اهل اسلام ملاحظه کنیم بگوئیم که
متحقق نیست پس انچه در حدیث شریف آمده اَلْخِلَافَةُ بَعْدِي

ثلثون سنة الحج المعنی آنست کہ خلافت بعد من بمقدار سی سال است (ان بملاحظہ اعتبار اول است و آنچه بعضی از احادیث بر اختتام خلافت بر حضرت ذی النورین دلالت میکند نظر باعتبار ثانی

فی المشکوۃ فی باب مناقب ابی بکر و عمر رضی الله عنه ان رجلاً قال لرسول الله علیه السلام رأیت کأن میزانا نزل من السماء فوزنت انت و ابوبکر فرجحت انت و وزن ابوبکر و عمر فرجح ابوبکر و وزن عمر و عثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فاستاء لها رسول الله صلعم فساءه ذلک فقال خلافة نبوة ثم یؤتی الله الملک من یشاء * ترجمہ

ابوبکر نقفی روایت کرده که مردی گفت مر پیغمبر خدا را صلعم دیدم من در خواب که ترازوی فرود آمده است از آسمان پس بر کشیده شده تو و ابوبکر پس چرب آمده تو و بر کشیده شده ابوبکر و عمر پس چرب آمد ابوبکر و بر کشیده شد عمر و عثمان پس چرب آمد عمر پس ترازو برداشته شد از وی پس اندوهگین شد آنحضرت صلی الله علیه و سلم از جهت این رؤیا که آمرد دید پس محزون و اندوهگین کرد آنحضرت را شنیدن این حکایت پس گفت خلافت ابوبکر و عمر خلافت نبوت است پس میدهد خدای تعالی ملک را هر کرا خواهد و فیه فی باب مناقب هؤلاء

الثّلاثة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اُرِيَ الليلة رجل صالح كانّ ابا بكر نيط برسول الله صلى الله عليه وسلم ونيط عمر بابي بكر ونيط عثمان بعمر قال جابر فلمّا قمنا من عند رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قلنا امّا الرّجل الصّالح فرسول الله صلى الله عليه وسلم وامّا نوط بعضهم ببعض فهم وُلاة الامر الّذي بعث الله به نبيّه صلعم گفت بی ص نموده شد از خواب امشب مردی صالح گویا که ابوبکر آویخته شده است به پیغمبر خدا صلعم و در آویخته شده است عمر بابی بکر و در آویخته شده است عثمان بعمر گفت جابر چون برخاستیم از پیش پیغمبر صلعم گفتیم اما مرد صالح که آنحضرت فرموده رسول خدا خود است و اما در آویختن بعض از ایشان به بعض معنیش آنست که ایشان والیان کاری اند که برانگیخته است خدای تعالی بدان کار پیغمبر خود را صلعم (و اما خلافت منتظره پس گاهی انتظام آن بکمال میسر بود چنانچه عظمت خلیفه را شد در زمان خلافت او مسلم طوایف انام باشد و زبان برد بهر خاص و عام هیچ کس را از تسلط او رنجی و ملالی بهم نرسد و نه کسی را در لیاقت او قیل و قالی و این را خلافت محققه و ظاهره میگویم * و گاهی بعضی اهل زمان از تسلط خلیفه را شد

و نجی می کشند از زبان طعن و ملامت قدومی کشایند نا
مخالفت رمان و تائید آسمانی رد قدح ایشان تا سر حد
بغی و خروج می رسد و ملال دلی ایشان تا نیغ بیعت می کشد
و انتظام خلافت بظاهر بسبب ترقی خلیفه راشد میرود اگر
چه احکام او بر تلوث بعضی از اہل زمان گران می گردد
و اما خلافت مغصوبه می گوییم پس خلافت منتظمه ہم دو قسم
شد محفوظه مثل خلافت شیخین * و مغصوبه مثل خلافت
ذی النورین * اما خلافت محفوظه پس ہمو نست نعمت
عظمی و غنیمت کبری در حق جمہور بنی آدم بلکه در باره
تمامی عالم پس خلافت راشده درین صورت من کل
الوجوه متحقق است ہم باعتبار وجود خلیفه راشد وہم باعتبار
ظاہر انتظام اہل اسلام و ملت وہم باعتبار اذعان و اطمینان
اہل زمان و اذعان کافه اقران و اخوان * اما خلافت مغصوبه
پس ہر چند باعتبار وجود خلیفه راشد و جریان ظاہر انتظام در میان
طوایف انام بلاریب موجود است اما باعتبار فقدان اطمینان
دلی اہل زمان کما مفقود * شارع علیه در بعضی احادیث اشارتی
تام بخلافت مرزمان فاروق اعظم دارد شده فی المشکوة فی
باب مناقب عمر روی عن ابن عمر قال بینما انا نائم رایتنی علی

قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ * ترجمه * می گفت آنحضرت در اثنای آنکه من در خوابم می بینم خود را بر سر چاهی که بر آن دلویست پس آب کشیدم من از آن چاه آنقدر که خواسته است خدای تعالی بعده گرفت دلو را پسر ابو قحافه یعنی ابو بکر پس کشید ابو بکر از آن چاه یک دلو یا دو دلو و در کشیدن او سستی و ناتوانی است و خدا بیامرزد ابو بکر را پس گرفت دلو را عمر ابن الخطاب از دست ابی بکر پس گشت آن دلو در دست عمر دلو عظیم پس ندیدم من کسی قومی را که عمل خوب می کند مانند عمل عمر تا آنکه سیراب شدند مردم و رد دند یعنی راست کردند انجو رد شتران یعنی انتظام نحو نی بدبیر وقت امر خلافت (تفاضل در میان خلفاء راشدین باعتبار انتظام و انتشار امر خلافت عارضی است نه از اصل کمال خلافت * مشابه تفاضل انبیا و مرسلین باعتبار قلت و کثرت هدایت که آنهم تفاضل عارضی است نه از اصل

منصب رسالت * و درین مقام چند لطیفه ایست متعلق بکلام
متعلق خلیفه راشد که آن را در ضمن چند نکته بیان کنیم
* نکته اولی * خلیفه راشد عبارت است از شخصیکه
صاحب منصب امامت باشد و ابواب سیاست ایمانی از و
ظاهر شود پس هر که باین منصب برسید بس همان است
خلیفه راشد خواه اوائل امت باشد خواه در اواخر آن خواه
فاطمی النسب باشد خواه هاشمی النسب خواه قصوی الاصل
باشد خواه قریشی النسل * این لفظ خلیفه را بمنزله لفظ
خلیل الله یا کلیم الله و روح الله و حبیب الله و صدیق اکبر و
فاروق اعظم و ذو النورین و مرتضی و مجتبی و سید الشهداء
و امثال ذلک تصور نباید کرد که هر یک از ان لقبی است
خاص که بذات بزرگی از بزرگان دین اختصاص میدارد و از
اطلاق آن لقب ذات همان بزرگ مفهوم می شود * همچنین
گمان نکنند که لفظ خلفاء راشدین هم بذوات خلفاء اربعه
اختصاص میدارد که از اطلاق این لفظ ذوات همون
بزرگان مفهوم می گردد حاشا و کلا * بلکه این لقب را بمنزله
ولی الله و مجتهد و عالم و عابد و زاهد و فقیه و محدث و متکلم
و حافظ و بادشاه و امیر و وزیر تصور باید کرد * که هر کدام

ازان بر صفتی خاص و منصبی مخصوص دلالت نمیدارد هر که
بان صفت متصف باشد و بران منصب قائم همو نست ملقب
بان لقب پس چنانکه گاهی گاهی موجی از دریای رحمت
بحری بر آرد و ماهی را از ایمه هدی بر روی کار می آرد
هم چنین گاهی نعمت الهیه بکمال میرسد و ماهی را بر تخت
خلافت جلوه گر می کند پس همون امام خلیفه راشدان زمان
است و انچه در حدیث شریف وارد شده که زمانه خلافت
راشده بعد وفات رسول مقبول علیه الصلوة والسلام
بقدر سی سال است و بعد ازان زمانه سلطنت پس مراد
ازان اینست که خلافت راشده علی سبیل الاتصال والتواتر
بقدر سی سال باقی خواهد ماند نه انکه تا قیام قیامت زمانه خلافت
راشده همین قدر است و بس * بلکه مدلول حدیث مذکور همین است
که خلافت راشده باقتضای سی سال منقطع خواهد گردید نه انکه
بعد انقطاع الی ابد الاباد عود نخواهد کرد بلکه حدیثی دیگر بر
عود خلافه راشده بعد انقطاع ان دلالة میدارد قَالَ النَّبِيُّ
صلعم تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُم مَا شَاءَ اللهُ اَن تَكُونَ ثُمَّ يَرفَعُهَا اللهُ تَعَالى
ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ اَن تَكُونَ

ثم يرفعها الله تعالى ثم يكون ملكا عاضا فيكون ما شاء الله
ان يكون ثم يرفعها الله تعالى ثم يكون ملكا جبرية فيكون ما شاء
الله ان يكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على
منهاج النبوة ثم سكت ٭ ترجمه این حدیث (درصفحه ۱۸ گذشت)
ونیز ظاهر است که خلافت حضرت مهدی علیه السلام اقسام
انواع خلافت راشده است یعنی خلافت منتظر مخصوص ثابت در
وصف ایشان و از دو شده فی المشکوة فی باب اشراط
الساعة قال رسول الله صلعم لو لم يبق من الدنيا الا
يوم لطول الله ذالك اليوم حتى يبعث الله فيه رجلا
من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي يملأ
الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ٭ ترجمه ٭
فرمود رسول خدا صلعم اگر باقی نماند از دنیا مگر یک روز دراز
می گرداند خدای تعالی آن روز را تا آنکه برانگیزد
دران روز مردی را که از اهلبیت من است موافق باشد
نام او نام مرا و نام پدر وی نام پدر مرا پر گرداند آن مرد
زمین را بداد و عدل چنانکه پر کرده شده است بستم
وجور) ونیز درهمان باب وارد شده قال رسول الله صلعم
اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه

* ترجمہ * فرمود آں رسول خدا صلعم بیاید مہدی را ابدال از ولایت شام و جماعت از اہل عراق پس بیعت کنند مہدی را) و نیز وارد شدہ در ہمان حدیث وَیَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ * وکار می کند مہدی در مردم بسنت و روش پیغمبر ایشان محمد صلعم و می اندازد دین مسلمانی گردن خود را بر زمین و ثبات و قرار می یابد) و نیز دران باب وارد گردیدہ قال رسول اللہ صلعم یَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ * ترجمہ * فرمود پیغمبر خدا صلعم راضی خواہند شد ازان و خوشنود می باشند از وی سکونت کنندہ آسمان و سکونت کنندہ زمین نمی گذارد آسمان از قطرہای باران خود چیزی را مگر آنکہ بریزد آسمان آنرا بر زمین و نمی گذارد زمین از رستنیہای خود چیزی را مگر آنکہ بیرون می آرد آن را تا آنکہ آرزو دارند زندگان مردگان را * یعنی باران در زمان مہدی بسیار بارد و حاصلہای زمین بکمال آید و زندگانی خوش گردد) و نیز وارد شدہ قَالَ النَّبِيُّ صلعم الْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ * ترجمہ * و مہدی مشابہ

خواهد شد انتهی کلامه ﴿ و نیز این گمان نباید کرد که
زمانهٔ خلافت راشده ما اوائل امت است یعنی زمانهٔ خلفای
اربعه یا اواخر امت یعنی زمان حضرت مهدی علیه السلام
و در میان این هر دو زمان همه زمان تعطل است که هرگز
در آن خلافت راشده کاهی ظاهر شدنی نیست چه بسیاری
از تابعین سلطنت عمر بن عبد العزیز را نیز از جمله خلافت
راشده شمرده اند و انچه در حدیث اول از عود خلافت
راشده مذکور گردید از ابر ظهور خلافت عمر بن عبد العزیز حمل
نموده اند چنانچه حبیب که از جمله تابعین است همان حدیث اول
بعمر بن عبد العزیز نوشته و در پایان این بشارت نگاشته
فی المشکوة فی باب بعد باب تغیّر الناس ارجو ان یکون امیر
المؤمنین بعد الملك العاضّ و الجبریّة عمر بن عبد العزیز و اشعبة
رحمه ﴾ امید میدارم که باشی تو امیر المؤمنین یعنی پادشاه بعد
از ملک گزنده و ملک جبار که آنحضرت خبر داده است بدان
پس خوش حال کرده شد عمر باین سخن و خوش آمد او را
یعنی عمر ابن عبد العزیز را) پس عمر ابن عبد العزیز هم این
بشارت را قبول فرمود و انرا باینوجه رد ننمودند که
این حدیث اشارت است بر خلافت حضرت مهدی پس

چرا بر خلافت دیگران طعن می کنی * و نیز در آن باب وارد شده قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّ فِیْهَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِیَّ * ترجمہ * فرمود نبی صلعم وقتیکه به بینید نشانهای سیاه را که بیشک بیرون شده است از جانب خراسان پس بیائید آنها را اگرچه بدر ستیکه در ان رایات خلیفه خدا مهدی است (ونیز ظاهر است که این مهدی غیر آن مهدی موعود است که ظهور آن از مدینه منوره است نه از خراسان واین هم خلیفه الله است که کافه انام مسلمین با عانت او مامور اند و در رفاقت او ماجور) ونیز در بیان باب وارد شده قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ یُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَی مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ * ترجمہ بیرون می آید مردی از وراء النهر گفته می شود مر آن مرد را حارث حراث که همراه اول او مردی باشد گفته می شود مر این مرد را منصور قرار میدهد آنرا که حارث نام اوست آل محمد را چنانکه قرار داده اند و پای برجای کردند قریش مر پیغمبر خدا را صلعم واجب ولازم

است بر هر مسلمان یاری دادن و تائید نمودن آنحضرت را
و دیگر ظاهر است که این بزرگ که از اهل بیت است که وارث
موعود است چه مهدی موعود است چه مهدی موعود را او
باجتماع لشکر هرکس تائید خواهند شد باجتماع لشکرها و رایات نصرها
پس حال خلافت را اشاره ابا مملکت ظاهره مر حال
سلطنت عادله یا حکومت جابره قیاس باید کرد پس
چنانکه گاهی سلطنت عادله ظهور میکند و گاهی حکومت جابره
همچنین گاهی خلافت راشده ظاهر میگردد و گاهی مملکت
ظاهره تبدل قسمین خلافت را بر تبدل لیل و نهار قیاس باید
کرد چنانکه بعد از زمانه لیل نهار آشکارا میگردد و باز در ظلمت
شب روپوش می شود و بعد از آن باز نور او جوش میزند
و در اینچنین زمان از استمرار دول نعمت الهی که عبارت از
ظهور خلافت راشده است هرگز مایوس نباید شد و آنرا از مجیب
الدعوات طلب باید کرد و مراقبت و دعای تو چشم باید
داشت و در تفحص خلیفه راشد در هر زمان همت باید گماشت
که شاید نعمت کامله در همین زمان ظهور فرماید و خلافت
راشده در همین وقت رو نماید * نکته نادره * خلیفه راشد سایه
رب العالمین است و همسایه انبیاء و مرسلین * سرمایه ترقی

زمین است و همپایه ملائکه مقربین مرکز دائره امکان است مفخر جمیع اکوان افسر ارباب عرفانست دفتر افراد انسان دل او عرش تجلی رحمن است و سینه او دریای رحمت بیکران اقبال او پرتو جلال یزدانی است ومقبولیت او عکس جمال ربانی قهر او تیغ قضا است و مهر او منبع عطا و معارضه او معارضه تقدیر است و مخالفت او مخالفت رب قدیر هر کالیکه در خدمتگذاری او مصروف نگردید خیالیست پراختلال و هر علمی که در بیان اعظام واکرام او بکار نیامد واهی است سراسر باطل و محال هر صاحب کمال که موازنه خود با او می جوید راه مشارکت حق می پوید علامت اهل کمال همین است که در خدمت او مشغول باشند و در اطاعت او مبذول ارادهای مساوات او دست بردارند و او را بجای رسول بشمارند * نکته ثالثه * خلیفه راشد نبی حکمی است هر چند فی الحقیقه بپایه رسالت نرسیده تا ما بمنصب خلافت چندی از احکام انبیاء الله بر وجاری گردیده هر چند احکام مسطوره در ابواب آینده انشاء الله تعالی باستیعاب مذکور خواهد گردید اما در همه احکام درین مقام بطریق نمونه ذکر کرده می شود از انجمله توقف نجات اخروی است بر اطاعت

اویعنی چنانکه اگر کسی بهزار روحه در معرفت الهیه وتهذیب
نفس حد وجهد تمام وسعی مالاکلام بجا آورد اما تا وقتیکه ایمان
بالرسل ندارد وهرگز نجات اخروی میسر نخواهد آورد
وخلاص از عسیب جهار دو درکات نار نخواهد یافت همچنین
هرچند عبادات شرعیه و طاعات دینیه بجا آورد وجد وجهد تمام
در امتثال احکام اسلام بر روی کار آرد اما تا وقتیکه
در اطاعت امام وقت کردن نه نهد و اقرار بامامت او نکند هرگز
عبادت مذکوره در آخرت کارآمدنی نیست واز دارو گیر ربوبیه
قدیرخلاصی یافتنی نه * چنانکه در حدیث شریف وارد وشده
مَنْ لَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهِ فَقَدْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً * ترجمه *
بالا گذشت * فِي الْمِشْكٰوةِ فِي كِتَابِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَادُّوا زَكٰوةَ
اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيعُوا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ * ترجمه * فرمود
نبی صلعم بگذارید پنج نماز خود وبدارید روزه ماه رمضان خود
و اداکنید زکواة مال خود وا طاعت کنید صاحب امر خود را داخل
شوید در جنت پروردگار خود * فِي الْمِشْكٰوةِ فِي كِتَابِ الْاِمَارَةِ
وَالْقَضَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صلعم مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ
مِيتَةً جَاهِلِيَّةً * ترجمه * کسیکه میرد وحال آنکه نیست در گردن

أو بايعت في ميرادمرون نجاهلية) واز انجمله توقف عبادات شرعيه است بر موافقت امر او يعني چنانکه عبادات دينيه و طاعات شرعيه اگر مطابق سنت نبويه باشد مقبول است والا مردود چنانچه صحت جمعه واعياد وجهاد وحدود و تعزيرات بر متوقف است بر امر امام و فيه ايضاً قال النبيّ صلعم انّما الامام جنّة يقاتل من وراءه ويتقى به * ترجمه * فرمود پيغمبر خدا صلعم جز اين نيست كه امام سپر است كه جهاد كرده مي شود از پس وي و حفاظت نموده مي شود بآن سپر از آفات و مخافات)

و فيه في كتاب الجهاد قال النبيّ صلعم الغزو غزوان فامّا من ابتغي وجه الله و اطاع الامام وانفق الكريمة وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا و رياء وسمعة وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف * ترجمه * غزا كردن دو قسم است اما كسيكه طلب كند بغزا كردن رضاى او را و فرمان بردارى كند امام را و دهد يار دور براه خدا انفس و مالهاى برگزيده خود را و رفق نمايد كسى را كه با وى شريك است و پرهيز كند تباهى را پس بدرستيكه خواب و بيدارى وى موجب ثواب است همه و اما كسيكه غزا كند بجهت نازيدن و براى آنكه تا مردم

به بیند و بشنوند و نافرمانی کند در زمین پس بد کرده پیشیمانی وی باز نمی گردد و ما ثواب * و از انجمله نفاذ حکم اوست در عقود و معاملات بنی آدم پس چنانکه وقتیکه نبی وقت بانعقاد معامله از معاملات فیما بین دو شخص حکم فرماید مثل انعقاد نکاح یا بیع یا امثال ذلک پس آن معامله بمجرد حکم او خود بخود منعقد میگردد و پس باز کسی را چون وچرا در آن نمی رسد چنانکه حق جل و علی در سوره احزاب می فرماید وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ * ترجمه * نرسد هیچ مرد و زنی گرویده را چون حکم کند خدا و رسول او با مری اینکه باشد برای او اختیار از امر ایشان * همچنین عقود مذکوره بحکم امام یا نائب او که قاضی است خود بخود منعقد می شود و مجال گفتگو کسی را باقی نمی ماند چنانچه مسئله « قضاء القاضی ینفذ ظاهرا و باطنا * ترجمه * حکم قاضی نافذ می شود از روی ظاهر و باطن) در متون و شروح مصرح است * و از انجمله ثبوت حکم شرعی است تا مراد یعنی چنانکه در فعلی از افعال و قولی از اقوال هزار منافع و مصار مدرک شود و بصد وجه حسن یا قبح عقلا در و ثابت گردد اما وقتیکه کتاب منزل یا نص نبی مرسل بر لزوم یا منع او دلالت ننماید

باشد و چون یا حرمت آنقول و فعلی شرعا ثابت نمی تواند شد همچنین اگر در فعلی و یا قولی بهر از وجه منفعت در ابواب قضیات مفهوم گردد فاماتا وقتیکه حکم امام یا نائب او بان ملحق نگردد آنرا از واجبات شرعیه نتوان شمرد * همچنین اگر بر صحت دعوی یا بطلان آن یا ثبوت حد و تعزیر هزار دلائل قایم باشد و صدها گواهان بر ان گواهی دهند اماتا وقتیکه حکم امام یا نائب او بان ملحق نگردیده هرگز بپایه ثبوت نرسیده پس چنانکه سبب ثبوت احکام شرعیه نص نبویست وبیان وجوه حسن و قبح عقلی محض بنا بر تسلی خاطر مخاطبین و الزام مخالفین است و بس * همچنین سبب ثبوت احکام عقود و معاملات وحدود و تعزیرات حکم امام و نائب اوست و اظهار شهادت شهود و بیان منافع و مضار محض بنا بر تسلی خاطر حاکم است و الزام کسیکه او را بجور و ظلم نسبت کند * و از انجمله انکه حکم او نص حکمی است یعنی چنانکه اجتهاد مجتهدین و قیاسات قائسین وقتیکه مقابل نص قطعی می شود بلا ریب از پایه اعتبار ساقط میگردد هرگز عمل بر امور مذکوره بر تقدیر مخالفت نص جائز نیست * همچنین وقتیکه در مواضع اختلاف مسائل اجتهادی حکم امام یا جد ابجانبین ملحق گردید بر هر مجتهد و مقلد و عالم و عامی

و عارف و غیر عارف واجب الاذعان شد هر گز کسی را
معارضه آن باجتهاد خود یا باجتهاد مجتهدین متاخرین یا بالهام
خود یا بالهام شیوخ متقدمین نمیرسد * هر که مخالفت
امر امام نماید و در جانب خلاف امور مذکوره الصدر تمسک
کند بیشک عند الله عاصی است و نزد او محصور رب
العالمین و انبیاء مرسلین و علماء مجتهدین نامسموع * و این
مسئله اجماعیه است که هیچ کس را از اهل اسلام دران
اختلافی نیست و از اینجاست که قوانین ریاست و آئین
سیاست که از خلیفه راشد ظاهر گردد حکم سنت نبویه
میدارد پس آئین خلفای عظام همرکاب سنن انبیاء کرام
است که استدلال بآن در مناظرات و تمسک بآن در
معاملات و عادات کافی و شافی است پس آئین مستطر
او از قبیل سنت است نه از جنس بدعت فی المشكوة فی
باب الاعتصام بالکتاب والسنة قال النبي صلى الله
عليه وسلم من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا
فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا
بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور
فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة * ترجمه * فرمود

نبی صلی الله علیه وسلم کسیکه خواهد زیست از شما بعد من پس قریب است که خواهد دید اختلاف بسیار پس لازم گیرید سنت من و سنت خلفای راشدین مهدیین و چنگ زنید بر ان و بگیرید آن سنت را از نواجذ که بمعنی چهره کونند و به پرهیزید از نو پیدا کردن در دین پس بدرستیکه هر چیزی که نو پیدا شده در دین بدعت است و هر بدعت گمراهی است) و از انجمله انکه احکام اسلام متمم سنت است تفصیلش انکه چنانکه حکیم علی الاطلاق اصول احکام شرعیه را در کتاب منزل خود مبین فرموده و بیان فروع و شروط انرا بزبان نبی مرسل مفوض نموده مثلا بندگان خود را در کتاب خود باصل صلوة مامور کرده و تعیین اوقات و قدر رکعات و سائر ارکان و شروط را در باب صلوة و هم چنین تعیین اموال زکواة و نصاب او و مقدار او و امثال آن بر رسول مقبول خود حواله کرده ❁ پس دین عبارت است از مجموع اصول احکام که مدلول کتاب منزل است و فروع ان که مفهوم حدیث مسلسل است پس مجموع کتاب و سنت مبین احکام دین و شریعت باشد هم چنین بسیاری از احکام اند که مختلف می شوند باختلاف زمان مثلا لشکرکشی در بعضی اوقات بر ضی

الهی است و در بعضی اوقات غیر مرضی و منتام کردن لشکر
در قطری از اقطار و مصری از امصار در بعضی اوقات
نافع در دین است و در بعضی اوقات مضر آن پس در
امثال این احکام حکمی خاص مطلقا تعین نشوان کرد مثلا
نتوان گفت که مطلق لشکرکشی واجب است یا ممنوع و مطلق
کوچ و مقام حلال است یا حرام بناء علیه تعین این احکام
مفوض است بر رای امام پس این احکام را هم از احکام
شرعیه باید شمرد نه از رسوم عرفی پس شرع عبارت است
از مجموع انچه از کتاب الله و سنت رسول الله و احکام خلیفه
الله مستفاد می شود پس چنانکه کتاب و سنت از اصول
دین متین است هم چنین حکم امام هم از اوله شرع مبین ﷺ پس
چنانکه سنت را در مرتبه ثانیه از کتاب باید شمرد هم چنین حکم
امام را در پایه فروتر از سنت باید نهاد پس اصل کتاب
الله است و متمم آن سنت نبوی و مبین آن حکم امام پس
ایمان بکتاب الله اول است و ایمان برسول الله ثانی و از طاعت
خلیفه الله ثالث قال الله تعالی فی سورة النساء يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
مِنْكُمْ ﷺ ترجمه ای گروه مومنان فرمان برید خدای را و

و اطاعت کنید رسول را و سردار را که از شما باشد قال النبی صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین بنا بر علیه علما را است اطاعت امام در مواضع غیرمنصوص بر صحت قیاس موقوف نداشته اند بلکه اطاعت او را با وجود یکه قیاس او ضعیف باشد واجب انگاشته * و مخالفت او را اگر چه بملاحظه قیاسی باشد که اقوی و اظهر است از قیاس او جائز نه پنداشته * و سرش همین است که حکمش بذاته اصلی است از اصول دین و دلیلی است از ادله شرع مبین که اقوی است از قیاس صحیح اگر چه فی الحقیقه بقیاسی از قیاسات مستند باشد * فاما ان قیاس اگر چه صحیح باشد ظنی است و این حکم اگر چه به نفس الامر مستند بقیاس است الا قطعی است مثلش انکه اجماع حجت قطعیه است و بسا است که مستند اجماع در نفس الامر قیاسی می باشد یا خبر غیرمشهور روان هم ظنی است * از انجمله انکه حکم امام هم نص حکمی است که در مرتبه ثانیه است از نص حقیقی و اقوی است از سائر ادله شرعی چنانچه بسیار چیزاست که در کتاب الله مسکوت عنه است و بسنت نبویه آنرا واجب یا حرام
[illegible]

و مدت مباح و مساوی امتحرفین بنظر می آید مگر امام او را
واجب و حرام میکرداند * و از انجمله آنکه تفو بعض تغییر
احکام بر ذمه امام یعنی چنانکه وقتیکه مقدمه از مقدمات دیانت
یا سیاست پیش آید و مهمی از مهمات دین روی نماید پس اگر
پیغمبر در میان امت موجود باشد پس ایشان را نمی رسد
که بران امر مسابقت نمایند و قبل قال را در میان خود
انداز ند و باهم مشاورت کرده چیزی مقرر و معین سازند و به
عقل و تدبیر و رای و قیاس خود در ان بتازند * بلکه باید که
در ان مقدمه سکوت نمایند و امر را بحضور پیغمبر حواله
سازند و منتظر باشند که او در ین مقدمه چه حکم می فرماید و کدام
طریق معین می نماید * بالجمله فرمان روائی منصب او ست و
زبان درازی مرتبه امت قال الله تبارک و تعالی فی سورة
الحجرات یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیِ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ * ترجمه * ای ان کسانیکه
ایمان آورده اید سبقت نه نمائید نزد خدا و رسول او
و بترسید از خدای بدرستیکه خدا شنوا و داناست * هم چنین
لازم است که اجرای احکام و سرانجام مهمات بسوی امام
حواله نمایند با او زراه قیل و قال و بحث و جدال نه پیمایند و خود

بجود بر مهمی از مهمات اقدام نکنند و زبان از ابتذو را وکلام دهند و رای خود را در سرانجام مقدمات دخل ندهند و دم استقلال بوجه من الوجوه با او نزنند قال الله تبارک وتعالی فی سورة النساء وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا * ترجمه * وچون باید بمنافقان مهمی که موجب امن باشد یا سبب خوف ظاهر سازند انرا و اگر باز گردانند آن امر را بسوی پیغمبر و سرداران از ایشان هر آینه معلوم کنند آن امر را کسانیکه استنباط می کنند آنرا از ایشان و اگر نبودی فضل خدا بر شما و رحمت او امر هر آینه تابعداری کردید شما شیطان را مگر اندکی از شما یان * بالجمله کاربار خلافت برابر سیاست سلاطین قیاس باید کرد تدبیر ریاست وباقین * نکته رابع خلیفه را شبیهتر که فرزند ولی عهد رسول است و دیگر ائمه دین بمنزله فرزندان دیگر * پس چنانکه مقتضای سعادتمندی سائر فرزندان همین است که انچه مراتب پاسداری وخدمت گزاری که بنسبت والد کردنی است این همه بنسبت برادر جانشین پدر بجا ارند و او را بجای والد

خود شہ رند و ما او دم مشارکت ترند بلکہ بر منصب وزارت
مصالحت کنند * ہم چنین مقتضای امامت ائمہ ہدی ہمین
است کہ ایچہ از مراتب اطاعت و اعانت بہ نسبت پیغمبر
آوردہ است ہمون طریق زمام اختیار خود بدست خلیفہ
راشد بدہند و در انقیاد او ہر وجہ کردن نہند ہرچند ہرکس
از ایشان در منازل وجاہت علم است و در مقامات ولایت
راسخ القدم و در نزول کلام والہام با او مشابہت میدارد
و در توجہ خطاب با او مشارکت بمنصب بعثت و ارسال
ما او می دارد و در فتح ابواب ہدایت با او مساوات است
لکن صاحب سیاست کبری و خلافت عظمی ہمون خلیفہ راشد
کہ تمثال انبیاء اولوالعزم است و ارباب مناصب ہدایت
مانند ائمہ دین کہ ظلال انبیاء مرسلین اند از مقامیکہ منصب
امامت بایشان عطا گردیدہ از ہمان مقام حکم اطاعت و اعانت
او بایشان رسیدہ پس چنانکہ ہرکسی از انبیاء
مرسلین با اولوالعزم در منصب امامت مشارکت میدارد
و در نزول وحی مشابہت فاما چنانکہ از بارگاہ کریم مطلق
مبعوث اند از ہمان بارگاہ باتباع انبیاء اولوالعزم مامور *
ہم چنین تمام ائمہ ہدی ہرچند از بارگاہ ملک علی الاطلاق و

مالک بالاستحقاق بمنصب امامت رسیده اما از همان بارگاه
بجانب خلیفه راشد ماسور کردیده بالجمله معاملات ائمه هدی
با خلیفه راشد از معامله جناب فاروق اعظم با صدیق اکبر
و جناب حضرت مرتضی با فاروق اعظم و جناب حسن مجتبی
با حضرت مرتضی توان دریافت که باوجود اتصاف کمالات
روحانی و فضائل نفسانی زمام اختیار بدست خلیفه راشد
دادند و بر اطاعت او گردن نهادند رضی الله عنهم اجمعین

قسم ثانی در ذکر اقسام امامت حکمیه

باید دانست که امامت حکمیه در هر کمالی از کمالات مذکوره
عبارتست از نقصان حصول معنی مشابهت بانبیاء الله در آن
کمال باوجود تحقق علامات و اثار آن * پس آثار و علامات
امامت درین صورت موجوداست و حقیقت ان مفقود
هرچند انچه از اقسام امامت حقیقیه در قسم اول مذکور گردید
همه ازی هم آن اقسام امامت حکمیه است پس چنانکه
اقسام امامت حقیقیه بیشمار است همچنین اقسام امامت
حکمیه بیحد و حصار * اما تفصیل آن همه اقسام مقصود درینمقام
نیست بلکه مقصود درین مقام بیان امامت حکمیه در باب
سیاست است و بس پس می گوییم که فقدان امامت

شقیقه در باب سیاست و حدوث امامت حکمیه و از ان نسبت
امتزاج سیاست سلطانی است با سیاست ایمانی پس قدر یکه
سیاست سلطانی در سیاست ایمانی راه خواهد یافت همون قدر از
امامت شقیقه ساقط خواهد گردید و امامت حکمیه غالب و
خلافت راشده در پوشش خواهد شد و سلطنت ظاهره در ظهور *
پس سیاست ایمانی و سیاست سلطانی را مثل آب شیرین و
آب شور تصور توان کرد پس هر قدر آب شور با آب
شیرین آمیخته گردد بهمان قدر لذت آب شیرین پنهان خواهد گردید
و حدت آب شور نمایان پس چنانکه مراتب اختلاط آب
شیرین متفاوت است که تفاوت در تغییر ذائقه آب شیرین
مطابق آن هویدا خواهد گردید * همچنین مراتب اختلاط
سیاست سلطانی با سیاست ایمانی متفاوت است
که تفاوت مراتب تغییر خلافت راشده بحسب آن پیدا
خواهد شد * تقسیمش اینکه اختلاط آب شور با آب شیرین
بر چهار مرتبه متصور می شود * اول * آنکه قدری نمایان
از آب شور بمقدار کثیر از آب شیرین و صاف و سرد
بوجهی مخلوط شود که هیچ ملحی و تلخی در ذائقه آب شیرین ظاهر
نگردد و فی الحال لطافت و نظافت او معدوم شود و بس پس

لطیف طبعان نازک مزاج البته آب مذکور را پسند نخواهند کرد * و همچنین کسیکه بخوردن آب شیرین خالص معتاد است آب متغیر مذکور بر طبیعت او ناگوار خواهد گردید * فاما تشنه را سیراب خواهد کرد و نباتات را شاداب و جمیع اصناف طعام از و پخته خواهد شد و جمیع اصناف پارچه از و شسته پس این آب مذکور را اگرچه فی الحقیقت از جنس آب خالص نیست فاما و را آثار هم رنگ او ست و در منافع هم رنگ * دوئم * آنکه بحدی مخلوط شود که تلخی وتیزی در ذائقه او بوجهی نمایان گردد که خوردن آن بر طبیعت هرکس و ناکس ناگوار شود و کراهت ذائقه او آشکار فاما التهاب سوزش تشنگی از و زائل میتواند شد ولیکن شورش تشنگی از و تا صال و در دیگر منافع هم یک گونه تغیری راه خواهد یافت و تلخی او در اطعمه هم یک گونه خواهد شتافت و جامه هم ازکه ورت چرک بالکل پاک نخواهد گردید و سرسبزی نباتات هم بکمال ترو تازگی نخواهد رسید * مرتبه ثالث * آنکه آب شور با آب شیرین بحدی مخلوط شود که تلخی و حدت بوجهی ظاهر و باهر گردد و حلاوت و لذت بوجهی مختلف شود که اورا اهل عرف آب شور بدانند که هرچند عند الضرورت در حوائج خود استعمال

تا بیند و نهما امکان از دیگیر بر ند و از استعمال او بپرهیزند و جاهها که لقیده را روشن و بیند و سیرابی اشجار لطیفه از دیجویند اگرچه بعضی از ساعات کسیفه را مثل درخت تا کو از و آب د هند و عند الاضطرار لوجه من الوجوه استعمال کند * مرتبه رابع * اینکه آب شور با آب شیرین بجدی مختلط شود که بالکل بمثال آب دریا شور محض تلخ گردد و شیرینی از اصل زایل شود و منافع آب بالکل باطل و کسی او را بجبر دیگر و رفاجتی از حوائج خود استعمال هم کند هرگز حاجت او اصلا حاصل نشود و منفعت مقصود بوجه من الوجوه برو مترتب نگردد مثلا اگر برای تسکین تشنگی نخورد شود بلکه تشنگی دو بالا گردد و اگر درختی را با آب دهد درخت مذکور را از اصل میوزاند اگر طعامی با و بخته کند طعام مذکور محض خام باشد و اگر طعام مذکور رنجور دهد آمیه مضرت باو رساند پس درینصورت از جنس آب شیرین بالکل خارج شد * جاییکه مثل این آب موجود است طالبین آب را توان گفت که آب اینجا مفقود اگر مسافری مثل این آب با خود خواهد داشت بالاریب در میدان بی آب از شدت تشنگی جان خواهد باخت * چون امر تمثیل * واضح گردید پس بر اصل کلام بیائیم و در تفصیل

مراتب امامت گاسیه زبان بکشائم پس میگویم اصل این از و ۲۳
ذ تخم این خار نقصان است در مقام عبودیت * چنانکه در
ذات بابرکات امام حقیقی بصفت نبوت تامه می نهند که محض
رضای ربانی را قبله همت خود ساخته وهوای نفسانی را بالکل پس
پشت انداخته از استیفاء لذائذ خود محض پاک است و در
طلب رضای مولای خود بغایت چست و چالاک از مقتضیات
نفس بالکل دست بردار است و از اتباع هوا و هوس محض
بیزار درون و برون بر نگ استقامت رنگین است و بوزن
مناسب سنگین از هر جانب چشم خود بسته و از هر سو پای
خود شکسته و بر در مولای خود نشسته و علایق ما سوای الله را
گسسته واز محبت غیره ارسته فی المشکوة فی کتاب الایمان
من احب لله وابغض لله واعطی لله ومنع لله فقد استکمل الایمان
* ترجمه * کسیکه محبت کرد برای خدا و دشمنی کرد و برای خدا
داد و برای خدا و نداد برای خدا پس کامل کرد ایمان را ایمان
شان اوست و در همان باب وارد شده ومن کان الله ورسوله
احب الیه مما سواهما ترجمه * هر کس که باشد خدا و پیغمبر
او دوست تر بسوی او از ما سوا بهر دو (تفصیل حال او) بناء
علیه وقتیکه بمنصب خلافت میرسد در ابواب سیاست محض

بنابرا صلاح حال عباد اسه و اداى حقوق نيابت رسول الله
مشغول مى شود به آرزوى حصول منصبى نه بسبب ذات
خود در دل او ميگردد و نه غبار بصرتى بدامن همت او ميرسد
مشاركت هواى نفسانى را در اطاعت ربانى از قبيل شرك
مى بندارد و تمناى حصول مقصد بر ايجز رضاى حق بسبب
دل اخلاص منزل خود از جنس جرك مى شمارد پس لابد
چيزى غير از تربيت بندگان الهى او را نه در ظاهر مطلوب باشد
و نه در دل مرغوب * لهذا امريكه باعث انحراف او از قواعد
عبادات ايمانى باشد و باعث ميلان او بائين سياست سلطانى
گهر دد اصلا و مطلقا در پيش نخواهد آمد * بلكه آرزوى مثل
اين امر قبيح هم در دل او خطور نخواهد كرد و در ايچ امرى
از امور نفسانيه ارين راه هيچگونه نخواهد برد الا ما ما شك
از بسكه از مقتضيات نفسانيه بالكل منزه نيست دا از علائق
ماسواى الله بالكل مبرا نه * بناء عليه آرزوى حصول مال
و منال و جاه و جلال و تفوق بر اخوان و اقران و تسلط
بر امصار و بلدان و باسدارى اصدقا و اقربا و مدحواهى مخالفين
و اعدا و استيفاء لذات جسمانيه در مرغوبات نفسانيه در
دل آدمى ماند * بلكه اين امور مذكوره را طلب هم مى نمايد

ذوابواب سیاست را وسیلهٔ حصول مقاصد خود می‌گرداند و
طریق حکومت را بحکمت عملی به تمنای تابعی خود میسر سازد
و همین است سیاست سلطانی که ابواب سیاست را بنا بر
جلب منافع و دفع مضار خود اجرا نماید * پس همین آرزوی
استیفاء لذات جسمانیه مذکوره وقتیکه با سیاست ایمانی
مختلط می‌شود خلافت راشده مخفی می‌گردد و سیاست ظاهره
بر ملا * و این طالب لذائذ نفسانیه متفاوت می‌شود بحسب
اختلاف اشخاص همین هوا و هوس بر بعض اشخاص
بحدی غالب می‌باشد که ایشان را از دایره دین و ایمان
بر می‌کشد و بر بعضی همین قدر مسلط می‌شود که بحد فسق و
فجور می‌رسد و بر بعضی همین قدر گزند می‌رساند که ایشانرا
در سلک بوالهوسان ارام طلب منسلک می‌گرداند پس
اختلاط این هوا و هوس را با سیاست ایمانی بر چهار مرتبه باید
فهمید (مرتبه اول) انکه طالب لذات نفسانی باشد باوجود
پاسداری ظاهر شرع یعنی ظاهر شرع را از دست ندهد و براه
اهل فسق و فجور و ارباب تعدی و جور نرود اما مساعی
مزاحمت رسانی نفس خود بوجهی بجا آرد که به ظاهر شرع انرا از
مباحات می‌شمارد واین را سلطنت عادله می‌گوییم * و مرتبه

ثانیہ آنکه طلب لذائذ نفسانی و خواهش راحت جسمانی ان قدر
غالب کند که گاه گاه مما ستیفاء لذات ازحیطۂ ظاهر شرع بیرون
شود و براه فاسقان مماک و ظالمان سفاک رود و باز
بران ندامت بر کشد و از ان تائب نگردد و ایں را
مداهنت جاریه می گویم * مرتبۂ ثالث * آنکه اتباع نفس بروی
بحدی غالب شود که ناحق نگاه نکرد و عیاش زمانه * داوتکبر و
تجبر و بدو مساد ظلم و تعدی نهد * و در دقائق تفتیش غور نماید و مراتب
تفرح را کمال رساند و قوانین فسق و فجور و آئین تعدی
و جور در مقابله ملت و شواهد سنت فراهم آرد و اعراز
حسن هر و کمال و شمارد و ایں را مداهنت ضلالت میگویم
* مرتبۂ رابع * آنکه آئین ساخته و پرداخته خود را مر قوانین
شرع متین ترجیح و بد و براه و روشن ملت و سنت را
اهانت نماید و بر دو قدح و اعتراض و استهزا ان متوجه کردد
و محاسن و منافع آئین خود شمارد و شرع را محض بیهوده
کردی و بیهوده سرائی مثل سحبان خام و فریب داند
و احکام ملک علام و سنت سید الانام علیه الصلوة والسلام
را از حیس مرسومات احمق فریب و نادان پسند قرار دهد
و مبادا الحاد و زندقه نهد و ایں را مداهنت کفری گویم * پس

این مراتب چهارگانه را در ضمن تنبیهات اربعه ذکر می نمایم

تنبیه اول در ذکر سلطنت عادله

باید دانست که مراد از سلطنت عادله درین مقام آنست که حب ازدیاد جاه و جلال و عز و اقبال و آرزوی حصول معنی امتیاز در میان اقران و اخوان و تمنی منصب تسلط بر قری و بلدان و خواهش فرمانروائی کشور کشائی و تفوق بر اعاظم و اکابر و اجتماع جنود و عساکر و بقاء نام و نشان تا انقضای ادوار زمان و وفور خزائن و دفائن و خیال پرورش دوستان و سرزنش دشمنان و هوس استیفاء لذات نفسانی و درجات جسمانی از عمارات بلند و بساتین طبعت پسند و اطعمه لذیذه و البسه نفیسه و اسپهای خوش رفتار و اسلحه کارزار و دیدن بهار گلعذار و چیدن میوه های اشجار و معاشرت معشوق ناز انداز و مصاحبت محبوبات طناز و عقد محافل طرب و نشاط و مجالس سرور و انبساط و مجالست همنشینان سخن سنج و بسر کردن عمر بی کلفت و رنج و امثال این امور از قسم هوا و هوس در دل میدارد و از ثمره سلطنت خود می شمارد و طالب آن بهر وجه می کند و در جستجوی آن بهر سو میدود ۞

امادر استیفاء لزات مذکوره ظاهر شرع از دست نمیدهد
و در تمامی این تکاپو و در اثنای این جست جو از احاطه دین
متین قدم بیرون نه نهد بالجمله اقتضای نفس اماره او را
بایں حد می کشد که از راه ظاهر شرع سر او را دور تر برد *
تفصیلش آنکه بسیاری از احکام اعمال و اموال در شرع
بر رای امام مفوض می باشد در ان مقدمات که در شرع
شریعت حکمی مصرح نیست بلکه آنچه امام در ان مقدمات
حکم فرماید همانست حکم شرع اما احکامیکه متعلق باعمال است
مثال تعیین مقدار تعزیر چه کناهیکه حد شرعی بران معین نیست
طریق تعزیر آن مفوض است بر رای امام بسا است
که جرمی واحد از چند کس صادر کردیده و امام وقت یکی را
صرف حبس میفرماید و دیگر را تذلیل و تشهیر * و در حق
کسی سلب منصب او اکتفا میفرماید و در حق دیگری بر مسجد
اظهار بی اعتنائی * و این همه راست و درست است و در ظاهر
شرع جائز حکم او درین مقدمات واجب الاداست
و اعتراض بر وی خارج از ایمان * داز آنجمله است تفویض
خدمات که یکی را بپایه بلند میرساند و دیگر را فرو تر از ان *
و کسی را در پهلوی خود می نشاند و دیگر را بپایه تر از ان *

و کسی را افسر افسران بیکار داند و دیگری را آزادگان
سپاهیان * در ین مقدمات اعتراضی از جانب
شرع برو متوجه نیست و فاسقی باو عائد نه بلکه هر که
در امثال این مقدمات برو اعتراض نماید و زبان طعن برو کشاید
همان نست عاصی مردود و باغی مطرود * و از انجمله است قتل
عدیاست یعنی بعضی اقسام جرم است که اگر آن جرم از شخصی
هماواره گردید پس هرچند صدور جرم مذکور خواه مخواه شرعا
مقتضی قتال او نیست فاما گر رای امام بقتال او امر فرماید پس
امام را جائزاست که او را بقتال رساند * و از انجمله است
ابواب صلح و جنگ بساکافر مرید و جابر عنید است که امام باو
همراه مسامحات می پوید و بسا مومن عاصی و مسلم باغی است که امام
باو جنگ می جوید کسی را باو در ین مصالحت و محاربت مجال
قیل و قال نیست و محل بحث و جدال نه * اما احکامیکه متعلق
باموالست پس تفصیلی دارد بس طویل این قدر بالاجمال
در ین مقام باید شنید که در صرف مال بیت المال سوای
تقسیم غنیمت رعایت مساوات جمیع مسلمین بر ذمه او
واجب نیست یکی را از هزاران دراهم و دنانیر یک مشت
می بخشند و دیگری را یک خرمهره هم نمیدهد حالانکه آن محروم را تا

دهد و این استحقاق مر امام مبر منسد و شاہ را اذ اعزاقی مگر کسی که در امثال این مقدمات مر و معترض شود و دست خود از اطاعت او بیرون کشد پس او نیست از بارگاه حق ترید و از سعادت قرب تبعید بالجمله امثال این مقدمات و اشباه این معاملات که برای امام وقت مفوض است بسیار از بسیار است که نمونه از آن درین مقام ذکر کرده شد و اکثر ابواب این معاملات مع دلائل و شواهد در باب ثانی و ثالث بالاستیعاب مذکور خواهد گردید * و مقصود درین مقام آنست که خلیفه راشد هر در مقدمات مذکوره خود در آدخل سید ۶ و سلطان عادل هر * المتصرفات خلیفه راشد مبنی است بر تربیت بنی آدم و اصلاح حال عالم و امتثال احکام ربانی و اتباع الهام رحمانی * این معاملات که تا کنون مقدمات بوقوع کار و صادر میگردد و این احکام را نکاه که از و ظاهر می شود بمراعات ملاحظه انتظام امت و امتناع ملت است اگر کسی را اکرام فرماید نه بنا بر یاسداری علاقه صداقت و قرابت است و اگر دیگری را اهانت نماید نه بنا بر انتقام مخالفت و عداوت * بر چیزی را که باعث انتظام امت و اتباع ملت می انگارد بجان و دل بجا می آرد و بر کسی را که لایق

قدمتی می پندارد و قدمت مذکوره باو نمی سپارد خواه مخصب شمسی باشد خواه مد قدیمی * واما سلطان عادل پس هرچند درهمین امور مذکوره تصرفات می نماید نه در تغییر احکام ملت و آثار سنت* فاما در این احکام مختلفه جانب مقتضیات نفسانی خود رعایت میکند مثلا یک جرم از دو کس صادر شد وآن جرم ازان قبیل نیست که حدی از حدود شرعیه بر و معین باشد بلکه ازان جنس است که در عوض آن تعزیری لازم میگردد پس در حق یکی بضرب وحبس حکم صادر کردید و در حق دیگری بر مجرد بی اعتنائی اکتفا کرده شد *پس خلیفه راشد درین اختلاف حکم اصلاح حال ایشان را مرعی میدارد و وقتیکه بدانست که شخص اول بدون حبس وضرب براه راست نخواهد آمد و شخص ثانی بمجرد اظهار بی اعتنائی هم درست خواهد گردید اگر او را اهانتی زاید از شان بکنن که حمیت جاهلیت دامن گیر حال او گردد و نوبت تا بتلف جان او کشد بنابران انرا تعزیر شدید میفرماید و این را بتعزیر خفیف* سلطان عادل را در اختلاف این حکم گاه گاه این معنی هم بافت می شود که بر طبیعت بر شخص اول بر غضب بود و انتقام طلب اما چون الزام شرعی بر ونمی باقت برانتقام

اوهمت می گماشت لکن راه ابرام بر وی بست و عزم امضا
در دل می نهفت چون ابرام شرعی بر و متوجه گردید
فی الفور او را در تعزیر شدید کشید * چون در میان خلافت
راشده و سلطنت عادله امتیاز واضح گردید پس باید دانست که
از قوام سلطنت عادله هر چند بظاهر شرع شریف منفعتی
می رسد لیکن باطن شرع مضرتی عاید می گردد چه احیانا باکابر
امت درین صورت گزندی می رسد و سیرت پیغمبر
علیه السلام در باب تهذیب اخلاق و حسن خلق و اخلاص فی
العمل و خیر خواهی خلق الله و تربیت عباد الله و تعظیم کبرای
امت وعظمای ملت که با حفظ رسایل دینیه و کمالات شرعیه
واجب التعظیم و التوقیر اند بر هم میگردد * سنتهای امت اهل
آن زمان همین یا دگر دنی چندی از مسائل فقهیه می باشد
تا باین حیله جان خود را از گزند سلاطین وقت محفوظ دارند و
بد خواهان را ملزم و منفحم گردانند پس گزندی عظیم بر روح
شرع از دیر سد اگرچه قالب شرع قائم می ماند * بنا بر
این را بکنایت لطیف یعنی سلطنت گزنده مانند فرموده اند
جائیکه وجود آن بعد انقضای خلافت راشده اشارت
نموده فیها المشکوة کی تا یب بعد باب تقوا للناس

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ یَکُوْنُ خِــــلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا
و نیز باید دانیست که سلطنت عادل دو قسم است اعلی و اسفل زیرا که پاسداری ظاهر شرع که لازمه سلطنت عادله است یا بنا بر خوف خالق یا بنا بر پاس مخلوقات پس اول اعلی است و ثانی اسفل * بیانش انکه سلطان عادل که پاسداری ظاهر شرع میکند و از چیطه آن قدم بیرون نمی نهد باعث این پاســداری یا این امراست که بملک علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق را شاه شاهان و دستگیر هر عاجز و ناتوان و قادر بر قابلیل و کثیر قاهر بر هر صغیر و کبیر می پندارد و خود را مقهور قدرت او می انگارد و بالیقین میداند که روزی در محکمه حساب بحضور رب الارباب حاضر شدنی است و پاداش گستاخی و شوخ چشمی بلا ریب کشیدنی * بحضور او پادشاه ذوی الاقتدار و مسکین ذوی الاخطار برابر اند و عدالت او بر هر بزرگ و خورد و جاری * و تجبر و تکبر و ظلم و جور و فسق و فجور باعث نکبت و وبال و جالب تعذیب و نکال است ظالم ستمگار در ورکات نار گرفتار است و سرکش خودپسند بحضور او بغایت ذلیل و خوار بنا علیه هرچند نفس اماره او را

جمیدان حالت میکشد فاما خوف الهی دستگیری او میکند و او را مثل شتر بی مهار نمیگذارد بلکه اگر گاهی بمقتضای بشریت بچپ و راست میرود همون خوف دست او گرفته کشان کشان براه راست می آرد پس استیفاء مقتضیات نفسانیه تا بحد اجازت شرعیه میکشد و بس* و هرچند شور بش خشم می خواهد که دست تعدی بر حاضری ناتوان دراز کند فاما از خوف جبارات آن خود را جبرا و کرها بار میدارد و قبیله الزام شرعی بر دیاد بیاد فوقت کینه دیرینه خود را می بر ارد و هرچند دل او در عشق معشوقه بیچ و تاب می خورد و شوق اضطراب وصال بجز اضطراب می کشد اما تا وقتیکه عقد نکاح متحقق نمی شود هرگز بپیرامون وصال او نمی گردد آری در طلب نکاح او هر سو میدود و بهر راه میرود و خواه او قامت عزیزه دران مصروف کرد و خواه اموال خطیره* و همچنین هرچند نفس او تقاضای اظهار عادات اهل تجبر و تکبر می نماید تا حدیث اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ إِزَارِی را ملاحظه میفرماید پس بر هر قدر که از امتیاز خود در نشست و برخاست و رفتار و گفتار مباح شرعی باشد اکتفا میکند و از عادات اکاسره و قیاصره بلکه سایر جبابره که از قبیل محرمات

قشر خير است باز مي ماند پس هر چند سيرت انبيا و خلفاء
راشدين راست است بر آئين او منطبق نيست تا با اعتراض
شرعي هم بر و متوجه نه * پس گويا كه اصل شعلهٔ ايمان در دل
او افروخته است تا با دود هوا و هوس با او آميخته و برق
يقين بر دل او درخشيده تا با ظلمت تغيير نيت او را تيره شده
وَ فِيهِ فِي كِتَابِ الْفِتَنِ كَمَا رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ
وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَ فِيهِ دَخَنٌ قَالَ وَمَا
دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي الخ
ترجمه روايت كرده شد از حذيفه بدرستيكه شان اينست كه
گفت حذيفه عرض كردم يا رسول الله آيا هست متوقع بعد ازين
نيكي از شر فرمود آري عرض كردم و آيا خواهد شد بعد از آن شر خير فرمود
آري و درين خير دودي و كدورتي است گفتم من چيست آنچه
او را دخن تعبير گفتي فرمود قومي اند كه راه و روش گيرند
بغير راه و روش من و سيرت سازند جز سيرت من را
و مراد از خير اول زمان نبوت و خلافت راشده است
و مراد از شر افتراق است در اواخر زمان خلافت
راشده و مراد از خير ثاني قيام سلطنت هاي اسلاميه و كار

دخن و مابعد آن اشاره است باکه این حکومت سلطنت است نه حکومت خلافت راشده همین سلطنت را سلطنت کاملہ می گوییم * یا پاسداری ظاهر شرع بایتوجه باشد که هرچند خوف الهی باین حد نمیدارد که مانع نفس اماره می تواند شد فاما شرم مخلوقات دامن او را نمی گذارد که نفس اماره او را از ضبطه شرع برآرد و باعث این شرم مختلف می باشد کاهی باین وجه متحقق می شود که درا قلیمی که سلطنت او قائم گردیده اهل آن اقلیم متدین باشند و متمسک بظاهر شرع یا تشرع در آن اقلیم بطریق رسم و عادات جاری باشد که هرکس و ناکس متمسک و هر مومن و منافق بان مقید شاید سلطان مذکور میداند که اگر مخالفت ظاهره با شرع شریعت خواهد کرد هرآئینه در جمهور امام بد نام خواهد گردید یا سلواهی تمام از خواص و عوام برسرا او خواهد شد یا اکابر مملکت و ارکان سلطنت از وی بیزار خواهند گشت و از انقیاد او دست بردار * یا باین وجه می باشد که کسی از سلاطین عالی مقدار و خوانین ذوی الاقتدار که سلطان کامل بود در همان اقلیم بمنصب سلطنت رسیده و بسبب دیانت و عدالت در خواص و عوام نیکنام گردیده

و نام نیک او تا وقت این سلطان زمان زبان زد سایر اهل قری و بلد است پس اگر سلطان کامل از آباء و اجداد این سلطان مذکور بوده پس میدانند که فرزند سعید و جانشین رشید همانوقت این را خواهند دانست که آئین او مطابق قوانین جد خود باشد و الا پسر ناخلف و جانشین بد او را خواهند گفت و اگر سلطان کامل از آباء و اجداد این سلطان نبوده بعض می خواهند که او در باب نیکنامی مساوات پیدا کند بلکه درین عقد مدبر و مباهات نماید پس درین صورت احیانا این سلطان مذکور در ظاهر شرع زیاده تر استقامت می کند بنسبت سلطان اول * یا با ینوجه میباشد که زمان سلطنت او متصل زمان خلافت راشده واقع گردیده پس میدانند که اگر بالکل آئین او مخالف بطریق خلفای راشدین خواهد شد لابد همه کبار و کبار از و متنفر خواهند گردید و هرگز زمام اختیار خود با و نخواهند داد بنا علیه پاس ظاهر شرع از دست نمیدهد و بالکل قدم از خطه شرع بیرون نمی نهد لیکن از انجا که افعال اهل تکلف و تصنع ممتاز می باشند از افعال اهل صدق و اخلاص و این امتیاز را هر کرا دنای فراست هم داشته باشد بخوبی می فهمد و در دل خود بالیقین میداند که افعال این شخص محض صورتی است

بی مال و مالی است بی روح * سائر حلیه دیانت و تشرع او هر مومن را پسندیده هم نیست و ناپسندیده هم * اما پسندی او پس باعتبار آنکه بظاهر امر شرعی است * و اما ناپسندی او پس باعتبار آنکه صادر است از مرد مکار ریاکار پس افعال او در نظر مومنین محاسن هم معروف است و هم منکر فی المشکوة فی کتاب الامارة والقضاء قال النبی صلی الله علیه وسلم یکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون * ترجمه * خواهند شد بر شما امیران پسند خواهید کرد و ناپسند خواهید نمود افعال ایشان را) واین را سلطنت ناقصه میگوئیم و درین مقام چند لطیفه ایست که در ضمن چند نکته بیان میکنیم * نکته اولی * سلطان کامل خلیفه راشد حکمی است یعنی هرچند بمنصب خلافت راشده نرسیده اما عمده آثار خلافت راشده که خدمت ظاهر شرع است بصدق و اخلاص او صادر گردیده * پس اگر فی وقت من الاوقات سلطان کامل بر سریر سلطنت قائم باشد و امام حق که لیاقت خلافت داشته باشد هم دران زمان موجود * پس انسب همین است که امام حق بر منصب امامت قناعت نماید و سعی خود را در نشر هدایت مبذول فرماید و تا او در امور سیاست دست گریبان نشود و زیاده بر خود را بلند

برپا کردن جنگ وجدال بی سرو سامان نکند هر چند منصبی بس
عالی که عبارت از خلافت راشده است از دست او میرود
فاما این امر را بملاحظهٔ خیرخواهی عباد الله بر خود گوارا کند و آنرا
از قبیل رضا به قضا شمارد و از جنس تصدق بر جماهیر مسلمین
انکارد چنانچه جناب حسن مجتبی علیه السلام با سلطان شام
همین راه پیمودند و باب مخالفت نکشودند و باین مصالحت
بر زبان رسول مقبول صلی الله علیه و سلم ممدوح و محمود
گردیدند فی المشکوة فی باب مناقب اهل بیت النبی قال
النبی صلی الله علیه و سلم ان ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح
به بین فئتین عظیمتین من المسلمین * ترجمه * فرمود نبی صلی
الله علیه وسلم بدرستی این پسر من سید است امید که خدا صلح دهد
بسبب وی میان دو جماعه بزرگ از مسلمانان) و از
همین حدیث مفهوم گردید که اجماع امت بر سلطان کامل هم مرضی
خدا و رسول است و اطاعت او در بارگاه حق مقبول * نکته ثانیه
سلطان کامل بمنزله برزخ است در میان سلاطین و خلفاء
راشدین اگر حال سلاطین ملاحظه کنند پس او را خلیفه راشد
انگارند و اگر حال خلفای راشدین ملاحظه کنند پس او را
از جمله سلاطین شمارند چنانچه سلطان شام فرموده است

لَسْتُ وَكُمْ مِثْلَ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ وَلٰکِنْ سَتَرَوْنَ الْاُمَرَاءَ مِنْ بَعْدِیْ * ترجمہ * نیستم در میان شما مثل ابی بکر و عمر لیکن قریب تواهید دید امیران را الحدیث) ما ء علم زمان سست ادام کیکے کو بیار مان ماخوذ خلافت راشده مشابهت میدارد پس بملاحظه این مشابهت توان گفت کو ابتدای زمان خلافت راشده تا زمان انتهای این مابقی کاملہ زمان ترقی اسلام است چنانچه در حدیث شریف وارد شده فی المشکوة فی کتاب الفتن تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یهلکوا فسبیل من هلک وان یقم لهم دینهم یقم لهم سبعین عاما * ترجمه * می گردد اسیای دین اسلام در مدت سی و پنج سال یا در مدت سی و شش سال یا سی و هفت سال پس اگر هلاک شوند پس سبیل ایشان سبیل کسانیست که هلاک شده از قرون ماضیه و اگر برپا و قائم شود دین ایشان برپا و قائم می شود دین مر ایشان را هفتاد سال و کلمه ان یهلکوا اشارت است بظهور فتنه و تحلل انتظام خلافت در اخر زمانه خلافت راشده و کلمه ان یقم لهم دینهم اشارت است بترقی دین در مجموع زمان ظهور شوکت

نبوة وخلافت راشده وسلطنت کامله * ونیز در حدیثی دیگر وارد شده في المشكوة في كتاب الامارة والقضاء تعوذوا بالله من رأس السبعين الخ * ترجمه * پناه جوئید بخدا از شر سر هفتاد سال) و این کلمه اشارتست بانقضای زمان سلطنت کامله پس گویا که مجموع این هر سه از منه را زمان برکت قرار داده اند که شر و فساد یکه قابل تعوذ باشد بعد از انقضای سلطنت کامله ظاهر خواهد گردید * نکته ثالثه * سلطان کامل هم نوعی ازعیبه از نیابت پیغمبر میدارد هر چند ریاست او را خلافت نبوت نتوان گفت اما سلطنت نبوت توان گفت چنانچه در کتب سابقه الهیه در نعت سید المرسلین علیه الصلوة والسلام نازل شده مهاجره طیبة وملكه بالشام * ترجمه * جای بر آمدن او از مکه بمدینه است و پادشاهی او در شام) پس انچه از انقیاد و کامل و اطاعت بلیغ به نسبت نبی باید کرد هم چنین به نسبت سلطان کامل هم باید نمود اگرچه در اقتباس انوار هدایت و اتباع آثار ولایت در تهذیب اخلاق و تکمیل مقامات و سلوک طرق تقرب الی الله و حسن معاشرت با خلق الله و تربیت عباد الله از وشنوان آموخت * نکته رابعه * سلطان کامل چون

اصل ایمان و اخلاص میزان دو کارهای عمده آن دست
و سرانجام می پذیرد و ترقی ظاهر شرع باقبال او رونق
میگیرد پس آنچه بنابر مقتضای بشریت در ابواب
تهذیب اخلاق و امثال آن بعضی امور خلاف سنت ازو
ظاهر میگردد از آن چشم باید پوشید و در خیرخواهی
او بجان و دل باید کوشید معنی قلیل او را کثیر باید
شمرد عیب صغیرا و را بجای عیب کبیر حساب باید کرد
که هرچند باستیفاء لذات نفسانیه مشغوف است اما
خدمت گذاری دین زیب الناس همین موصوف (بیت)
کمال صدق و محبت ببین نه نقص و گناه * که هرکه بی هنر
افتد نظر بعیب کند

تنبیه ثانی در ذکر سلطنت جابره

باید دانست که سلطان جابر عبارتست از شخصیکه نفس اماره
بروجهی شورش کند که نه خوف خالق مانع او می تواند شد و نه
حترم مخلوقین در اجرای مقتضیات نفس خود پاحشم شرع
دارد و نه پاس عرف هرچه نفس اماره او رای فرماید بلا تکلف
آنرا بجای آرد مخالفت و موافقت شرع پروائی ندارد بلکه
همین استیفاء لذات نفسانیه را ثمره سلطنت خود می شمارد

همین را سلطنت جابره میگوئیم * و سلاطین جبابره در مخالفت شرع مختلف می باشند بحسب اختلاف طبایع * یکی را عادت تکبر و تجبر مرغوب طبعی می باشد و دیگر یرا ناز و تبختر کسی را تعدی و جور مرغوب می باشد و دیگریرا فسق و فجور و کسی را انهماک در شهوات مرغوب می باشد و دیگریرا استعمال مسکرات و کسی را اطعمه لذیذه مرغوب می باشد و دیگریرا البسه نفیسه و کسی را لهو و لعب مرغوب می باشد و دیگریرا نشاط و طرب بالجمله ابواب هوا و هوس نفس اماره بیشمار اند و مقدمات نفس پرستی هزار ان هزار * اگر تفصیل آن کرده شود تا سالها بانجام نرسد فاما اصول آن چند است و فروع آن بیشمار * از انجمله سفاهت است شخصی کیاست و فراست نداشته باشد و همت خود را در راه دو ربینی نگماشته نصیبه از استقامت نیافته و در راه متانت اصلا نشتافته یعنی تمکین و وقار بخوبی نمی شمارد و حرف ننگ و عار به خیال هم نمی آرد هر چیزیکه به خیال او می گذرد همانرا می خواهد که بروی کار آرد و در منفعت و مضرت او اصلا تامل نمی کند و براه عاقبت بینی مطلقا نمی رود بلکه دیوانه وار مثل اطفال می بارد و بمشابه شتر بی مهار در هر جا می اندازد چون مثل این

مشخص بمنصب سلطنت می رسد تمامی کار و بار سلطنت را برهم می زند افعال او مطابق قوانین شرعی است و نه موافق آئین عرفی از قیام این سلطنت هرکس و ناکس نالان می باشد و هر صغیر و کبیر در آه و فغان * این بلای است پس عظیم که برخانان و سفیه ازان کر سرد و برشانان و مایه ازان بر سر دین المشکوۃ فی کتاب الامارۃ قال النبی صلی الله علیه وسلم اُعِیذُکَ بِاللهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ فرمود آن حضرت در پناه خدامی آرم ترا از امارت بیقوفان) و نیز در همان باب حدیثی دیگر منقول است تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِیْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ * ترجمہ * پناه جوئید بخدا از شر سر هفتاد سال و امارت طفلان و فیه فی کتاب الفتن هَلَکَةُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ * ترجمہ * هلاک امت من بر دو دست کودکان است از قریش) و از انجمله ابواب عیاشی است تفصیلش آنکه بعضی اشخاص بحسب جبلت مغلوب قوه شهوانیه می شوند که تمام همت ایشان در احتیفا، لذات نفسانی و راحت جسمانی مصروف می باشد و عقل ایشان بر وایق عیاشی مشغوف شب و روز در تدقیقات طعام مرغوب و لباس خوش اسلوب و مشروب خمور و دیگر

مسکرات مولد فرح و سرور و شطرنج بازی و مزمار نوازی
و عقد محافل رقص و سماع و انهماک در اغلام و جماع
و بناء عمارات بلند و تفرج بساتین دلبند و امثال ذلک
غور و فکر می کنند و داد فسق می دهند چون امثال این اشخاص
بمنصب سلطنت می رسند و عقلای دقیقه شناس بحضور
ایشان مجتمع می شوند چون رغبت ایشانرا بامور مذکوره
می دانند سعی بلیغ در استخراج ابواب لهو و لعب و نشاط
و طرب بجای آرند و آنرا فنی بس طویل و عریض می گردانند
و این فن را بغایة الکمال می رسانند * این سلاطین هم ارباب
این فن را مستحسنین و خیرخواه می شناسند و مقرب بارگاه
خود می شمارند پس هر که از ایشان عیاش بر ملاهاست
و تمثال باصحاب قانیان حیله باز است و نغمی مزمار نواز هاست
مقرب بارگاه و معظم درگاه * و از بسکه این ابواب فسق
فجور بدون اسراف بکمال نمی رسند و اسراف بدون کثرت
خزینه محال * پس لابد انواع ظلم و تعدی در باب تحصیل اموال
از و صادر می گردد و بر رعایا دست درازی می کند و در
ملک فسادی راه می یابد اکثر بین ضعفا و غربا خانه ویران
می شوند و اهل زراعت و تجارت بی سرو سامان * و نیز

بتمیز فسق . ظہور بعضی احیان بہ پرده دری ارباب ثقاهت و دست درازی بر ناموس اہل عزت منجر می گردد * و ایہم باعث بربادی مہلکت می شود * ونہروقتیکه ساشاان وقت در ابواب لہو ولعب ونشاط وطرب مستغرق گردید لامحال عدالت و تقاقت بخرابی کشید * پس درمیان رعایا ہر ظلم جاری می شود بالجملہ فسق وفجور سلاطین بظلم وتعدی وفساد ملک وخرابی رعایا منجر میشود فی المشکوٰۃ فی باب بعد باب تغیر الناس

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ کَائِنًا جَبَرِیَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰہَ * ترجمہ * فرمودہ آنحضرت کہ امر دین وملت پیدا شد اول نبوت و رحمت پستر می باشد خلافت و رحمت بستر می باشد باد شاد گزند وپستر شوند داست این گبر وقہر وازحد درگذشتن در زمین حلال می دانند این شاہان اخیرہ جامہای ابریشمی را وفرجہای زنان را وانواع شرابہا را رزق داده می شوند باوجود این کارہا ویاری داده می شوند درکارہا تا آنکہ ملاقات کنند ازخدا) واین سلطنت فسق وظلم درحق امت وملت بلای ایست بس

عظیم چه از باب گیاست و دیانت اکثر از سلاطین وقت
دوری و کناره گزینند و از صحبت ایشان بپرهیزند و در محافل
و مجالس داخل نشوند و تقرب ایشان حاصل نکنند پس
معاش ایشان تا سد میگردد و اطمینان قلبی هیچگونه دست نمیدهد
تا باصلاح معاد متوجه شوند و در طلب راه حق مشغول گردند
و اگر تقرب جویند و راه مقربان ایشان پویند لا بد اول از
دین و ایمان دست بردار شوند و از ننگ و عار نهراسند * نصیحت
گوئی را کمال خود شمارند و سرودسرائی را هنر خود انگارند
پس چاره کار همین است که اصل دین و ایمان را بر باد دهند
و زنهار ملازمت ایشان اختیار نکنند هرگز این چنین محال
در دل نیارند که دین خود را محفوظ دارند و بقدر ضرورت
که اصلاح معاش از آن مقصود باشد قدری از سعی و کوشش
در رسانی خود بحضور ایشان بجا آرند که این خیالیست پر اختلال
و وهمی است سر بسر باطل و محال (بیت) هم خدا خواهی و هم
دنیای دون * این خیال است و محال است وجنون) و از آن
جمله حب مال است (تفصیلش آنکه بعضی اشخاص مجبول می باشند بر حب
مال بوجهیکه بنفس اجتماع اموال مسرور می شوند اگرچه از لذایذ
نه تصرف نه نمایند بلکه نفس اجتماع مال را از اعظم لذائذ

می شمارند و کثرت آنرا از بهترین راحات می انگارند هرگاه بیکه خزائن دوفائن خود می بینند از دل شادان و فرحان می شوند و راه افزونی او میطلبند هزار تکالیف و رنج در فراهم کردن حریه و گنج مرجان خود گوارا میدارند هر چند در کرسنگی در ماسکای می میرند لکن حرمه از ان می بر آرند و چون امثال این اشخاص صمت سلطنت میرسد دا دحرص و بخل میدهند (الحرص) پس حالش آنکه در استیفاء حق خود از اهل زراعت و تجارت و اغنیاء وفقراء و سایر رعایا تقصیر و تکثیر می شمارند و یک جرمهر ۰ ام بمطالبق مسامحت نمی گذارند بلکه از دل خود خواهان این معنی می باشد که از کسی رعایای ایشان کماهی واقع شود یا عصیانی بر سمت ایشان متحقق گردد پس او را بهمین حیله دار و گیر کرده اموال و اجناس او را بلطایف الحیل می کشند * ما لیجیله در ازدیاد اموال خود هم غور و تامل می نمایند و همنشینان ایشان هم در همین باب عقل خود را کار می فرمایند پس هر که تدبیری برای اخذ مال جست بر دست و تردیدی برای اهل رعایا از زور مکان نشست پس همو نست بر دایشان در بند مشیر و امیر وکبیر * پس بسبب مساعی ایشان فن حیله

بطازی وفریب بازی با تمام می رسد و اصول و فروع آن
هوسش می کردد (واما بخل) پس بیانش انکه از ملازمان
خود می خواهند که خدمت ایشان بجان و دل بجا ارند وان را
مفاخر خود شمارند تا مال از خزانه عامره چیزی کم نگردد
و از دفینه وافره یک خرمهره نبراید بنابران حیله ها
بسیار بنابر مقصب استخدام ایشان می انگیزند وحسن
خلق وتالیف خلق در فن ریاست و سیاست می امیزند برکسی
الزام نهاده ندمتی اورا بر باد می کنند و دیگر را بمجرد تعظیم
و تکریم فریب می دهند بالجمله مقصود ایشان همین معنی
است که خدمت از ایشان بگیرند و چیزی بایشان ندهند
و جائیکه لابد دادن چیزی لازم گردد پس بوجهی دهند که حق ایشان
بایشان کامل نرسد بلکه چیزی از حق ایشان در خزینه بماند
مثلا زر و سیم کم عیار بدهند و کامل العیار در حق خود بگیرند
و چند ایام را از زمان خدمت گزاری ایشان خارج از
حساب شمارند و بعد از خدمت گاری بسیار در دفتر حساب
نام ایشان برنگارند و این سلطنت طمع و بخل اخر بفساد
مهلکت می کشد و اصل حکومت بر باد میرود لیکن مصلحت
وقت در حق رعایا همین است که برکاوکاوش سلاطان مجبلی

معاملت نمائند وراه منازعت با او نه پیماید که مبادا
بالدحال در پرده حیله بازی و مسکن سازی می کنند بر تقدیر
منازعت دست تعدی بی پرده بر کشایند چه او مجبول است
بر طمع و حیله برای تحصیل مال هیچ راه خواهد یافت بر تدوی
صریح بالسرور خواهد شتافت فی المشکوة فی کتاب الامارة
والقضاء کما قال النبی صلی الله علیه وسلم لابی ذر کیف
انتم وائمة من بعدی یستاثرون بهذا الفیئ قلت اما والذی بعثك
بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب به حتی القاك قال اولا
ادلك علی خیر من ذلك تصبر حتی تلقانی* ترجمه فرمود آنحضرت
در حق ابی ذر چه گونه باشد حال شما و امرا که خواهند شد بعد من اختیار
خواهند کرد برای خود این فی یعنی این مال را که بدون قتال دست آید
عرض کردم من آگاه باش سوگند خدایکه برانگیخته است ترا بحق نهم
شمشیر خود را بر دوش خود بستم می دیم بآن شمشیر تا آنکه ملاقات
کنم ترا فرمود نشان دهیم برا امر خیر که بهتر است از شمشیر زدن صبر کنی
تا آنکه ملاقات کنی از من فی المشکوة فی کتاب الامارة والقضاء
قال النبی صلعم انکم ستروں بعدی اثرة وامورا تنکرونها
ترجمه فرمود نبی صلعم بدرستیکه قریب است که به بینید بعد از من
مردم بر گزیدگی را دیده خواهید کارها را که انکار می کنند شما

باز ان کارها یعنی بعد من جماعتی مفضل خواهد شد بر شما در عطایا و ولایات و حقوق کما فیه روي عن بعض الصحابة انه قال یا نبی الله ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقهم و یمنعونا حقنا فما تامرنا قال اسمعوا و اطیعوا فانما علیهم ما حملوا و علیکم ما حملتم * ترجمه * روایت کرده شد از بعض صحابه اینکه گفتند ای نبی الله خبر ده اگر باشند با ما امراء که طلب میکنند از ما حق خود را و نمی دهند مرا حق ما را پس چه می فرمائی مرا فرمود بشنوید و قبول کنید سخن ایشان را و فرمان برداری کنید امر ایشان را پس نیست بر ایشان مگر چیزیکه بار کرده شدند و نیست بر شما مگر چیزیکه تکلیف داده شدید شما از سمع و طاعت) و از انجمله حب خون خواری و مردم آزاری است * بیانش انکه بعضی اشخاص بحسب اصل فطرت مغلوب الغضب و کینه کش می باشند که در وقت شورش خشم و سوران غضب بوجهی سخت رو و درشت گو می شوند که و از بدخواهی میدهند هرگز رعایت مقدار جرم مجرم نمی کنند و برادنای تقصیر از دل میر نجند و قدر گناه را بمیزان عقل نمی سنجند بلکه تا و قیکه بقتل و نهب نوبت نرسانند

یا او را از دو بروی یگانه و بیگانه ذلیل و خوار نمودند هرگز دل ایشان تسلی نمی گیرد و خاطر ایشان اطمینان نمی پذیرد و اگر از تمام قوم یک کس با ایشان مخالفت کرد ایشان با تمام قوم عداوت می نمایند و زبان طعن بر نیک و بد آن قوم میکشایند چون امثال این اشخاص بمنصب سلطنت میرسند داد ظلم و جور میدهند بندگان الهی را و در انواع تعذیبات گرفتار میکنند و اهل عزت و اعتبار را بانواع تذلیل و اهانت ذلیل و خوار ... در حق بنی آدم بمثابه گرگ شوند و مانند سگ گزنده مضرت ایشان در حق صغار و کبار و ارباب عزت و اعتبار و مساکین ذوی الاضطرار و سائر اغنیاء و فقراء بحدیست که پایانی ندارد حتی که ضعفای و غربای مسلمین تسلط کفار نابکار را از تسلط این جبار بهزار درجه بهتر می شمارند و آنرا باعث اطمینان خلق الله می انگارند چنانکه رعایا از سلطان ظالم در رنج اند همچنین سلطان ظالم هم از رعایای خود بیزار است ایشان برای او روز بد می خواهند و او برای ایشان فی المشکوة فی کتاب الامارة قال النبی صلعم خیار ائمتکم الذین تحبونهم و یحبونکم و تصلون علیهم و یصلون علیکم و شرار ائمتکم الذین تبغضونهم و یبغضونکم و تلعنونهم و یلعنونکم الخ

ترجمه فرمود آن حضرت صلعم بهترین امامان شما کسانی اند که دوست میدارید شما او شایان را و دوست میدارند او شان شمایان را و دعا برحمت میکنید شما برایشان و دعا میکنند ایشان بر شما و بدترین امامان شما آنکسانی اند که دشمن میدارید شما ایشان را و دشمن میدارند ایشان شمایان را و لعنت میکنید شما ایشان را و لعنت میکنند ایشان شما را) چنانکه جور سلاطین معاش رعایا را برباد میدهد

همچنین ایمان ایشان را از بیخ میکند چه از خوف او گاهی نمیرهند که با قامت دین و ایمان مشغول شوند پس قیام سلطنت ظالم مثل انتشار مذاهب باطله است که قوانین ملت را برهم میزند و آئین سنت را گم میکند فی المشکوة في كتاب الإمَارَةِ وَالْقَضَاءِ قال النَّبِيُّ صلعم ثَلٰثٌ أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الإِسْتِسْقَاءُ بِالأَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيبٌ بِالْقَدَرِ

ترجمه سه خصلت اند که می ترسم بر امت خود طلب باران کردن بمنازل قمر وظلم سلطان و انکار کردن تقدیر الهی) او در بعضی احیان به نسبت بعضی اقوام پر غضب میشود و انتقام طلبد پس انتقام کسی عاصی را از مطیع امتیاز نمی کند و گنهگار را از بیگناه بلکه تیغ بیدریغ بر سر ایشان

میباشند دانایم و بنده ان را الی جزاع میکند فی المشکوة فی
کتاب الامارة والقضاء قال النبی صلعم من خرج علی امتی
بسیفه یضرب برها وفاجرها ولا یتحاشا من مؤمنها ولا یفی
لذی عهد عهده فلیس منی ولست منهم * ترجمه * کسیکه
بیرون آید بر امت من بشمشیر خود در حالیکه میزند
نیکوکار امت را و بدکار امت را و باک ندارد از کشتن
مسلمان امت و وفا نمی کند و نمی برد برای هیچ خداوند عهد
عهد او را پس نیست آن کس از من و نیستم من از ایشان (ا
و در بعضی احیان شورش عصبیت بسمت بعضی اقوام در دل
او جوش میزند الی مالعجاب قدرت انتقام نمیدارد و پس
تحمل کینه بسمت ایشان در سینه می دارد و منتظر میماند که
کدام وقتی برسد که کینه دیرینه را بروی کار آرد و فیه فی
کتاب ایضا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من وال یلی
رعیة من المسلمین فیموت وهو غاش لهم الا حرم الله علیه
الجنة * ترجمه * فرمود پیغمبر خدا صلعم نیست کدامی والی
که تصرف کند رعیت را از مسلمانان پس بمیرد آن والی
و حال آنکه آن والی خیانت کرده و ظلم کرده است مر ایشان را مگر
آنکه حرام می گرداند خدای تعالی بروی بهشت را (واز جمله)

تجبر و تکبر است بیانش آنکه بعضی اشخاص بحسب اصل جبلت سرکش و خودپسند و صاحب دعوی بلند می باشند بخود و ستائی مشعوف می شوند و بخودنمائی معروف * جان خود را دو ر تر می کنند و هر صغیر و کبیر را فروتر از خود می بینند * اعلای کمالات غیر را با دنای هنر خود اگرچه محض خیالی باشد مثل علو حسب و نسب هرگز همسنگ نمی سازند و مساوات خود را با دیگران به نسبت خود عار و ننگ می دانند غرض که تحقیر اقران را عین عزت خود می شمارند و تعییر اخوان را عین عظمت خود می انگارند و بر کمالات خود می نازند و کمال دیگر برا از پایه اعتبار می اندازند منتهای آرزوی ایشان همین است که ایشان را در میان جمیع افراد انسان بوجهی امتیازی حاصل شود که کسی با ایشان مشارکت نجوید و راه مشابهت نپوید * چون مثل این شخص بمنصب سلطنت می رسد او تجبر و تکبر می دهد و در رفتار و گفتار و نشست و برخاست و القاب و آداب و در سائر معاملات و عادات امتیاز خود می جوید و از هر باب چیزها برای ذات خود بوجهی مخصوص می گرداند که از مشارکت دیگری در رو بنمایش تیر نجر و راه مساوات دیگران را بالکل می بندد و مثلا برای

نشستن خود وقتیکه تخت ساخته دیگرا مرا از نشستن بر تخت
منع کرد و در مجلسی که خود نشسته دیگرانرا از نشستن مانع شد
ولفظیکه برای خود مقرر ساخت مثل سلطان و شاه و بادشاه و
ملک وحضور اقدس و امثال ذالک اگر کسی ان الفاظ را
به فرزند ایشان هم باری گرداند آنرا گنه‌گار سخت می داند
و تعزیر شدید باو می رساند غرض کردل ایشان همین
می خواهد که چنان خود را در بنده‌گان الهی دامتیان رسالت پناهی
نه شمارند وایشانرا از جنس خود نه انکارند و در هرباب راه
علحده اختیار کنند و جان خود را بهر وجه امتیاز دهند و نیز می خواهند
که آئین ایشان بمنابه اصول دین وبمسان احکام شرع متین
مسلم خوالف امام شود و متبوع هر خاص وعام * کسی را بایشان
مجال قیل وقال ماند و مکان بحث و جدال نباشد گویا که با کلام
الهی مخاطب میشوند و بر مخالفت او معاتب بود همین هر دو
امر یعنی خود کشی و تمنا نذنا ذیم اما فا نا ترقی می گیرد
وصورت تعالی می پذیرد تا آنکه بر تبه ادعای الوهیت رسوه
میرساند واو را از اخوان فرعون و نمرود می گرداند
هیچ و صفی از اوصاف رب مجید نیست که حضار عنید او را در
ضمن تحریر فرامین وپروانجات بخود نسبت ندارد و هیچ اسمی

آنرا اسماء خالق اکبر نیست که این جاهل ابتر ذات خود را بآن لقب
بنهاده و هیچ منصبی از منصب انبیاء مرسلین نیست که
این عدو دین آدعای آن ننموده و هیچ مرتبه از مراتب
خلفای راشدین نیست که این رئیس المفسدین در آن
براه مساوات بایشان نه پیموده * و این سلطنت تکبر و
تجبر چنانکه در حق کافر است و دین ملت بغایت مضر
است همچنین هزار چندان در حق این داعی جاهل سم
قاتل هیچ سلطانی را از سلطنت خود آنقدر مضرت
نرسیده که متکبر را از سلطنت خود رسیده که جان
خود را خالق رعایای شما رد و یا نبی برایا خصوصا وقتیکه
زمانه یار او باشد و بخت یاور او که اکابر اهل زمان زیر
دست شوند و سرکشان اقران بغایت پست * درین
صورت استکبار او و بالا میگردد و دماغ نخوت او
بعالم بالا میرسد فی المشکوة فی باب تغیر الناس قال النبی
صلعم اذا مشت امتی المطیطاء و خدمتهم ابناء الملوك
انباء فارس والروم سلط الله شرارها علی خیارها * ترجمه
* وقتیکه براه روند است من خرامان بطریق تکبر و
چاکری کنند ایشان را اولاد فارس و روم

بر کبار د خدای تعالی بد ان امت را برفیحگان ایشان
في المشکوة في باب الغضب والکبر قال النبي صلعم يقول الله
تبارک وتعالی الکبر باء ردائي والعظمة ازاري
فمن نازعني واحدا منهما ادخلته النار* ترجمه* فرمود پیغمبر خدا
صلعم بیشک پروردگار برزگ و برتر فرماید کبر ردای چادر من
است و عظمت تهبند من پس کسیکه نزاع کند و مشارکت
جوید بمن در یکی از ین دوصفت می درآرم آن کس را در
آتش دوزخ و فیه في کتاب الاسامي قال صلعم اغیظ رجل
علی الله یوم القیمة واخبثه رجل کان یسمی ملک الاملاک
لاملک الا الله * ترجمه * خشم آرنده ترین مردم و خبیث
ترین ایشان بر خدای تعالی بروز قیامت مرد یست که بود
تسمید کرده می شد در دنیا ملک الاملاک زیرا که نیست
باد شاه بحقیقت مگر خدا عز اسمه و فیه ایضا قال علیه
السلام لایقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل
نسائکم اماء الله ولکن لیقل غلامي وجاریتي وفتاي وفتاتي
ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدي * ترجمه * باید که
نگوید کسی از شما بنده خود را بنده من وکنیزک من
همه مردان شما بندگان خدا یند وهمه زنان شما کنیزکان خدا اند

ولیکن باید که گوید غلام من وکودکی من و جوان من و جوانیهٔ من
و نگوید غلام اغاء خود را رب من و لیکن بگوید سردار من
وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ
* ترجمه * و در روایتی این قدر لفظ زیاده
کرده که نگوید مملوک مالک خود را مولی من زیرا که
مولای حقیقی شما الله است) باید دانست که این
سلاطین جابره که چندی اوصاف او مذکور کرده بر دو قسم
است * قسم اول * انکه سلطان جابر با وجود این شوخ چشمی و
بیباکی که بالا مذکور گردید قدری از ایمان هم داشته باشد
و به بعضی اعمال صالحه همت گماشته * اگرچه آن اعمال را
هم بوجهی ادا می کند که مطابق بر طریقه مشروع نیست ونزد
اهل دیانت مسموع نه * بلکه موافق آئین خود آنرا ادا می نماید
و به وجه مطبوع خود در آن می در آید تا ما در دل خود همانرا
وسیله تقرب الی الله می سازد و باطلا من پشت بجا می آرد
مثلا چنانکه در ابواب هوا و هوس خود خزائن وافره و دفائن
متکاثره صرف می نماید هم چنین مسجدی مسس لطیف نفیس
مطلا و مذهب و مصفا و منقش بنا کرده و آنرا از عبادت مالیه
شمرد اگرچه بنای مثل این مسجد هم در جنس اسراف

است کر در شرع لعایت نا محمود و عند الله نا مقبول * لیکن
از انجا که طریق انفاق نر د او ہمین اسراف است پس نفی انفاق
فی سبیل الله ہمین میدامد کہ در مصارف محمودہ شرعیہ
ہر قدر کہ اسراف کند ہمان قدر عند الله محمود است و عند
الشرع مقبول نا علیہ تقرب الی الله اموال خطیرہ دران
صرف نمودہ نا بر زیادت ثوابیست را اسراف پیمودہ
* قسم ثانی * انکہ سلطان جابر در دل این قدر خوف الہی
می دارد کہ افعال شرعیہ را ہم با خلاص نیت بجا آرد بلکہ
آنرا ہم بطریق رسم و عادت و بنابر حصول نیکنامی در میان
اہل زمان و اظہار مسابقت بر اقران تعین می آرد و آنرا
نیز از لوازم جاہ جلال خود می شمارد پس چنانکہ اعمال
صالحہ سلطان اول باعتبار ظاہر مردود بود و باعتبار نیت
محمود * وہم چنین اعمال این سلطان ثانی ہم از بیرون فاسد
است وہم از درون کاسد * ودرین جا چند لطیفہ است کہ در
ضمن چند نکتہ بیان باید کرد * نکتہ اولی * سلطان جابر ہرچند عند الله
مردود است واز سعادت قرب مطرود * اما در نوع انسان
یک گروہ از منافقین بوصیبین و مصرفین لکافرین می رسد مثلا
بیار طالب جاہلت وسپاہیت عنقای مسلمین در اودیرد امیر

می گرداند و بسلاطین کفار مصرفی می رساند اگرچه بر ورش مومنین بنا بر پاس دین و سرزنش کافرین بنا بر احیای کلمه رب العالمین بعمل نیاورده پس منفعت آن اگرچه بذات او هیچ نرسیده تا مادین واهل دین یاکاوه سرسبز گردید پس او را بسان کور مشعل دار یا اسیر خدمتگذار باید فهمید و در کار نیک شریک او باید گردید * وجود او را ابتدا زعدم باید شمرد و حتی المقدور از منازعت او اعراض باید کرد بلکه از درگاه مجیب الدعوات اصلاح حال او باید طلبید و ظلم و تعدی او را از قبیل بلای آسمانی باید فهمید فی المشکوة فی کتاب الامارة والقضاء قال النبی صلعم ان الله تبارک وتعالی یقول انا الله لا اله الا انا مالک الملوک وملک الملوک قلوب الملوک فی یدی وان العباد اذا اطاعونی حولت قلوب ملوکهم علیهم بالرحمة والرأفة وان العباد اذا عصونی حولت قلوبهم بالسخطة والنقمة فساموهم سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ملوککم * ترجمه * فرمود پیغمبر خدا صلعم بدرستیکه الله تبارک وتعالی می گوید منم خدای نیست کسی معبود بجز من مالک پادشاهانم و پادشاه پادشاهانم دلهای

پادشاهان در دست من است و بدرستیکه بندگان
چون فرمان برداری کند مرا می گردانم دلهای پادشاهان
ایشان بر ایشان برحمت و رافت و بدرستیکه بندگان
هرگاه نافرمانی کند مرا بر گردانم دلهای پادشاهان را بغضب
و کراهت پس می چشانند ملوک شما را عذاب بد
پس مشغول مدارید ذاتهای خود را بدعای بد کردن سلاطین
و لکن مشغول دارید خود را در ذکر و تضرع تا کفایت کنیم
شر ملوک شما را * نکته ثانیه * سلطان جابر از بسکه خان خود را
از مسلمین می شمارد گاه گاه حمیت دین متین و غیرت
شرع مبین از دل او می جوشد و بنا بران در اعلای کلمه
رب العالمین می کوشد پس درین صورت تائید دین
متین از وصورت می پذیرد و شرع مبین از و رونق می گیرد
فی المشکوة فی باب المعجزات قال النبی صلعم ان الله
لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر * ترجمه * فرمود
نبی صلعم بدرستیکه پروردگار عالم تائید خواهد کرد این
دین را از بنده بدکار) پس درین صورت اطاعت ا
از جمله ارکان اسلام است و اعانت او خدمت
سید الانام قال النبی صلعم الجهاد ماض الی یوم القیمة

لَا يُبْطِلُهُ عَدْلُ عَادِلٍ وَلَا جَوْرُ جَائِرٍ فرمود نبی صلعم جهاد
جاری خواهد ماند تا قیامت باطل نخواهد کرد او را عدل
عادل نه ظلم ظالم * نکته ثالثه * سلطان جائر بالا ریب محتاج
امر بالمعروف است و اظهار حق بحضور را و افضل عبادات
وَفِيهِ فِي كِتَابِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صلعم أَفْضَلُ الْجِهَادِ
مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ * ترجمه * فرمود پیغمبر
خدا صلعم فاضل ترین جهاد قول کسی است که گوید
کلمه حق را نزد سلطان جور کننده) فاما امر بالمعروف
او را بوجهی باید کرد که بحد مخالفت و منازعت نکشد
و بسر حد بغی و خروج نرسد که خروج بر امام جائر شرعا جائز
نیست فی المشکواة فی کتاب الامارة والقضاء قال
النَّبِيُّ صلعم أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ
مَعْصِيَةِ اللهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا
مِنْ طَاعَةٍ * ترجمه * فرمود رسول خدا صلعم آگاه باشید
کسیکه والی و امیر گردانیده شد بروی والی و حاکم پس دید
آنکس والی را که می آید و می کند چیزی از نافرمانی خدا پس
باید که ناخوش دارد چیزی را که می کند وی از نافرمانی و
معصیت خدا پس ناپسند دارد آن چیز را که می کند امیر او

از معصیت و بی کشید دست خود را از طاعت

تنبیه ثالث در ذکر سلطنت قبائل

باید دانست که چون زمان سلطنت جابره ممتد می گردد و سلاطین
جبارین سالهاسال بر همون آئین بر تکبر و تجبر دلها در پی می گذرند
و در کارنامه سلطنت گویا که زمانه جاهلیت که قبل خاتم الانبیاء
علیه الصلوة والسلام بود نمودی نماید و احکام خلافت را شده
و سلطنت عادله مثل خواب فراموش از یاد میرود و از لفظ
مطلق ریاست و سیاست همین سلطنت جابره مفهوم می گردد
پس کسی از اهل هدایت و دیانت امر ریاست و سیاست را
از جنس طاعت و عبادت نمی شمارد بلکه او را از اقبح انواع
دنیاپرستی و افحش اقسام سرکشی و مستی می انگارد
پس اکابر ملت و اعاظم امت ازین دور دور می گریزند و از
قرب و جوار می پرهیزند و از مجالست سلاطین دست بردار
می شوند و از مصاحبت ایشان بیزار # پس فراعنه سلاطین
بسان ملاعنه شیاطین بلا تکلف در پی نفس اماره دو بدو در
می روند و بلا قید در میدان نخوت و غرور می دوند و عقلا و وکلا
ایشان و همنشینان ایشان در استخراج دقائق فسق و فجور
و ابواب اخذ جرمانه و عزل و نصب عمال و ابواب تعذیب

رعایا و تخریب برایا و ابواب تکبر و تجبر مشغول می شود و استنباط اصول و فروع آن می کند * و بحکم هر که آمد بران مزید کرد این فن قبیح روز بروز ترقی می گیرد و قرن بقرن رونق می پذیرد تا اینکه کلیات آن مضبوط می گردد و جزئیات آن مبسوط و اصول آن مقرر می شود و فروع آن محرر * در هر امری از امور ریاست و سیاست حکمی مخالف شرع متین ثابت میکردد و در هر معامله ازین معاملات بنی آدم اصلی مقابل دین قایم می شود و پس ملتی مقابل ملت مصطفوی بر پا می بود و سنتی مقابل سنت نبوی بر ملا * آئین سلطانی مخالف احکام ربانی پیدا می گردد و قوانین خاقانی مخالف شرع ایمانی هویدا * بسا چیز است که در بشرع ربانی حرام است و در آئین سلطانی واجب و هم چنین بالعکس * مثلا اطلاق لفظ شاه شاهان و خداوند جهان و جهانبان و حضور اقدس و عرش آشیانی و بنده خاص و پرستار با اختصاص و قائم قدر توام و استادن امرا دست بسته و سرنگون و عقد مجلس رقص و سرود و لبس حریر در ایام جشن و عید و استعمال ظروف سیم و زر و اظهار فرحت و سرور در اعیاد کفار مثل نوروز و مهرجان و هولی و دیوالی و سلو

آن از مقدمات هزاران هزار و معاملات بیشمار* آین قسم
در شرع ربانی حرام است و در آئین سلطانی واجب
بالاهتمام *وجواب السلام علیک وحضور شماعات
وحسن معاشرت و خلق نیک با ضعفای مدکان الهی و
مصافحه و معانقه با هر مسلمان و اجابت دعوت هر وضیع
و شریف و احتمام با جماعت اهل اسلام وحج بیت الله
الحرام وخدمت اولیاءالله و دوام ملازمت ایشان و
دوام ملازمت در مجالس علم و ذکر و عدم مخالفت
کسی از رؤساء و ضعفاء وشنیدن حوائج ذوی الحاجات
و امثال ذلک* این همه در شرع ربانی مامور است و
در آئین سلطانی ممنوع * واخذ محصول مال تجارت
زاید از قدر زکوة وتعیین ظالمان مردم آزار بر هر گذر
در بازار و بکنار صحرا و بر هر دروازه شهر تا بر دار و گیر
مسافران و اخذ چیزی از اموال ایشان و امثال ذلک*
این همه مخالف شرع ربانی است و موافق آئین سلطانی
* بسا جرم است که تعزیر آن در شرع ربانی دیگر است
و در آئین سلطانی دیگر* حد دزدی در شرع قطع
ید است و در آئین سلطانی قتل یا حبس برادران بادشا

و بر ستم وکه پدر خود بحکم شرع شریک اند و بحکم آئین مجرد م * تمام مال بیت المال در شرع حق کافه مسلمین است و در آئین ملوک سلاطین * بالجمله آئین سلطانی نام بحس طویل و عریض مستوجب احکام رنگارنگ و اصول گوناگون مقابل شرع ربانی بمر سیده * و تعلیم و تعلم آن در میان ارکین سلطنت و اساطین مهمات مروج گردیده که پدران مشفق برای تربیت پسران خود بر همین آئین استادان این فن را که ایشانرا اتالیق می گویند تعین می نمایند و تدریجا همین فن را تعلیم می فرمایند * و انرا از کمالات ایشان می شمارند و از مفاخر آنها می انگارند * و خیر خواهان سلطنت و ترقی خواهان مهمات که در صنعت تحریر و تقریر قوت لسانی و براعت بیانی میدارند بسوی همین آئین مردمان دعوت می کنند و بسوی آن ترغیب می دهند و کتب و رسایل در آن درست می کردانند و آنرا بذکر شواهد و دلائل بپایه اثبات میرسانند * چنانچه رساله در تحلیل لبس حریر مشهور است و مسئله تجویز سجده برای سلاطین معروف * و آئین اکبری درین فن کتابی است بس مبسوط از اصول و آئین او که منهی بدین

الهی است و کتاب در و بستان المذاهب مضبوط * بالجمله
این سیاست سلطانی مذهبی است غیر مذهب اسلام و
ملی است غیر ملت سید الانام مثل سائر مذاهب باطله
مثل یهود و مجوس * نه مثل شیعه و خوارج که مذهب
این ها هم اگرچه فی الحقیقت باطل است * اما دعاوی
ایشان همین است که مستفاد از کتاب و سنت همین
مذهب است بخلاف آئین سلاطین که ایشان احکام خود
را مستفاد از کتاب و سنت نمی شمارند بلکه محض حکم عقلی
بملاحظه قیام سلطنت و انتظام مملکت مبنی می انگارند * پس
فی الحقیقت آئین ایشان شعبه ایست از مذهب فلاسفه
از ملت اسلامیه * چنانچه پیغمبر صلعم از وجود این سلاطین مضلین
اخبار فرموده اند فی المشکوة فی کتاب الفتن قال النبی
صلعم إنّما أخاف على أمّتي الأئمة المضلّين * ترجمه *
نمی ترسم من بر امت خود مگر امیران و بادشاهان را که
گمراه کننده اند دیگران را و فیه ایضاً عن حذیفة قال قلت یا
رسول الله أيكون بعد هذا الخير شرّ كما كان قبله شرّ قال
نعم قلت فما العصمة قال السيف قلت وهل بعد السيف
بقيّة قال نعم يكون إمارة على أقذاء وهدنة على دخن

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ * ترجمه * گفت
حذیفه عرض کردم یا رسول الله آیا می باشد بعد ازین نیکی که
دین اسلام است بدی که کفر است چنانکه بود پیش ازان
بدی فرمود آری باقی می ماند وی گفتم پس چیست طریق
نجات ازان بدی فرمود شمشیر است و قتال کردن با کافران
گفتم آیا باقی می ماند اهل اسلام بعد محاربه کردن با کافران
فرمود آری می باشد ملک و امارت ولیکن باقذاء یعنی غبار
آلوده و می باشد صلحی بر دخان یعنی با خداع و نفاق گفتم بعد
ازان چه خواهد شد گفت پس تر پیدا می شوند خوانندگان بگمراهی
ونیز درهمان حدیث آمده تَكُوْنُ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا
دُعَاةٌ عَلَى اَبْوَابِ النَّارِ * ترجمه * فرمود آنحضرت فتنه
خواهد شد کور کر یعنی مردم دران فتنه محجوب خواهند بود از
دیدن حق و ممنوع خواهند گشت از شنیدن آن دران
فتنه خوانندگان بسوی آتش دوزخ ایستاده بر درهای
آن) هرچند امثال این سلاطین فی الحقیقت از قبیل اکابر
شرار اند و از جنس اهل نار * فاما از بسکه بزبان خود دعوی
اسلام می کنند پس کفر ایشان مستور است و ایمان
ایشان ظاهر * و شاهد تصدیق همین دعوی ضلال

از رسوم اسلام * مثل عقد نکاح وختان و اظهار تجمل روز عید الفطر والضحی و تجهیز وتکفین و نماز جنازه و دفن در مقابر مسلمین در میان خود جاری می دارند * و از شرع ربانی بالکل دست بردار نمی شوند * آری آئین سلطانی را در حق خود و ملازمان خود واجب العمل می انگارند * چنانچه در محاورات خود آئین را با شرع هم کرده در تلفظ استعمال می کنند * مثلا می گویند که هرچند شرع اصل است اما در باب سیاست با شرع طوره هم باید و مراد از طوره آئین جنگیز خان است * پس نابر همین دعوی اسلام که بظاهر از زبان ایشان سرمی زند ایشانرا از کفر صریح محفوظ می دارد * اگرچه کفر مخفی هم در مواخذه اخرویه کافیست * واما اسلام ظاهری مقتضی همین معنی است که با ایشان در احکام دنیویه معامله مسلمین بعمل آرند * و ایشانرا هم در باب معاملات از جنس مسلمین شمارند * کوکودراجه ماکفار شرار در در برکات نار نخواهند باشند * و در دار و گیر رب قدیر تا ابد الآباد مانند * و یا وسعت رحمت الهیه دست گیری ایشان نماید خواه قبل التعذیب وخواه بعد التعذیب ایشان را مغفرت فرماید * بالجمله حال معاد ایشان بر علم علام الغیوب سپارند و در احکام معاش معامله مسلمین با ایشان .

بعمل ارند باالجمله چون سلطنت جابره بحد ضلالت رسید انها
متجر حد فسق و ظلم بر آمده در اقسام بدعت و ضلالت داخل
گردید پس حکم سلاطین مضابین حکم سائر فرق باطله مبتدعین
است اختلافی که در تکفیر و عدم تکفیر سلاطین مبتدعین واقع است
همون اختلاف در تکفیر و عدم تکفیر سلاطین مضابین متحقق
و ازینکه احتیاط در مثل اختلاف لازم است بنا علیه توقف
در حال همین مضابین واجب و نیز باید دانست که سلطان
مضلان هم دو قسم است * متمرد * و مقلد * بیانش انکه چون
آئین سلطانی بمشابه مذاهب جاری وساری گردید و بپایه اشتهار
رسید پس بعضی از سلاطین متاخرین اگرچه بحسب اصالت
جبلیت بعیش و نشاط راغب نمی باشند و عادات تکبر و تجبر
را طالب نه * فاما بنا بر اعانت آئین اسلاف محض بر مبیان
رسم و عادت آنرا بعمل می ارند اگرچه در دل کراهتی از ان
می دارند بلکه در بعضی احیان بر بطلان آئین این سلاطین هم
آگاه می شوند فاماچار و ناچار در همین راه می روند که رعایت
آئین ریاست بر ایشان غالب است به نسبت پاسداری
قوانین دیانت * و محبت جان و مال بر ایشان غالب
است به نسبت محبت رب ذو الجلال * و پاسداری

منصب سیاست برایشان قوی تر است منصب پاسداری احکام رب العزة * این قسم سلاطین را سلاطین مقلدین می گویند و بعضی دیگر از ایشان بحسب اصل خلقت هم یامور مذکوره مائل می باشند و از حقیقت ایمان با کمال قائل * وچون آئین اسلاف با رغبت جبلی در امتزاجت تعیش و تحرایشا را دو بالا انگیخت پس رعایت آئین از ایشان بوجه اتم می شود بلکه رونق او از ایشان بکمال میرسد گو یا که او را از جمله مجتهدین این ملت توان گفت و در سلک مجددین این صنعت توان صنعت این را سلاطین منسر دمیگویند و درین مقام چند لطیفه ایست که در ضمن چند نکته باید گفت * نکته اولی * سلطان مقبل هرچند رئیس المقصدین است و امام المسدجین و ریاست او بر ست دین مسمی است تا تأمل و امامت او بحکم کتاب وسنت وهمی است باطل الا از انجا که راه معامله اسلام با او مسدود است تکفیر او مشکوک * سابه علیه اظهار نعی بروی وخروج از اطاعت او نیز از مسائل اختلافیه است پس شخص محتاط را لازم است که خود بران اقدام نه فرماید و دیگری نیز امر و ملام نسازد یعنی خود را از

یعنی دخروج نه نماید و اگر کسی با او مخالفت و منازعت نمود زبان طعن بر و نگشاید چنانکه بسیاری از علماء اهل سنت خود بر قتل و نهب روافض دست نمی کشایند فاما بر مجوزین این امر مثل علماء ماوراء النهر اعتراض نمی نمایند وچون بغی و خروج بر سلاطین مضامین احتیاطا ممنوع است . لاجرم سلطنت ایشان از اقسام امامت معدود * نکته ثانیه * سلاطین مقلد به نسبت ملة اسلام اقرب است پس احتیاط در مخالفت و منازعت او واجب * کسیکه با او به منازعت برخاست و دست از متابعت او بر داشت هر چند بر ظاهر شرع مطعون نیست اما این عمل به مصلحت وقت مقرون نه بلکه آنکه قیام خلافت راشده با سلطنت عادله بر تقدیر ظهور ریاست او متیقن باشد پس درین صورت بر افراختن اعلام قتل و قتال و بر انداختن آن مبتدع فعال در حق ملة و اهل ملة منفعتی خواهد بخشید و الا بعوام و خواص بیشک مضرتی خواهد رسید

* تنبیه رابع دربیان سلطنت کفر *

باید دانست که مراد از سلطنت کفر درین مقام حکومت کفار اصلی نیست بلکه مقصود ازان سلطنت قومیست

که چنان خود را در زمره مصاحبین می شمارند و موجباتِ
کفر صریح تعین می آرند و از ایشان نسبت احکام
شرع انقدر تحالفست و عناد و ضا و رنمی شود که بر ایشان
حکم کفر و ارتداد ثابت می گردد بیانش انکه بعضی اشخاص
ما فشار از اهل جهالت ماهر مزاج و زندیق طبع می باشند
که هر چند بظاهر کلمه اسلام می خوانند اما خدا و رسول را
و دین و مذاهب را و حساب کتاب را بالیقین
می دانند همین شیب و فراز دنیاوی را سعادت و
شقاوت می پندارند و همین حصول جاه و جلال و تحصیل
مال و منال را اصل کمال می انگارند هر که در همین
ابواب غریق و منهمک است همون است نزد ایشان زکی
و عاقل و هر که از ان معرض و بخبر ما نقت است همون
است نزد ایشان غبی و جاهل * چیزیکه باعث تحصیل
دنیای دون نباشد همون است نزد ایشان لغو
ولاطائل و مشقتی که مثمر حصول نام و نشان نباشد همون
است نزد ایشان رنج بی حاصل * پس انبیاء الله و سائر
ادیان راه حق را از جنس عقلای جاه طلب می شمارند
و اتباع ایشان را از جنس سفهای بی عقل می انگارند که

بر سخن های احمق فریب ایشان مغرور گردیدند و بهوا عید بربسته ایشان مسرور ❋ پس رعایت ملة و سنت را و جمیع اقوال و افعال از جنس حماقت می شمارند و قید مذهب و مشرب را در عادات و معاملات از قبیل سفاهت و کشیدن رنج و کلفت در عبادت نزد ایشان محض نادانی است و تبتل و توکل علامت عجز و ناتوانی ❋ پس چون امثال این اشخاص بمنصب سلطنت می رسند و متمکن بر سریر مملکت می شوند آئین سلاطین را اگر بظاهر باعث از دیاد رونق سلطنت است مطابق فراست و کیاست می دانند و شرع ربانی که نزد ایشان بیحاصل است از جنس رسوم سفاهت می شناسند پس لابد زبان طعن بر وی می کشایند و او را بنظر ملا زمان خود محقر می نمایند و بلطائف الحیل استیصال او می جویند و راه معارضه او می پویند در هر امر حکم آئین سلاطین را ترجیح می دهند و حکم شرع ربانی را سفیه میانند منافع آن را بچرب زبانی تفضیل می دهند و مضار این را بر تلبیس تبیین می کنند بالجمله در هر کلام ایشان رمزی می باشد بشان رب العالمین و طنزی می باشد بر سنت سید المرسلین گاهی کلام خود را با شعار شعرا زیاده کو

میدو ندی کنند و گاهی به تشبیهات علماء بیانه جو * و گاهی دعوای خود
و انکلام بلا سفه مدلل می کند و گاهی برموز ملاحده * پس این
قسم سلاطین بلا شک از جنس کفار مرتد دین اند و زباده
مرتد ین تهاید و ایشان از ارکان اسلام است و اماست
ایشان اعانت هیدالاسلام سلطنت ایشان اصلا از جنس
امامت حکمیه نیست و اطاعت ایشان نوجهی من الوجوه از
ادامر شرعیه نه کما فی المشکوة فی کتاب الامارة والقضاء
عن عبادة ابن الصامت رضی الله قال بایعنا رسول الله
صلعم علی ان لا ننازع الامر اهله الا ان تروا کفرا بواحا
عندکم من الله فیه برهان * ترجمه * روایت است از
عبادة ابن صامت رضی الله عنه اینست که گفت بیعت کردیم
ما از رسول صلعم بر این که مخالفت نکنیم امیر را مگر اینکه
به بینید کفر ظاهر را که بر وی شما از خدا در آن دلیل روشن بود
و در بعضی احیان این سلاطین مرتد را چنان مجال میسر گردد که
عوام چند انکه در اتباع انبیاء و مرسلین مساعی جمیله بجای آرند و
آنرا از کمال سعادت خود می شمارند بقدر در اتباع
سلاطین سرگرم می باشند بلکه بسیاری از ایشان از بس
امر ننگ و شرم میدارند بنا بر طلب ادعای منصب را با دعوای

مخالفت ضم باید کرد تا عقلا بطمع جاه و مال اطاعت اختیار کنند و سفهاء بنابر حسن مال پس او عای نبوت بر ملا می کنند و ملته جدیده برپا و ازبسکه تجبر و تکبر مقتضای سلطنت او ست پس ادعائی الوهیت با ادعای نبوت منضم می گردد و کفر او از کفر فرعون بالاتر می شود و قیام سلطنت ارتداد بمشابه غلبه کفار است که بر ذمه مسلمین فرض عین می شود که بر وجهاد قایم بگردانند و این شورش و فساد بشمشیر بنشانند و اگر نتوانند از آن اقلیم هجرت نمایند و بدار الاسلام فرود آیند باید دانست که ذکر سلطنت ارتداد در این مقام باوجودیکه این قسم موضوع است برای بیان اقسام امامت حکمیه و این سلطنت مذکوره خارج است از ان اقسام محض بنابر همین امر واقع گردیده که درمیان همین سلاطین مدعیان اسلام گاهی سلطانی می باشد که محض از جنس کفار شمرار است و از مرتدین الحاد شعار استیصال او عین انتظام است و اهلاک او عین اسلام و اطاعت هر متسلط از احکام شرعیه نیست و انقیاد هر متجبر از اوامر دینیه نه

* خاتمه *

در بیان انچه از لفظ امام در این کتاب مراد است باید دانست

کہ مراد از لفظ امام درین کتاب مطلق مفہوم امام نیست
بلکہ ہمان امام است کہ تعلق بسیاست دارد * پس اصحاب
امامت خفیہ مثل ابدال و اقطاب و ارباب امامت باطنہ
محضہ مثل مبعوثین برای ہدایت و ارشاد از مبحث این کتاب
خارج اند ذکر ایشان محض بنا بر طریق تیمن و تبرک در صدر
این قسم واقع گردیدہ پس مراد از امام صاحب سیاست
است نہ خاص خلیفہ راشدہ کہ آن بمنا اکثیر اعظم است
نادر الوجود و کبریت احمر است در اکثر ازمان مفقود * نہ
مطلق صاحب سیاست بحیثیکہ ہر فاسق بدکار درو داخل باشد
و ہر ظالم ستمگار درو شامل و ہر خون خوار عنید دروہم درج
باشد و ہر جبار مرید با و ممتزج ہر مضل بدآئین باو موصوف
باشد و ہر ملحد بیدین باو معروف * چہ مضرت این سلاطین
بہ نسبت دین و ملت بغایت از دیاد است از منفعت ایشان
و موافقت این خواقین بہ نسبت اکابر امت نہایت
البعد است از مخالفت ایشان بلکہ مراد از لفظ
امام درین مقام صاحب حکومت یعنی کسیکہ علم
جہاد بر اعدای دین برافراختہ باشد و احتیاج کافہ
مسلمین درین مقدمہ ذرخواستہ و برا عانت شرع

مبین کمر بسته باشد و بر مسند هیاست دین بر نشسته و تمامی عمر در حب ملت نکرفته باشد و مشربی غیر مشرب سنته نبر بسته و در عدالت و سیاست آئینی غیر آئین نبوی ساخته باشد و قانونی غیر قوانین مصطفوی نپرداخته و در باب مصالحت و منازعت و جهتی غیر از موافقت و مخالفت دین اظهار نکرده باشد و در سیاست نوعا الت طریقی غیر احکام ملت و آثار سنت اختیار ننموده پس همون است صاحب دعوت فاما اینکه درین مقدمات ریاکار است یا اخلاص شعار و در معاملات خاصه خود مزود الافعال است یا محمود الاعمال پس بامثال این امور درین مقام هیچ غرضی متعلق نیست تفصیل این اجمال وتشریح این مقال در ضمن دو تنبیه بیان باید کرد

تنبیه اول در تشریح مفهوم صاحب دعوت

باید دانست که ریاست وسیاست را دو باب است باب صلح وجنگ با مخالفین و باب نظم و نسق بموافقین و در همین هر دو باب صاحب دعوت امتیاز میدارد از سائر اصحاب سیاست اگرچه در اعمال و افعالیکه اختصاص بذات او میدارد هیچ امتیازی به نسبت دیگران نداشته باشد اما باب

صلح و جنگ پس تحقیق این مقام موقوف است بر تمهید یک مقدمه ؛ بیانش آنکه گاه برمرد دیگری لشکرکشی می نماید و از قوای رفاقت خود میخواهد لابد صبی را ی وقوع منازعت مقرر میگردانند و جهتی برای حصول معنی رفاقت ایشان را میفهماند اگرچه فی الحقیقت سبب منازعت وجهی دیگر باشد و باعث رفاقت وجهی دیگر * لیکن بناء هرتمامی قبل و قال در اثبات و ابطال همان سبب واقع میگردد و زبان زد هرخاص و عام همان وجه می شود مثلا زید با عمر بمنازعت برخاست و از بکر رفاقت خود در خواست و سبب منازعت همین بیان نمود که بر مال عمرو که پدر من متغلب و قابض گندیده و وجه رفاقت بکر همین فهماند که تو از آغاز بی من هستی و عمر از اجانب * پس هرچند ممکن است که باعث بر پا شدن منازعت بالفعل فی الحقیقت امری دیگر باشد غیر از تغلب مذکور چه در بعضی احیان از مدت مدید تغلب متحقق می باشد و زید در تمامی آن مدت ساکت میماند تا آنکه امری جدید حادث میگردد که منازعت قدیم از وی بر منصه ظهور میرسد مثلا از عمر تحقیری یا صبی یا شتمی بر نسبت زید صادر گردید که کینه دیرینه بهمان سبب برجوشید تا آنکه هر

همین دعوای تغلب بر روی کار است و همین سبب سازش
همه شمار رهم اثبات و ابطال برهان متوجه است و تمامی بحث
و جدال و برهان متحقیق بالجمله پیش نظر درین منازعت
همین سبب جلی است نه آن سبب خفی * چه بر زبان هر دور
و نزدیک و هر اجنبی و شریک ذکر همین سبب ظاهر جاریست .
نه ذکر آن امر مخفی * پس جمیع خواص و عوام همین میگویند
که زید بنابر طلب متروکه پدر خود با عمر منازعت میجوید نه
انیکه غبار سب و شتم او از خود می شوید کسیکه زید را ملزم
خواهد کرد ایند همین وجه خواهد کرد اینکه متروکه پدر تو در دست
عمر نیست تو چرا با او منازعت میکنی نه انیکه سب و شتم از وجه
نسبت تو بهاد رنکر دیده چرا با او مخالفت می نمائی و همچنین
کسیکه عمر را الزام خواهد داد همین وجه خواهد داد که متروکه
پدر را چرا بزید نمیدهی نه انیکه سب و شتم چرا میدهی و همچنین
در میان کافه انام ذکر همین امر جاری و ساری خواهد شد که
عمر چه ظالم است که مال پدر زید بر قبضه خود نهاده نه انیکه چه
بد زبانست که زید را سب و شتم داده * همچنین ممکن است
که وجه بر افتت عمر اه زید فی التحقیقت طمع حصول مالی باشد
یا خوف مالی یا از زبان زد خواص و عوام همین خواهد شد که

مگر رفاقت نزید بجهت قرابت او اختیار فرمود بلکه بار رقم همین وجه اظهار خواهد نمود که چگونه رفاقت او اختیار نمایم که او قریب من است * چون این مقدمه ممهد شد پس باید دانست که کلام درین مقام در اسباب ظاهره و وجوه باهره است نه در اسباب خفیه و وجوه کامنه * یعنی امتیاز صاحب دعوت از غیر او بر همین ظواهر اصحاب منازعت است و ظواهر وجوه رفاقت نا او در حقیقة الامر بصر خواه نیات صحیح داشته باشد خواه نیات فاسده * پس می گوییم کسانیکه با اهل ریاست و سیاست بمنازعت می خیزند و از قومی رفاقت خود جویند لابد سببی برای منازعت اظهار می کنند و وجهی برای اختیار رفاقت بیان می نمایند پس این اسباب و وجوه یا از جنس مقدمات دنیویه باشد و یا از مقدمات دینیه * اما اسباب و وجوه دنیویه پس مثل طلب مملکت موروثه است که از شاهزادگان اسلاف سلاطین سر بر می زند که مملکت از خاندان ایشان برباد رفته و در دست دیگران افتاده و بعد مرور دهور شاهزادگان بار همت سر بر می آرند و دعوای مملکت موروثه بر روی کار می دارند پس سبب برپاشدن منازعت تغلب همین سلاطین زمان

است بر سیاکت اسلاف * این شاہزادگان بنا بر طلب سیاکت
اسلاف خود بر خاستند و حق قدیم خود را بپایہ اثبات بر سانیدند
بہ ہمین سبب شہرہ عالم می شود و زبان زد جمہور بنی آدم
کہ فلان شاہزادہ بنا بر طلب سیاکت اسلاف خود بر خاست
و حق خود را از سلاطین متغلبین درخواست وانانکہ رفیق خود
می گردانند بوجوہ متعددہ می فہماید بعضی را از ہواخواہان
خاندان خود می گرداند و بعضی را توقع حصول منافع کثیرہ
از مناصب جلیلہ و اموال خطیرہ می فہماید و بعضی را بعلاقہ
نوکری در می پذیرد و از محض ہمین خدمت ظاہری می گیرد
و ایشان را منافع نمک حلالی و مضار نمک حرامی می فہماید
و ہمین امر را دراذہان ایشان بپایہ اثبات می رساند
ہمین وجوہ و امثال آنہا باعث رفاقت ایشان می شوند
و بیان ہمین وجوہ زبان زد ہر خاص و عام می گردد مثلا
ہر کس ہمین گوید کہ شاہزادہ ہواخواہان قدیمی و دولت جویان
صمیمی و نوکران خدمت گذار و ملازمان شجاعت شعار
ہمراہ او مجتمع گردیدہ ہر کہ میرود ہمین اظہار می کند کہ من
خانہ زاد قدیمی ام یا طالب نوکری * و ہر کہ رفاقت او اختیار
نمی کند ہمین عذر پیش می آرد کہ من نہ از قدیمان قدیمی ام

و نه طالب تو کرفی مرا بر اختیار رفاقت او هیچ باعث نیست
دیا مثال دفع مفاسد ظالم متعدی مثلا شخصی از بادشاهان
اولوالعزم لشکرکشی کرده بر سر قومی آمد تا ملدان و امصار
ایشان را زیر چوست خود در آرد و آنها را از جنس رعایای
خود شمارد و مال و منال از ایشان تحصیل نماید و ابواب
سیاست بر ایشان جاری فرماید پس بنابر دفع مفسدها
رؤسای آنقوم مجتمع می شوند و بالا و منیاد منازعت می نهند
و از اقوام دیگر استعانت می جویند و براه تالیف ایشان
می پویند پس بسبب منازعت ایشان با او همین دفع تعدی
او هست و وجه رفاقت اقوام دیگر با ایشان بظاهر گاهی قرابت
می باشد که همین طالب برادری را بر روی کار می آرند
آن را باعث رفاقت می شمارند و گاهی معاهده و میثاق
می باشد که ایشان هم در مثل این اوقات اعانت این
اقوام نموده اند و راه رفاقت ایشان پیموده پس در
عوض آن رفاقت سابقه بالفعل از ایشان رفاقت می جویند
و گاهی سد باب مفسده می باشد که هر چند بالفعل میسر تی اید
دست آن متعدی بان اقوام نمی رسد اما ان قوم اول
ایشان را همین معنی می فهمانند که چنانکه امروز نوبت ماست

کشید فردا بر سر شما خواهد کشید و بلائیکه امروز بر سر ما رسید فردا بر سر شما خواهد رسید پس بهتر همین است که ما و شما مجتمع شده از اول بالمثل فتنه را ستد و گردانیم و پاداش تعدی با او رسانیم بالجمله امثال این اسباب و وجوه در اجتماع جنود و عساکر و فراهم شدن اکابر و اصاغر بر روی کار می آرند و هر کس آنرا بزبان اظهار می نماید که در نفس الامر بسیار اسباب و وجوه مخفی باشند مثل طمع مال یا اظهار کینه دیرینه یا حسد یا امثال آن * واما اسباب و وجوه دینیه پس بیانش اینکه شخصی از مسلمین بمنازعت کفار برخاست و از جماهیر مسلمین رفاقت درخواست و سبب منازعت همین مخالفت دین اظهار نمود و وجه رفاقت همین موافقت دین بیان فرمود و همین امر شهره عالم گردید و زبان زد بنی آدم که فلان کس برای نصرت دین برخاسته از کفار جنگ می جوید و راه منازعت ایشان را بنا بر اعلای کلمه اسلام می پوید پس جماهیر اهل اسلام باوجود اختلاف اقوام باد عای حمیت دین و اظهار غیرت شرع متین رفاقت او اختیار کردند و اعانت او فرض عین شمردند * و هر کرا می طلبد همین وجه می طلبد که من مسلمانم و در اعلای کلمه

اسلام می کوشیم و شما هم دعوی اسلام می دارید پس شریک این سعادت شوید * و هر گه می آید همین و چه زبان خود اظهار می نماید که اهل دین بر فلان فلان شخص مجتمع گردیده اند و بر سر کنار رسیده پس ما هم بنا بر خدمت دین متین شریک او می شویم وطی مسافت دور و نزدیک می کنیم و هر کدو مجالس و محافل خود ذکر این مقدمه می کند همین می گوید که فلان مقام امرا و فلان فلان شخص مسلمانان بنا بر استیصال کفار مجتمع گردیده اند و اجتماع ایشان باین قدر و انتقدر رسیده * پس وقتیکه ذکر دین و خدمت دین در مقدمه مخالفت و موافقت او ظاهر و باهر باشد پس همونست صاحب دعوت درینباب و واجب الدعوات بحکم رب الارباب * تفتیش نیت بحکم سنت ممنوع است و دعوائی ظاهرا در ظاهر شرع مسموع و اما باب نظم و نسق * پس اقسام بسیار دارد و مثل تحصیل اموال و تعزیر افعال و فیصل خصومات و خبرگیری ذوی الحاجات و امثال آن * و صاحب دعوت در تمامی این اقسام امتیازی میدارد بنسبت سائر اصحاب سیاسات و تنقیح این مقام موقوفست بر تمهید یک مقدمه * بیانش اینکه کسیکه در ابواب ریاست

دانا و هوشیار می باشد و در مقدمات سیاست عاقل و تجربه کار * لابد در اقسام نظم و نسق آیینی می نهد و در مقدمات احقاق حق قانونی * بوجهیکه کلام قیل و قال و بحث اثبات و ابطال چون بان قانون می رسد چار ناچار گفتگوی طرفین بدان منقطع می گردد و باز مجال بحث و جدال نمی ماند. کسیکه حیلها می انگیزد و حق را بباطل می آمیزد منتهای مساعی او همین می باشد که بوجهی گفتگوی فریب آمیز پیش آرد که قانون مذکور بمرتبه ظهور نرسد فاما وقتیکه بمرتبه ثبوت رسید تمام سخن سازی و حیله بازی منقطع گردید مثلا زید بر عمر دعوی صد روپیه می دارد و عمر با او وجوه رد و انکار پیش می آرد پس مجال قبول و اقرار و رد و انکار تا بآن موقوف است که معامله مبایعت یا مداینت ثابت بکند زید و ثبوت آن بر منصه ظهور نرسید این همه چرب زبانی و خوش بیانی همین است که معامله مذکوره ثابت نگردد فاما بعد ثبوت معامله مذکوره پس کسی را ممکن نیست که بگوید هر چند معامله مبایعت نموده ام فاما قیمت مبیع بر ذمه من نمی رسد یا مبالغ مذکور بطریق قرض گرفته ام فاما ادای آن بمن واجب نمی شود یعنی من اصلا این قانون را مسلم

نمیدارم کہ قیمت مبیع واجب الادا است وبدل این لازم
او یعنا از ہر کہ مثل این کلام صادر گردد ہر آئینہ از جملہ
مجانین بی اعتبار یا ظالمین ستمگار معدود شود ہرگز کسی
کلام او را بسمع قبول نخواہد شنید ونزد کسی عاقل وجاہل
این عذر او مقبول نخواہد گردید اگر حاکم وقت ہم بنابر طمع
مال یا پاسداری قرابت وصداقت تائید ہمہ خواہد فرمود
در ہمین امر پاسداری او خواہد نمود کہ معاملہ مذکورہ اگرچہ
فی الحقیقت واقع شدہ باشد اما بمرتبہ ثبوت نرسیدہ
برا ہل محکمہ وقوع او ظاہر نگردید فاما بعد ظہور آن پس
اصلا حاکم وقت را ہم مجال تائید او نمی ماند ومجال پاسداری
او نمی باشد بلکہ میرسد کہ احد من الرعایا معاملہ مذکورہ را
ثابت کردہ خود حاکم زمان را ملزم گرداند وسلطان دوران را
منفحم * بالجملہ در قبول قانون مذکور ہم رعایا ناچار می باشند و
ہم حاکم وقت * آری در ثبوت آن حیلہا می انگیزند و
حق را با باطل می آمیزند * چون این مقدمہ ممہد شدہ
پس باید دانست کہ ہر قوم را در ابواب نظم ونسق آئینی
می باشد مسلم الثبوت وقانونی می باشد واجب الاذعان
کہ درحقیقت ہمون آئین وقوانین حیلہ بازی مکاران سخن بستہ

وجاسب داری حکام هواپرست واہرو مائری باشد آما اصل آن آئین را برهم نمیدهند وبنیج آن قوانین راازبن نمی کشند وگاهی از حیطه آن قدم بیرون نمی نهند وبراہیکه مخالف آن باشدصراحتہ نمی روند و ثبوت آن قانون راهم نزد ایشان طریقی می باشد معین و سندی هی باشد مسلم مثلا برای ثبوت معامله مدائنت نزد مسلمین یا شهود می باشدیااقرار وسند از کتاب الله می باشد یاسنت رسول الله یااقوال مجتهدین * پس دراعانت قوانین نظم ونسق این هرسه امر لازم آمد یکی قانون مسلم ودیگری طریق ثبوت آن وسیوم سند آن پس این هرسه امرمختلف میباشند بسبب اختلاف اقوام وادیان * قومی قانونی می نهند وبرای ثبوت آن طریقی معین می کنند وسندآن از آئین کسی از سلاطین اسلاف می گذرانند وقوانین همان سلطان راواجب الاذعان می شمارند وقومی قانونی می نهند وطریقی دیگر معین می کنند وسندآن ازکلام دانایان هوشیار وعقلای تجربه کار می گذرانند وهمین احکام عقلیه راواجب الاذعان می شمارند که هرچه عقل حکم نماید که رعایت فلان قانون مفید است دربابت بند وبست کارخانه سلطنت ونظم ونسق

ابواب مهلکت پس همان قانون واجب الرعایة است و همان آئین واجب المحافظة * پس سند هر قانون نزد ایشان همین که منافع او را بیان نماید و فوائد او را اظهار فرماید و قوی اتباع قانونی می کند و طریقی برای ثبوت آن پیش نظری آرد و سند آن از ملة مصطفوی و سنة نبوی می گذراند و همین احکام ربانی و آئین ایمانی را لازم الادعان می شمارند پس برپا کردن قانون صدها اگرچه مظهر عقلان بشری انفع و اید باشد نزد ایشان از قسان مدعات مردود است و استخراج طریقه غیر طریق متقرر از محترعات مصرود * و حکم عقلانی صرف درین ابواب نزد ایشان نامسموع و اتباع کسی از سلاطین اسلاف درین مقامات نامشروع پس سند مقبول نزد ایشان شریعت است و بس * و همیشه دعوای ایشان همین است که در ابواب نظم و نسق اتباع قوانین ربانی و پیروی آئین ایمانی می باید * آری اگر کسی از ایشان هوا پرست می باشد در روایه همین آئین هوا پرستی می نماید و سخن سازی و حیله بازی در حیطه همین قوانین بر روی کار می آرد و آنرا از هنر و کمال خود می شمارد که فلاکس را بفقه واحد فقهی ملزم کردانیدم و دعوای

خود را بشواهد شرعی بپایهٔ اثبات رسانیدیم ثانیه آنکه این قواعد و شواهد را بحرب زبانی ابطال کردیم و اشکالات بحث وا جدال بران وارد نمودیم کر این اصلا از ایشان مسموع نیست و این کلام اگرچه بظاهر مدلل باشد بدلایل عقلیه هرگز نزد ایشان مطبوع نه پس هر صاحب ریاست و سیاست که در ابواب نظم و نسق برعایت قوانین ربانی و آئین ایمانی موصوف باشد و در تمامی اهل زمان بوجهی معروف که هر کس و ناکس از رعایای او بجای خود میداند که دقیقهٔ مقدمهٔ خود را بر قواعد فقهیه و شواهد شرعیه منطبق گردانیدیم و دعوای خود را بهمین دلائل بپایهٔ اثبات رسانیدیم پس در محکمهٔ عدالت هرگز مغلوب نخواهم گردید و منازع خود را هم بان ملزم خواهم گردانید و حاکم وقت هم اگر پاسداری او خواهد کرد او را مفحم خواهم ساخت پس همونست صاحب دعوت و واجب الاطاعت در ابواب نظم و نسق ٭ پس کسیکه صاحب دعوت باشد در هر دو باب یعنی در بابهٔ صلح و جنگ و در باب نظم و نسق پس همونست امام واجب الاعانة و الاطاعت ترک رفاقت او در ابواب جهاد و ترک اطاعت او در احکام ریاست و سیاست هرگز شرعا

جایز نیست * بیان فساد بنت او در این آن تواب نامسموع
و ذکر سایر قبایح اعمال و اخلاق او غیر مشروع و تا فت و
اطاعت او عین عبادت ملک علام است و اهانه وبن سید الانام
و خروج و بغی بر وی شرعا حرام است و بد خواهی دین اسلام *
پس مراد از لفظ امام همین صاحب دعوت است پس همین
معنی را در ذهن محفوظ باید داشت و در مباحث آینده
همین معنی را ملحوظ باید کرد * تسمیه ثانی * در بیان انکه
کدام کدام از ارباب حکومت در مفهوم صاحب
دعوت داخل است و کدام کس از و خارج *
باید دانست که انسان و اکمل افراد این مفهوم خلیفه راشد است
بلکه همون است صاحب دعوت حق و متبوع مطلق * و بعد
از ان سلطان عادل خواه ناقص باشد خواه کامل و سلاطین
مضایین و ملوک ملحدین اصلا از افراد او نیستند تا ماسلطان
جابر پس حال او تفصیل میدارد و بیانش انکه سلطان جابر بچند
اقسام است * از انجمله طفل مزاج و سفیه طبع است که اتباع
هیچ قانونی از قوانین شرعیه یا عقلیه نمیدارد و اقتدای هیچ
آئینی خواه ربانی باشد خواه سلطانی بچوی نمی شمارد بلکه دیوانه
وار و شتر بی مهار محض تابع خیال خود است هرچه در خیال او

میکذارند همان امر را از جمله مقاصد خود می شمرند با قامت سنت
غرضی میدارند به باشاعت بدعت * و از انجمله فاسق مجاهر است
که بر تدقیق وجوه عیاشی همت گماشته و در ینباب از رعایت
شرع و عرف دست بر داشته ماهر آن فن را مقرب بارگاه
خود ساخته و وجوه متباهی و اسباب ملاهی را بکمال رونق آراسته
و ارباب لهو و لعب و نشاط و طرب را از هر سو فراهم آورده
و تکمیل و تتمیم این فن را از کمالات خود شمرده پس قیام
سلطنت او باعث شیوع فواحش و سبب ظهور قبایح پس
پاسبان حال بفسق و فجور رواج است اگر به زبان مقال باین قبایح
داعی نباشد و همین اقسام مذکوره را در باب ظلم و تعدی
و تجبر و تکبر قیاس باید کرد و از انجمله سلطان شرم گین است که
هر چند انواع غیر مشروع بعمل می آرد اما آنرا از جنس قبایح
و فضایح می شمارد که بسان عیوب آنرا می پوشد و در بستر آن
فان و دل میکوشد اگرچه محافل لهو و لعب و بساط و طرب می
آراید و بشرب خمور و ضرب طنبور اشتغال می نماید * فاما
رخسار بخانه فارغ از بیگانه با یاران مجالس و معاشران موانس این
شغل را گرم می سازد و از اشتهار این امر شرم میدارد
اگر احیانا کسی او را باین قبایح نسبت می نماید هر آئینه

بانواع حیله بازی وسخن سازی او را وقع متغیر نماید و همچنین
اگر احیانا طمع حصول مال یا لطیفی دغصب از وی نسبت
بشخصی نوعی از ظلم و جور صادر گردید و کمان او یا مال او کرندی
رسید وکسی او را از این معنی متمش نمود و بر صلاح و راین
قسم او را معاتب فرمود پس بایست این امر را از خود دفع
میکند که این امر از فلان شخص صادر گردید نه از من و فلان
کس امیر کبیر است که مرد دست من بانجا نمیرسد که او را
باز پرس کنیم یا او را دگیر نمایم آری تدبیر و تدبیر از و انتقام
این امر خواهم کشید و پاداش ظلم و تعدی او را خواهم رسانید
یا بعد در این جرم یعنی تعدی و ظلم اعتراف می نماید و مکافات
او اقرار میکند که آن مظلوم را راضی خواهم کرد و ابعد و مال او را
بازخواهم رسانید و همچنین در اظهار رسوم تجبر و تکبر یکحیله
شرعیه هم می آمیزد مثلا مسندی برای خود معین کرده دل او
نباهر تجبر و تکبر می خواهد که کسی دیگر در نه نشیند بلکه کسی هم و
دست هم رساند اما جان خود را زمره موسوسین شمرده و همین
حیله رسم تکبر و تجبر ادا کرده و بظاهر همین معنی اظهار نمود که
در باب طهارت و نجاست و سواس بسیار میدارم و آنرا
از حسن احتیاط و تقوی می شمارم * اگر کسی باد دست

خواهد رسانید هرآینه ازرعم من آنرا انجمن خواهد کرد باید بنابر آن بآن امر راضی نیستم که کسی متصل او بخشید یا باو دست خود برساند پس دربرده این جهل و امثال آن اتباع هوای نفسانی واقتدای وساوس شیطانی می نماید و باین جرب زبانی جان خود را باتهام این قبائح نمی آلاید ۞ پس این قسم سلاطین جابرین اگر در باب صلح و جنگ ونظم ونسق صاحب دعوت باشند پس در مفهوم امام داخل اند فاما اقسام سابقه اصلا در افراد صاحب دعوت مندرک نیستند پس احکام امام که در مباحث آینده مذکور خواهند گردید آنهمه باین سلاطین باحیا منسوب اند ۞ نه بمدهوش غافل و فریفته لایعقل و نه بفاسق بی باک و ظالم سفاک و نه بمتجبر عنید و متکبر مرید ۞ و درین مقام چند لطیفه ایست که در ضمن چند نکته بیان باید کرد ۞ نکته اولی ۞ باید دانست که هرچند هر سلطان عادل را این معنی لازم نیست که در باب صلح و جنگ صاحب دعوت باشد چه ممکن است که باکفار شرار یا مبدعین بدکردار معرکه قتال و جنگ و جدال برپا فرماید وایشان را استیصال نماید و شوکت ایشان را زیردست خود آرد و سلطنت ایشان را زیروزبر گرداند ۞ لکن نه بنابر مخالفت دین و اعلای کلمه رب العالمین بلکه بنابر کشور کشائی و فرمان

روائی پس هر چند این مقابله و مقاتله از ممنوعات شرعیه نیست که عدالت او را مرتفع سازد اما از جنس جهاد فی سبیل الله هم نیست که بسبب آن صاحب دعوت شود لکن از انجا که ترقی اقبال او باعث ترقی اسلام است و شکست شوکت او باعث شکست رونق اسلام * چه اگر مغلوب و مقهور گردد لابد مخالفین او که مبطلین اند بر بلاد اسلام تسلط خواهند یافت و در تخریب ملت و امت خواهند شتافت پس گزند عظیم باسلام و اهل اسلام خواهد رسید بنا علیه اعانت او بر مخالفین که فی الحقیقت مخالفت دین اند بر ذمه کافه مسلمین لازم آمد پس دریناب هر چند حقیقةً صاحب دعوت نیست اما حکم صاحب دعوت پیدا کرده این است کلام در باب صلح و جنگ * فاما در باب نظم و نسق پس هر سلطان عادل درین باب بالضرور تا صاحب دعوت خواهد بود و الا عادل نخواهد شد پس ازین بیان واضح گشت که مطلق سلطان عادل در باب نظم و نسق حقیقةً صاحب دعوت است و در باب صلح و جنگ یا حقیقةً صاحب دعوت است یا حکما بناء علیه مطلق سلطان عادل را در مفهوم صاحب دعوت مندرج کرده شد * تکملهٔ ثانیه * باید دانست که از بیان سابق واضح گشت

که مطلق سلطان جایر در مفهوم صاحب دعوت داخل است * از ان خارج بلکه بعضی از افراد آن مثل سلطان باحیاء از اقسام او منسلک است و بعضی از ان مثل فاسق بیحیا و ظالم بیوفا و بیهوش لایعقل و متجبر جاهل از ان خارج * پس اگر یکی بگوید که سلطان جایر از اقسام امام نیست و اعانت و اطاعت او واجب نه و دیگری بگوید که سلطان جایر هم از اقسام امام است و از ظلم و تعدی امامت او باطل نمی شود بلکه اعانت و اطاعت او بر کافه مسلمین واجب است و صبر بر شدائد او لازم این هر دو کلام در نفس الامر صادق اند چه حکم بعضی افراد او موافق قول اول است و حکم بعضی موافق قول ثانی پس ازین بیان واضح گردید که انچه احادیث مختلفه درین باب وارد گردیده اند و بظاهر میان آنها تعارض معلوم می شود فی الحقیقت دران هیچ تعارض نیست بلکه هر حدیث را بر محل آن حمل باید کرد کما فی المشکوة فی باب الامر بالمعروف عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلعم انه تصیب امتی فی اخر الزمان من سلطانهم شدائد لا ینجو منها الا رجل عرف دین الله فجاهد علیه بلسانه ویده وقلبه فذلک الذی سبقت له السوابق الخ * ترجمه * روایت است

از عمر ابن الخطاب رض گفت که فرمود رسول خدا
در ستیکه شان این است که میرسد است مراد رزمان آخر از
ارباب سلطنت ایشان سختیها تیکه نجات نمی یابد ازان مایا
مگر مردیکه شناخت دین خدا را پس کارزار کرد برای خدا
بآن بسانان بزبان و بدست و بدل خود پس آن شخصی
است که پیش رسیده است او را سابقها از سعادت
در دنیا و آخرت عن ابو ذر رضی الله عنه قال قال
رسول الله صلعم كيف انتم وائمة من بعدي يستأثرون
بهذا الفيء قلت اما والذي بعثك بالحق اضع سيفي على عاتقي
ثم اضرب به حتى القاك قال اولا ادلك على خير من ذالك
تصبر حتى تلقاني ترجمه این حدیث سابق گذشته است
وفيه في باب ايضا عن ابن عمر رضي الله عنه ان النبي
صلعم قال ان السلطان ظل الله في الارض يأوي اليه كل
مظلوم من عباده فاذا عدل كان له الاجر وعلى الرعية
الشكر واذا جار كان عليه الاصر وعلى الرعية الصبر
روایت است از ابن عمر رض اینکه آنحضرت فرمود که
در ستیکه بادشاه سایه خدا است در زمین سایه آرد بسوی
وی هر ستم دیده از بندگان او پس چون عدل کند باشد مراو را

پاداش عدالت و واجب کرد بر رعیت شکر گذاری این نعمت و چون جور کند سلطان باشد بروی گرانی گناه و بر رعیت لازم است صبر کردن بران) و تحقیق کلام درین مقام آنست که ترک رفاقت سلطان جابر و خلع بیعت او و اظهار خروج و بغی بر وی یا بنا بر سرزنش جرم اوست و معاوضه ظلم او و تسکین لهب غضب که بسبب تعدی او افروخته و تسلی قلب که بنا بر جور او سوخته * یا بنا بر حفظ ملت و نظم امت است که بسبب شیوع فواحش و قبایح در احکام ملت فتنه و فساد راه یافته و بسبب ظهور ظلم و تعدی نظم امت برباد رفته پس اول بنهایت مردود است از افحش معاصی و منکرات و ثانی نهایت محمود است از افضل عبادات و طاعات پس حدیث اول ناظر است بشق ثانی و حدیثین آخرین بشق اول * پس مراد از شداید در حدیث اول شدائد دینی است یعنی ظهور فواحش و شیوع قبایح چنانچه کلمه لَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ بران دلالت می دارد * چه بلایکه باعث نجات از ان معرفت دین حق تواند بود همین فتنه دینیه باشد نه فتنه دنیویه و از مخالفت سلطان وقت نجات عارف را متصور است نه جاهل را * نیز اختلافی که در میان علماء امت درین

مسئله واقع است که امام بسبب فسق و ظلم از امامت خود معزول می شود یا نه کلام اکثر علمای حنفیه ناظر است بنفی ذا و کلام بعضی از علمای شافعیه باول * این اختلاف راهم فی التحقیقت اختلاف باید فهمید بلکه کلام هردو فریق را بایک وجه تطبیق باید کرد. پس کسیکه حکم بانعزال او کرده مراد از فسق و ظلم مجاهرت فسق و ظلم است بحدیکه دعوت بسوی این قبایح حالا یا قالا متحقق گردد و کسیکه حکم بعدم انعزال او کرده پس مرادش از فسق و ظلم همان است که بحد مجاهرت و دعوت نرسیده باشد * پس مذهب واجب القبول درین مسئله همین است که مجاهرت فسق و ظلم امام را معزول می گرداند یا مستحق عزل و مطلق صدور فسق و ظلم بی مجاهرت و دعوت هرگز او را معزول گرداند و نه مستحق عزل * و تفصیل دلایل آن موقوف است بر تمهید مقدمه * بیانش آنکه شارع جل شانه بعضی احکام امر می فرماید و آنرا وسیله امور دیگر میسازد یعنی مقصود از اقامت آن احکام تحصیل غرضی می باشد و حصول منفعتی که آن احکام را بنابر تحصیل آن غرض معین فرموده و شامل آن منافع مقرر نموده * مثلا عقد بیع بنابر همین معنی مشروع گردیده که مشتری مالک مبیع حاصل شود و بایع را

تمامک ثمن و نحقد نکاح بنا بر همین معنی مشروع شده که جانبین را اصل استمتاع بدیگری حاصل شود و بس اگر معاملات مذکوره وجهی منعقد شود که غرض مقصود بر و مترتب نگردد پس آن معامله از اصل باطل است یا قریب البطلان که هر واحد را از طرفین نقض آن معامله میسر شد مثلاً مال شخصی در دریا افتاده او را بدست کسی فروخت پس هر چند آنمال در ته دریا موجود است و مالک بایع بر و متحقق اما از انجا که حصول تملک مشتری که غرض از عقد بیع است درین صورت متعذر بناء علیه این بیع باطل گردید و هم چنین نکاح مسلم با مشرکه هر چند هریک از طرفین بجای خود لایق عقد نکاح است و ارکان نکاح که ایجاب وقبول است هم درین صورت متحقق گردد اما از انجا که حل تمتع مفقود است نکاح مذکور باطل و هم چنین عنینیت در جانب زوج ورتق وفتق در جانب زوجه که این عیوب هم مانع لزوم نکاح است ٭ چون این مقدمه ممهد شد پس باید دانست که مقصود از نصب امام حفظ احکام ملت است ونظام اجتماع است چنانچه ملا علی قاری در شرح فقه اکبر فرموده إنَّ المُسلمِينَ لا بُدَّ لَهُم مِن إمامٍ يقومُ بِه تَنفِيذ

احکامهم واقامة حدودهم وسد ثغورهم وتجهیز جیوشهم
واخذ صدقاتهم وقهر المتغلبة والمتلصصة وقطاع الطریق
واقامة الجمع والاعیاد وتزویج الصغار والصغائر الذین
لا اولیاء لهم وقسمة الغنائم ونحو ذلک من الواجبات
الشرعیة التی لا یتولاها آحاد الامة انتهی * ترجمه * بیدنک
مسلمانان را ضرور است از امام که قائم شود بان اما
تنفیذ احکام ایشان و اقامت حدود ایشان و بند کردن
سر حد کفار ایشان یعنی کافرانیکه بر سر حد ایشان واقع
اند و درست کردن اسباب لشکر ایشان و گرفتن
صدقات ایشان و مقهور کردن ظالمان و دزدان و ره زنان
و اقامت جمع واعیاد و تزویج پسران و دخترانیکه ولی آنها نباشد
وتقسیم مال غنیمت و مانند این از واجبات شرعیه که
متولی این واجبات شرعیه آحاد امت نباشد) پس سلطان
جابر و قتیکه فسق و ظلم او بحدی رسیده باشد که این
منفعت مذکوره بر ریاست او مترتب نگردد بلکه مضرتی از و
بامه امت برسد مثل ظهور قبایح و شیوع فواحش
و مداهنت در دین و ظلم مفسدین و ترک جمعه و اعیاد بلکه
ترک اصل صلوات و امثال ذالک * پس درین صورت

لابد از امامت خود معزول خواهد گردید یا مستحق عزل خواهد شد واما اگر این غرض متحقق و مترتب است گو که در معاملات خاصه خود فاسق باشد پس حکم بانعزال او هرگز متوجه نیست چه کلام درین مقام در امامت سیاست است نه در امامت باطنه که از اتباع اقوال و افعال واقتدای اخلاق واحوال او موجب نجات است و باعث رفع درجات و سبب حصول عطیات و جالب نزول برکات * بلکه همین بند وبست صالح وحفاظت و نظم ونسق عدالت و سیاست بر قوانین شریعت درین مقام کافیست * نکته ثالثه * باید دانست که از بیان سابق چنان واضح گردید که مدار ثبوت امامت بر وجود معنی حکومت است تا آنکه کسی از علماء سنت وجماعت این معنی را از شروط امامت نشمرده اند بلکه کسی از ایشان در مقام بیان شروط امامت این معنی را بطریق رمز واشاره هم ذکر نکرده پس لابد نوعی از استعجاب واستبعاد ناظرین را لاحق حال خواهد گردید که این مشاهیر علما و جماهیر فضلا مثل این رکن رکین را چگونه درمقام ذکر امامت فرو گذاشته و بیان شروط دیگر همت گماشته و شرح این اجمال وحل

این اشکال موقوف است بر تمهید یک مقدمه* بیانش آنکه هرگاه لفظی از الفاظ بر مفهومی از مفهومات دلالت می دارد لابد بعضی از لوازم آن مفهوم بحدی ظاهر و باهر می باشد که از نفس اطلاق لفظ مستفاد می شود یا از بیان تفسیر او یا بیان منفعت او و بعضی دیگر بوضعی مخفی می باشد که احتیاج به بیان می دارد و پس در مقام ذکر لوازم و شروط همین امور خفیه را ذکر می نمایند ناقلین دال و بحث و جدال و اثبات و ابطال بر ان متوجه کردد و حق از باطل متمیز شود * اما لوازم ظاهره پس ذکر آنرا در ضمن همان لفظ در حکم مذکور می شمارند* مثلا هرگاه لفظ رسول الله اطلاق کنند لابد از ان مفهوم می کردد که صاحب این منصب را در مراتب وجاهت عند الله بنسبت سایر افراد انسان امتیازی حاصل است که دیگرانرا حاصل نیست و هرگاه تفسیر این لفظ میکنند که مراد از رسول شخصی است که از جانب حق برای تربیت خلق مبعوث باشد لابد از ان مستفاد خواهد گردید که او را علمی از بارگاه حضرت حق جلشانه حاصل می شود که دیگری را حصول این علم بلا واسطه متصور نیست و چون منفعت آنرا بیان کنند که مقصود از رسالت هدایت

اہل سعادت ست و اتمام حجتہ بر اہل شقاوت لابد
ازین مستفاد می شود کہ صاحب تربیت کاملہ باشد و دعوت
بالذات * پس امثال این امورہ از لوازم ظاہرہ منصب رسالت
است ولہذا کمتر در مبحث نبوت مذکور می گردد و منصب
رسالت را لوازمی است خفیہ کہ حقیقت آن بعد استعمال
افکار عمیقہ و افکار دقیقہ منکشف می گردد * مثل عصمت
ایشان از صغائر و کبائر و تفضیل ایشان بر ملائکہ
مقربین و اصفیا را ایشان از اکثر افراد انسان
بحسب حقیقت و ماہیت پس امثال این امور از لوازم
خفیہ منصب رسالت است ولہذا تمام مبحث نبوت
از امثال ہمین مسائل مشحون است کہ مطرح
انظار اہل تدقیق است و مطمع ابصار اہل تحقیق
چون این مقدمہ ممہد شد پس می گوییم کہ ہرگاہ
منفعت نصب امام بیان گردید کہ لا بد لہم من امام
یحجزہم و ینصفہم و سد ثغورہم الخ خود بخود از این بیان
واضح گشت کہ درین ابواب صاحب دعوت
باشد تاثیر و تجدید ذکر او ہیچ حاجت نیست بخلاف

سائر شروط * منافاتش * آنکه در مقام بیان شروط
امامی ذکر علم و دیانت او می شود اینکه از لوازم
این منصب است که امت خود را بتفصیل خصوصیات
گمارد و آنرا از اهم مقاصد خود بشمارد که آن از
لوازم ظاهره این منصب است حاجت بیان ندارد
و همچنین در مقام بیان اوصاف امام صلوة ذکر
علم و قرائة و تقوی می شود نه آنکه از لوازم
اوست که امت خود را بادای صلوة گمارد و او را
از جمله فرائض انگارد * و همچنین در مقام بیان
اوصاف موذن ذکر طهارت و استقبال قبله
و معرفت وقت می شود نه اینکه از شروط اوست
که گنگ نباشد یا لکنه در تلفظ بوجهی نداشته
باشد اگر جهر صوت از واضحات ممکن نیست چه این معنی
از لوازم تصور منصب اذان است * همچنین
وجوب دعوت از لوازم تصور منصب امامت
است با چه از بیان حقیقت امامت و ذکر اقسام
آن در مباحث تأدیب الارباب نزد مثبته ... بود

زنصیحت مختصر ہیچ انشاءالله تعالی احکام آتام
از ابواب آینده بالا ستیعاب مذکور خواهد گردید
والله یهدی من یشاء الی سواء السبیل و هو حسبی و
نعم الوکیل الحمد لله علی اتمامه



خاتمة الطبع

برآرای خورشید ضیای کسانیکه ایمان با خلاص
دارند و در محبت دیان دین اختصاص مختص
و محتجب نماند که بارگاه جناب مولوی سخاوت علی
صاحب ساکن جونپور بعزیمت صحیح بیت الله
بدارالامارة کلکته وارد شدند روزی تذکره این معنی علانیه
فرمودند که هر چند کتب بسیار و رسائل بیشمار
بقالب طبع در آمدند مگر افسوس رساله
منصب امامت که از آخر تصنیفات مقبول بارگاه
رب الجلیل مولانا محمد اسماعیل است بقالب
طبع در نیامد اگر در آمدی بقالب انسان ایمان
در آمدی و بکالبد ایمان جان اگر انسانی قوی

الا ایمان به تطبیق وتصحیح آن کمر همت بند دیار ربیع
مصداق فمن فاز فوزاً عظیماً گردد چه بسیار از مردمان
از مرض مهلک که عبارت از عدم معرفت امام
زمان است وحدیث نبوی اعنی من لم یعرف امام
زمانه فقد مات میتة جاهلیة بران شاهد است
بعضد ربانی شما خواهید یافت که یاد درین فن تصنیف
جدید است پس نقل نسخه هذا معرفت یعنی احباب
از نزد مولوی جعفر علی صاحب داماد جناب مولوی محمد علی
صاحب مرحوم باعید نجات اخروی خلاصه خاندان
مصطفوی نقاوه دودمان مرتضوی داروغه سید
مظهر علی صاحب باهتمام تمام طبع شد وبامانت منشی
عبد الحکیم صاحب تاریخ چهارم جمادی الثانی سنه ۱۲۶۵
هجری بمطبع مظهری حلیه طبع پوشید ومن خاکسار
عبد الجبار که از خادمان آن خاندان ام به تطهیر
تسهیل آن اعراب وترجمه ونشان آیات واحادیث
که در کدام سوره وکدام مسند وکدام باب واقع
است بر کتاب موصوف را بدکرده ونشان

* و و یک حدیث که در کتب یافته نشد *
* بلا نشان گذاشته بماده مذکور بفضل فضال حقیقی *
* از تصحیح آن فراغت کشیدم جازانا الله *
* خیر الجزاء امید از ناظرین رساله هذا *
* آنکه اگر جایی در اعراب یا ترجمه *
* سهوی یا خطایی یابند نسبت آن بمصنف *
* نکنند بلکه بسوی فقیر منسوب *
* نمایند وحتی الوسع در اصلاح *
* آن کوشیده فقیر را *
* مشکور فرمایند و *
* عندالله ماجور *
* شوند *





بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہی اُس اللہ کا کہ جسنے اپنے محض فضل سے ہر چیز اُگنے کے واسطے
موسم ٹھہرایا ؛ یعنے کسیکے واسطے جاڑا اور کسیکے واسطے گرمی کسیکے
واسطے برسات ؛ اور آفتاب کی تاثیر کو ہر چیز کے پیدا ہونے مین دخل
دیا ؛ اے اللہ تو درود بھیج اپنے رسول مقبول پر کہ جو آفتاب ہین دین کے
اور دین کی آبادی مین تاثیر کو اُس آفتاب دین کے دخل رکھا ؛ یعنے جس
عمل پر اُس آفتاب دین کا عکس نہین پہنچا وہ ناقص ہوا ؛ اور اُسکے
سب آل واصحاب پر اور سب نائبون پر کہ پر تو اُس آفتاب کا اُنمین آیا
اور مثل ماہتاب کے اُنکی روشنی سے تمام عالم روشن ہوتا ہی اور اُنکی
تاریکی سے تمام عالم تاریک رہتا ہی بعد اسکے سنا چاہیے کہ کتنے لوگ
صراط المستقیم پر بلکہ جناب امام حضرت سید احمد صاحب پر اعتراض اور
نسبت بدعت کی کرتے ہین ؛ وجہ یہ کہ مولانا اسمعیل علیہ الرحمت کا رسالہ

جسکا نام ایضاح الحق ہی بدعت کے باب مین فارسی زبان مین جو تصنیف فرمایا اُسکے سمجھنے کی اکثر لوگون کو لیاقت نہین ؛ اس سبب اس عاجز سے بدعت کے باب مین اگر پوچھتے اور تنگ کرتے ؛ اسواسطے ہندی زبان مین تھوڑی سی تقریر بدعت کی جو آسان اور سہل اور سوا تقریر مولانا ممدوح کے ہی لکھہ دیا کہ ہر کسیکے سمجھہ مین آوے ؛ اور آیت سے اسکو مدلل کردیا سیدھی سمجھہ والے کو بہت ہی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بولی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نئی نکالی ہمارے کام مین کہ یہہ ہی وہ چیز کہ نہین ہی اس مین سے سو وہ چیز مردود ہی ؛ ف ؛ اس حدیث کے دو ٹکڑے ہین ایک تو یہہ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا جسنے نئی نکالی ہمارے کام مین کہ یہہ ہی ؛ اس سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ کام کی حضرت نے دو قسم کی ایک تو حضرت نے اپنا کام ٹھہرایا یعنے جس کام کے واسطے حضرت مبعوث ہوئے ؛ دوسرے وہ کام جسکے واسطے حضرت مبعوث نہین ہوے ؛ مثلا درزی کہے کہ ہمارے کام مین جو کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہی ؛ تو اس سے لوگ یہی سمجھینگے کہ سینا پرونا کترنا بیونتا اسمین غیر کو دخل دینے سے منع کرتا ہی ؛ اور اگر لوہاری یا مستری کے کام مین کوئی ایجاد نکالے تو درزی کو اسے کچھہ غرض نہین اور اگر لوہار کہے کہ ہمارے کام مین جو کوئی نئی بات نکالے تو وہ مردود ہی ؛ تو یہان بھی یہی مراد لینگے کہ لوہا گلانا اور پیٹنا اور بڑھانا اور چکو قینچی تلوار بندوق

وغیرہ کام لوہے کے جو اُس سے متعلق ہین اُسمین غیر کو دخل دینے سے منع کرتا
اگر کوئی درزی کے یا مستری کے کام مین ایجاد کرے تو لوہار کو اُس سے کچھ غرض
نہین ؛ پس جس کام کے بتانے کے واسطے حضرت نہین آئے اُسمین سیکڑون
باتین نئی نکالا کرو سنت بدعت کو کچھ دخل نہین ؛ وہ کام کون ہین جیسے
کپڑا کھانا مکان آور مثل اسکے ؛ اسکی وضع بتانے کو حضرت نہین آئے ؛
مثلاً کپڑے کی قطع جسطرح کی چاہو ہمیشہ ایجاد کیا کرو حضرت کو کچھ
اس سے غرض نہین ؛ لوگ پگڑی ٹوپی ہمیشہ طرح طرح کی بنایا آور
باندھا کیا کرتے ہین ؛ انگرکھہ کرتہ میرزائی جامے قباؤن کی تراشش
طرح طرح کی ایجاد ہوا کرتی ہین ؛ پایجامے طرح طرح کے بنایا کرتے ہین ؛
کھانے ہر زمانے مین نئے طرح کے ایجاد ہوتے ہین ؛ مکان کی قطع آور
وضع ہر دیار مین نئی نئی طرح کی رواج پائی ہے ؛ اُس سے حضرت کو کچھ غرض
نہین ؛ کیونکہ حضرت اسکے واسطے مبعوث نہین ہوے آور جسکے
بتانے کے واسطے حضرت آئے مثلاً حضرت اسواسطے مبعوث ہوے کہ
اُمّت کو منع کرین کہ جس چیز سے غفلت پیدا ہو آور دنیا مین تنگی ہو وہ
نکرین ؛ چنانچہ مکان کھانے کپڑے مین حد باندھ دی کہ بہت اسراف
نکرین ؛ حرام چیزین نہ کھاوین ریشمی زری اور کوسم زعفران کا رنگا کپڑا
نہ پہنین ؛ آور اُمّت کو حکم کرین کہ جن باتون سے خدا کا دھیان بڑھے آور
دنیا کا انتظام درست ہو وہ کرین ؛ چنانچہ فرمایا کہ خدا کو فلانے فلانے وقت
یاد کرین آور اسطرح یاد کرین ؛ آور مال فلانے وقت دین آور اسطرح دین ؛
آور جہاد زبان سے آور جان آور مال سے کرین ؛ پس نبوت کا کام وہ ٹھہرا کہ جسمے
اصلاح معاش آور معاد بندون کی ہو دوسرا ٹکڑا حدیث کا مالیس

پہلے فقہونے دو ہی سی اسطے یہ ہین دو چیز نہین ہی اسمین سے سو وہ
چیز مردود ہی ؛ یعنے نہین ہی اُس کام سے جسّے اصلاح معاش اُور معاد کی بندون کے
ہوتی ہی ، مثلاً میّت کے طرف سے چوتھے روز کھانا کھلانا یا میّت کی طرف سے
حسنات نکرکے اپنی طرف سے حسنات کرکے اُسکو ثواب بخشنا ؛ اُور نکاح
مین تحول کرکبھی ضروریات سے جانتنا ؛ یا ایک قوم کے واسطے مہر کی حد
باندھنا اتنا کہ اتفاقاً بعضون سے ادا ہوسکے اُور اکثر دن کی استطاعت
سے باہر واقع ہو پس جب اول تکرے کو اس ثانی تکرسے ملادینگے
تو حضرت کے کام مین بھی نئی بات نکالنے کی دو صورت پیدا ہوگی ؛ ایک تو
وہ کہ جسّے اصلاح معاش اور معاد کی بندونکے ہو - دوسرے وہ کام کہ
جسّے اصلاح معاش اُور معاد کی بندون کے نہو ؛ پس بمجرد اس بات کے
کہ کسی قوم نے کسی کام مین اصلاح معاش اور معاد کی بندون کے سمجھکر
اسکو رواج دیا بدعت نہین کہینگے ؛ بلکہ علماء دین اُس عصر کے تامل کرینگے کہ اُس
اصلاح معاش اُور معاد کی بندون کے ہوتی ہی یا نہین ؛ اگر ہوتی ہی تو اکثر علماء
دین کے نزدیک سنت قولی ہی ؛ کیونکہ مَاکَانَ مِنْهُ مین داخل ہی ؛ یعنے اجناً
تو کیا حضرت کے کام مین لیکن ایسی چیز جو اُسی نبوت کے کام کی جنس سے ہی ؛
اُور اگر اصلاح معاش اُور معاد کی بندونکے اکثر علماء دین دا عصر کے نزدیک نہین
ہوتی ہی تب وہ بدعت ہی ؛ کیونکہ مَالَیْسَ مِنْهُ مین داخل ہی ؛ یعنے ایک تو
حضرت کے کام مین نئی بات نکالی دوسرا اسکے جنس کی نہین نکالی ؛ تو یہ ایسی
صورت ہوئی جیسے درزی کہے کہ ہمارے سینے پرونے کے کام مین اگر لوہار
بھی دخل دے لیکن بشرطیکہ ایسی بات نکالے کہ اسّے فائدہ سینے پرونے کا
نکلے تو وہ ہمارے نزدیک مردود نہین ہی ؛ غرض خلاصہ اِس معنے کا جو نیچے لکھا۔

یہہ ہی کہ دین کے کام میں جو کوئی ایسی بات نکالے کہ اسکی جنس سے نہو وہ مردود ہی اور اگر کوئی اس حدیث کے معنے یوں کہے کہ جسنے نکالا ہمارے دین کے کام میں وہ چیز جو نہیں ہی دین سے سو وہ مردود ہی ؛ تو ہم پوچھینگے کہ دین بتاؤ کیا چیز ہی ؛ اُسنے اگر کہا کہ احکام آسمانی یعنے جو احکام آسمانی میں کچھہ کمی زیادتی کرے وہ مردود ہی ؛ تو ہم کہینگے جو لوگ ہر چیز کو بے سمجھے بوجھے بدعت کہتے ہیں اُنکا مطلب اور بھی دور پڑا ؛ کیونکہ اس سے یہہ بات نکلتی ہی کہ نماز روزہ کے اندر کوئی نئی بات نہ نکالے تو چہلم چہارم عرس فاتحہ کے بدعت ہونیکا بھی ثبوت اس حدیث سے خوب نہیں ہو سکتا ہی ؛ کیونکہ اگرچہ یہہ کام نکلا لیکن نماز روزہ میں نہیں نکلا اور وہ معنے کیئے جو ہمنے لکھا ہی تو اس سے یہہ بات نکلتی ہی کہ جو دین کی جنس سے نہیں ہی وہ نماز روزہ کے اندر بھی نکالنا نادرست اور نماز کے باہر بھی ؛ پس اسی حدیث سے بدعت ہونا چہلم چہارم وغیرہ کا بھی نکل آیا ؛ یہہ مضمون اور حدیثوں سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی ؛ چنانچہ مشکوٰۃ کے کتاب العلم میں ؛ روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْأً وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْأً رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نکالا اسلام میں طریقہ نیک کو پھر اُسکے واسطے ہی ثواب اُسکا اور ثواب اس شخص کا جسنے عمل کیا اُسپر پیچھے اسکے ؛ بغیر ناقص ہونے ثواب اُنکے سے کچھہ ؛ اور جسنے نکالا اسلام میں طریقہ بد کو ہوگا اسپر گناہ اُسکا اور گناہ اس شخص کا

اُ عمل کریگا اسپر پیچھے اُسکے ، بغیر اسکے کہ کم ہو اُنکے گناہ میں سے کچھ ، روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ۔ ف ۔ یعنے راہ حسن وہی ہی کہ جس سے اصلاح معاش اور معاد کی بندون کے ہو ۔ اور بد وہی ہی کہ جس سے اصلاح معاش اور معاد کی بندون کے نہو ۔ پس بدعت خلاف السنت ٹھہری ۔ اور اس حدیث سے یہہ بات بھی معلوم ہوتی کہ بعضے لوگ جو اُنہون نے سنا کہ یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نکلی جھٹ بدعت کہہ سمجھتے ہین ۔ سو اُنکے بے علمی کا سبب ہی کہ بدعت کی تعریف نہیں سمجھی ۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ ترجمہ

روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آئے تین شخص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتے ہوے احوال عبادت کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ پھر جب خبر دے گئے اُسکی گویا کہ کم جانا اُسکو ۔ تب کہا آپسمین کہاں ہین ہم لوگ ۔ برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بخش دیا اللہ نے اُنکے واسطے جو پہلے ہوے گناہ اُنکے اور جو پیچھے ہوے ۔ پھر کہا اُن میں ایک نے کہ میں نماز

جاگا کرونگا تمام رات ہمیشہ ؛ آور کہا دوسرے نے مین روزہ رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ آور افطار نکرونگا ؛ آور کہا تیسرے نے مین الگ رہونگا عورتون سے آور نکاح نکرونگا کبھی ؛ پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس پھر فرمایا کہ تمہی لوگون نے کہا ایسا آور ویسا ؛ خبردار ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق مین تم سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ سے آور تم سے زیادہ پرہیزگار ہون اللہ کے نزدیک ۔ پر مین روزہ بھی رکہتا ہون آور افطار بھی کرتا ہون ؛ آور نماز بھی پڑہتا ہون آور سوتا بھی ہون ؛ آور نکاح کرتا ہون عورتون سے سو جسنے منہ موڑا میری سنت سے وہ نہین ہے مجھسے ؛ نکالا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ؛ ف ؛ اس سے معلوم ہوا کہ جس کام کی شرع سے جو حد ٹھیر گئی ہے اسمین اُسسے تجاوز وتفاوت نکرے ؛ مثلاً جہان کرنا کرنا دو نو حضرت کے قول یا فعل سے ثابت ہو وہان ایک پر جم جانا یہہ بھی خلاف السنت ہے ؛ پس اگر جم جاویگا تو بدعتی ہو جاویگا ؛ آور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ بھی بدعت ہے کہ جس سے اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہو اسواسطے لوگون نے اسکو جاری کیا آور اسکو نبی کا فعل بھی نہین کہتے ہون اسکو منع کرنا جیسے مذہب آور طریقہ اماموں کے ہین ؛ آور جس سے اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہنو اسمین اصلاح سمجہہ کے اسکو جاری کرنا ؛ جیسا چار مذہب آور طریقہ مقرر کرکے اپنی اپنی جدی جدی حد باندہ لی ہے ؛ جن لوگون نے طریقہ قادریہ مین بیعت کرکے طریقہ قادریہ کا ذکر و شغل شروع کیا وہ طریقہ نقشبندیہ جانیوالے کے ہاتھ پر بیعت نہین کرتے آور اسکا ذکر آور شغل نہین کرتے یہہ نہین سمجھے کہ یہہ جو بزرگان دین کے ہاتھ پر لوگ بیعت کرتے ہین اسکو بیعت توبہ کہتے ہین ؛ پھر توبہ کرنا جس بزرگ کے ہاتھ پر چاہے کرے ؛

آور ذکر وشغل تو الله کا دھیان بڑھنے کے واسطے ہی ؛ جسطرح جو تا وے
جس مین الله کا دھیان بڑھے کرے ۔ اسیطرح لوگون مین یہ بات باطل ہی
پھیلی ہی ؛ کہ حنفی شافعی کا فعل نکرے شافعی حنفی کا فعل نکرے ؛ یہ نہین
سمجھتے کہ امام ابی حنیفہ آور امام شافعی رحمہا الله اپنی طرف سے کوئی بات
نہین فرماتے تھے ۔ سبکو پیروی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی منظور تھی
آور یہ بوت تو انا حضرت کے دین مین منظور نہ تھا ؛ اگر حنفی نے حدیث صحیح
سے کوئی فعل ایسا پایا کہ اُسکو شافعی کرتے ہین اُسکو کیا اِسمین کیا مضایقہ
اُسکے نکرنے مین کیا اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہوتی ہی ؛ بلکہ اُسکے
کرنے سے انکار کرنا صاف حدیث کا انکار کرتا ہی ؛ ؛ طریقہ چار مین آور
؛ مذہب مجتہدین کے چار بلکہ طریقہ آور بھی بہت ہوے ہین لیکن مشہور
یہی چار طریقہ آور مذہب ہین اسواسطے لوگ انہین سے واقف ہین آور کو
نہین ۔ آور اگر کوئی قادری چشتی یا حنفی شافعی کہلایا اِسے دوزخ مین
نہین جاےگا ۔ دوزخ مین جاےگا جب آیت حدیث یا کے اُسپر چلنے کو بُرا جانیگا
چنانچہ الله صاحب نے سورۂ بقر مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
بیشک مومن لوگ آور یہودی لوگ اور صابئین جو ایمان لاوے الله پر آور
پچھلے دن پر اور کام کرے اچھے ؛ سو اُنکو اُنکی مزدوری اُنکے رب کے پاس
اور نہ کچھ خوف آور نہ وے غم کھاوین گے ؛ ف ؛ دو جگہ اٰمَنُوْا آور
مَنْ اٰمَنَ جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ پہلا جو اٰمَنُوْا فرمایا صرف اس سے مومن
کہلانے والے مراد ہین آور پیچھے جو مَنْ اٰمَنَ فرمایا یہان صفت ایمان مراد ہی

یعنے اپنے کو کوئی مومن یا یہودی یا نصاری یا صابئین کہے جسمین صفت
ایمان پائی جائیگی جنت مین جائیگا ۔ پس یہہ بات ثابت ہوئی کہ مومن پر
اور حنفی اور شافعی پر کیا موقوف ہی کوئی اپنے کو یہودی اور نصاری بھی
کہیگا تو بھی بے کھٹکے جنت مین جائیگا ۔ پھر جو اپنے کو حنفی شافعی کہے یا
قادری چشتی کہے اُس سے جھگڑنا نادانی ہی ۔ بلکہ جو لوگ چارو طریقونکو
ملاکر بیعت لیتے ۔ اور چارو کے ذکر اور شغل کو جو موافق قران اور حدیث
کے ہین ملاکر کرتے اور کرواتے ہین ۔ اور جو لوگ چارو مذہب کے فعل کو
جو موافق قران اور حدیث کے ہین ملاکر کرتے اور کرواتے ہین ۔ اور چارو
طریقہ کے بزرگون کو ۔ اور چار مذہب کے اماموں کو اپنا پیشوا جانتے ہین ۔
یہی امت وسط مین ہین ۔ جنکی تعریف قران مین اللہ رب العالمین نے فرمائی
كَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ترجمہ اسیطرح کیا ہمنے تمکو
امت وسط تاکہ ہو تم گواہ لوگون پر اور ہو رسول تمپر گواہ ۔ غرض اُن لوگونکے
ملانے سے یہی ہی کہ دین مین پھوٹ اور اختلاف باقی نرہے ۔ کیونکہ لوگ
وقت بیعت کے ایکہی بزرگ کے طریقہ کا ذکر کرتے تھے ۔ اور کئی طریقونکا
ذکر منع ٹھہرا رکھا تھا ۔ اِسکو توڑنا منظور رہا ۔ اور مباح کو سنت غیر
موکدہ ٹھہرانا ۔ اور غیر موکدہ کو موکدہ اور موکدہ کو واجب ۔ اور واجب
کو فرض کفایہ ۔ اور فرض کفایہ کو فرض عین ۔ اور اسیطرح مکروہ تنزیہی
کو تحریمی ۔ اور تحریمی کو حرام قطعی ۔ اور صغیرہ کو کبیرہ ۔ اور کبیرہ کو کفر ۔۔
اور کفر کو شرک ۔ یعنے جس کی شارع نے حد باندھ دی ہی اور شرع
مین قران اور حدیث سے اسکا درجہ مقرر ہوگیا ہی اُسمین کمی بیشی کرنے

اگر کریگا بدعتی ہو جائیگا: اگرچہ ان درجون کا نام علمانے رکھا ہی سب نام حدیث اور قرآن سے ثابت نہین، جدا جدا اس خوف سے نام رکھا ہی کہ لوگ درجہ مین خلط کر کے مدعتی نہ بن جادین۔ لیکن درجہ مین خلط کرنا اور ان نامون کا الٹ پلٹ کرنا اسکی بھی برائی الدکے نزدیک ایک درجہ مین سمجھ اور یہان ایک بات اور بھی سمجھی گئی کہ قیاس جو مجتہدین کا ہے اسکو معرفت کے برابر نہ سمجھے ؛ مثلا ایک مسئلہ حدیث ضعیف سے بھی ثابت ہو اسکے خلاف پر کسی مجتہد کے اجتہاد کو ترجیح نہ دے اور اپنے قیاس کو ہر شخص مجتہدین کے قیاس کے برابر نجانے ؛ اور حدیث سے مقدم جاننا بات کا صرف منہ کے کہنے سے نہین ہوتا ہی بلکہ قول اور فعل سے حد کی رعایت معلوم ہو۔ کتنے لوگ منہ سے کہتے ہین کہ حدیث کے مقابلہ مین اجتہاد کو دخل نہیں۔ لیکن جب کوئی مسئلہ قرآن و حدیث مین نفس کے مخالف نظر آیا ؛ تو اسکو چھوڑ کر مجتہد کے قول کو پکڑ لیتے ہین بلکہ کسی مولوی کے قول کی دلیل لاتے ہین ؛ پس اس جگہ سے یہ بات بڑے کام کی سمجھی گئی کہ حضرت جس کام کے واسطے مبعوث ہوے وہ کام دو قسم ہین ایک تو وہ جسکی جڑ اور شاخ اور پھنگی اور پتا حضرت نے خود ٹھہرا دیا ؛ دوسرے وہ کہ جڑ تو حضرت نے ٹھہرایا اور شاخ اور پھنگی پتا امت کے ہم پر چھوڑا ؛ جسکی جڑ اور شاخ پھنگی اور پتا سب حضرت نے ٹھہرا دیا اسمین کوئی اپنے طرف سے ڈال شاخ یا پھنگی پتا کچھ لگا دیگا بدعتی ہو جاویگا۔ جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ بیاہ شادی غمی لڑکا ہونا اور سوا اسکے : مثلا نماز مین اسطرح جڑ اور شاخ پھنگی پتا ٹھہرا دیا کہ اسکے واسطے وضو کی ترکیب وقت کا شروع اور آخر یا چار وقت چار رکعت قیام و قعود رکوع سجود تشہد اذان اقامت قبلہ رخ ہونا پڑھنا۔ یہ سب بتا دیا ؛ اسیطرح روزہ

حج زکواۃ شادی غمی لڑکا ہونا ٭ اُنسین بھی جڑ اَور شاخ پھنلی تہا ٹھہرادیا ٭ اب اسمین کوئی کمی آور بیشی کریگا بدعتی ہوجائیگا ٭ آور جسکی جڑ ٹھہرادیا ڈال و شاخ امت کے فہم پر رکھا اُس مین امت کو اختیار ہی جتنی ڈال شاخ بھنگی تہا لگایا کرین وہ مردود نہین ٭ جیسے جہاد آور ذکر اللہ آور تہذیب نفس آور سیواے اسکے مثلا جہاد فرمادیا کہ کرو ٭ آور اسکی ڈال و شاخ جو ہی ٭ کہ کس مقام سے شروع کرین ٭ آور کس مقام پر تمام کرین ٭ آور کسطرح کرین ٭ لوگ کپڑے کیسے پہرین ٭ ہتیار کسطرح لگادین ٭ گھوڑے پر کس طرح چڑھین ٭ دشمن کو کس طرح مارین ٭ فریب اُسکو کسطرح دین صلح اُس سے کس طرح کرین ٭ یہہ سب امت کے فہم پر چھوڑا ٭ جیسے نماز مین ذری ذری بات ٹھہرادیا اِسمین نہین ٹھہرایا ٭ لیکن جو بات قرآن حدیث سے ثابت ہوتی ہی تو ایسی نہین معلوم ہوتی کہ یہی کرین سیوا اسکے آور کوئی وضع نکرین آور اُسکو نہ بدلین ٭ مثلا حضرت کے وقت مین لوگ تیر سے جہاد کرتے تھے آور اسکی فضیلت بھی آئی ہی اب کوئی باوجود ثابت ہونے فضیلت تیر کے بندوق توپ جو حضرت کے پیچھے ایجاد ہوئی اُس سے جہاد کرے آور تیر سے نکرے تو وہ بدعتی ہوویگا ایسا نہین معلوم ہوتا ہی اسیطرح ذکر اللہ ہی چنانچہ اللہ رب العالمین نے سورۂ آل عمران مین فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ الآیۃ ترجمہ جو لوگ کہ یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے آور اپنے کروٹون پر آخر آیت تک ٭ اور اُسکو سورۂ انفال مین ہی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٭ ترجمہ آور یاد کرو اللہ کو بہت شاید کہ تمہارا بھلا ہو ٭ یہہ ذکر سیوا

بیگانہ کے مقصود ہی - اور اسکی کوئی وضع شرع کے اندر میں نہیں ہوئی ۔ تو اسے کہ اختیار ہی کہ ایسی وضع نکالیں کہ جسمیں اللہ کا دھیان زیادہ رہا ہو۔ مثلاً کسی نے چہرہ لطیفہ کے طرف دھیان کیا کسی نے ذکر کسی نے ذکر جلی کسی نے پاس انفاس یہ سب مَاکَانَ مِنْہُ میں داخل ہی اسطرح تہذیب نفس کی تاکید اللہ نے فرمایا چنانچہ سورۂ وَالنَّازِعَاتِ میں آیا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ٥ ترجمہ اور لیکن جو ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے پاس اور روکا جی کو اپنے خواہش سے سو جنت اسکا ٹھکانا ہی - اور سورۂ قیامت میں فرمایا وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ترجمہ اور قسم کرتے ہیں ہم نفس ملامت کرنے والے کی - اور تہذیب نفس کی کوئی وضع شارع نے معین نہیں کی تو اگر نفس کسیکا سیری بہت طلب کرے ، اسکے واسطے چند روز اسکو ترشی دے یا باتیں لغو اور حمق ٹھٹھہ لوہے کی کسیکو عادت ہو اسکے چھڑانے کے لیئے چند روز چپ رہے - یہ بھی مَاکَانَ مِنْہُ میں ہوگا ہاں اگر اسکو اپنے خاندان کا طریقہ اور سلسلہ سمجھ کر نکالدے اور اسکو اپنی راہ ٹھہرا دے ۔ یا اسی پر جم جاوے جیسا دہ تین معانی ہم گئے تھے تو مَالَیْسَ مِنْہُ میں داخل ہو جاوےگا اور اسیکو رہبانیت کہتے ہیں - جیسے بعضے فقیر لوگ پھیکا اناج کھانا اور ریاضات شاقہ اختیار کرتے ہیں - اور اسیکو طریقہ خدا سے ملنے کا مانتے ہیں - یہ نہیں سمجھتے کہ اسمیں مخالفت نفس نہیں ہوتی بلکہ میاں انسان سست ہوتی ہی - اور جب طاقت زائل ہوتی ہی نفس کے اختیار میں آدمی ہوتا ہی مخالفت نفس

نفس اسطرح ہوتی ہی کہ جسوقت نفس نے جس چیز کو چاہا ندیاکسیطرح خواہش
جوش کرے جب مینا دو مہنا وہ چیز نہین ملی آپ جوش اسکا جاتا رہتا ہی
نفس کی تعلیم گھوڑ کی سی ہی گھوڑے کو کوئی کم دانا دیا کرے اُسے عیب
ذاتی اسکا نہین جاتا ہی بلکہ دبلا کم زور ہو جاتا ہی ؛ جب طاقت جاتی
رہی تو جس کام کے واسطے مقرر ہی وہ کام بھی اُس سے کم ہونے لگتا ہی اور بدذاتی
کی بھی سکت کم ہو جاتی ہی ؛ عیب کھوتر کیا جاتا ہی اس سے کہ جسوقت
جس جگہہ اترے وہان سے مار کے اسکو نکال دے اور جسوقت پتنگ
کیا چاہے تو پتنگ کرنے ندے ؛ اور کسیکو سلطان الذکر جاری
ہونے لگے یعنے تمام بدن مکان زمین دیوار درخت سب سے اللہ کی
آواز آنے لگے ؛ یا نور نظر آجاوے ؛ یا کسی بزرگ ؛ یا فرشتہ کی زیارت
ہو ؛ اور اُسے کچھہ بشارت ملے ؛ یا دل مین الہام ہو ؛ یا غیب سے آواز
آجاوے ؛ یہہ نہ سنت مین داخل ہی نہ بدعت مین ؛ کیونکہ سنت اور
بدعت وہی فعل ہی جو اپنے اختیار سے ہوتا ہی ؛ اور جو ہمارے اختیار سے
باہر ہی نہ اسمین سنت کا ثواب اور نہ بدعت کا عذاب ؛ بلکہ اسکو واردات
و مقامات کہتے ہین ؛ وہ ایک چیز فضل سے اللہ کے متعلق ہی ؛ مثلاً اللہ نے
کسیکو خواب صحیح دکھادیا چنانچہ کسی نے خواب مین دیکھا کہ میرے بیٹے کی
شادی ہوئی بعد تھوڑے دنکے ظہور مین وہ بات آئی ؛ پھر اسنے دیکھا کہ
میرے بیٹے کی نوکری لگی پھر بعد چند روز کے وہ بات بھی ظہور مین آئی ؛ تو یون
سمجھے کہ یہہ بات اللہ کے فضل سے ہوئی کچھہ اُسکے اختیار سے نہین ہی ؛ اور یہہ بات
بھی نہین عقیدہ مین رکھنا چاہئے کہ کوئی کتنی ہی عبادت اور نماز روزہ کرے جبتک
اسکا خواب ایسا صحیح نہین ہوا کریگا یا الہام نہو اور غیب سے آواز نہ آوے یا کسی

بزرگ یا فرشتے سے بشارت نہ ملے تب تک کبھی اللہ کا مقبول نہیں ہوتا ؛
اللہ کا مقبول ہونے کی نشانی یہی ہی کہ یہ باتیں ہوا کریں ؛ بلکہ یوں سمجھنا چاہئے
کہ یہ بھی ایک نشانیوں میں سے اللہ کے مقبول ہونے کی ہی ؛ اور صحابہ کو اکثر نور
نظر آتے تھے اور بشارتیں فرشتوں کے معرفت ملتی تھیں اور الہام بھی ہوتا
تھا اور غیب سے آواز بھی آتی تھی . چنانچہ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں مشکواۃ کے
آیا ہی کہ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ ہم
دور نہیں جانتے تھے اس بات کو کہ سکینہ بولتی ہی زبان پر عمر کے اور انکے دل پر
خود بخود دل میں اللہ کے طرف سے کسی بندے صالح کے کوئی بات آجایا کرے اسکو
بلکہ سکینہ کہتے ہیں الہام کی یہ بھی ایک قسم ہی ؛ اور دوسری حدیث میں
حضرت عمر سے مشکواۃ کے باب الکرامات میں ہی کہ یَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ
ای ساریہ پہاڑ پکڑ لے پہاڑ پکڑ لے ؛ ؛ یعنی حضرت ساریہ کو حضرت
عمر نے سردار کرکے ایک لڑائی پر بھیجا تھا اور لڑائی سخت آپڑی اور حضرت
اسوقت منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ اللہ نے یہ معاملہ اُنپر کھولا پکارا ساریہ کو
کہ پہاڑ کی آڑ پکڑ لے جب قاصد لڑائی سے آیا تو اسنے بھی ویسا ہی نقل کیا کہ
ہم لوگوں پر وہاں لڑائی سخت آپڑی تھی تب ایک آواز آئی کہ پہاڑ پکڑ لے پہاڑ
پکڑ لے ای ساریہ ہم لوگوں نے ویسا ہی کیا اللہ رب العالمین نے فتح دی اور اللہ
صاحب نے سورہ حج میں فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ
اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھسے پہلے یا نبی اور قرأت میں ابن عباس کے یوں آیا ہی
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ ترجمہ اور نہیں بھیجا ہم نے
پہلے تیرے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی اور نہ کوئی محدث اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

حکیم

حَكِيمٌ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ
قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِي الَّذِينَ آمَنُوا
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ترجمہ سو جب خیال باندھا شیطان نے ملاد
اسکے خیال مین پھر اللہ ہٹاتا ہی شیطان کا ملایا پھر پکی کرتا ہی اپنی باتین اور رب خبر
رکھتا ہی حکمتون والا اسواسطے کہ اس شیطان کے ملائے سے جانچے انکو جنکے دلمین
روگ ہی اور جنکے دل سخت ہین اور گنہگار تو ہین مخالفت مین دور تر پڑے اور
اسواسطے کہ معلوم کرین جنکو سمجھ ملی ہی یہہ تحقیق ہی تیرے رب کی طرف سے پھر اسپر
ایمان لاوین اور دب جاوین اسکے آگے انکے دل اور اللہ سمجھانیوالا ہی یقین لانیوالونکو
راہ سیدھی اور منکرونکو ہمیشہ رہیگا اسمین دھوکھا جبتک آپہنچے انپر قیامت
بے خبر یا آپہنچے انکو آفت ایک دن کی جسمین راہ نہین خلاص کی ؛ ف ؛ جسکو
پردہ غیب سے آواز آجاتی ہی اسکو محدث کہتے اصطلاح مین قرآن اور حدیث
کے اگرچہ نبی نہو یہہ بھی ایک قسم ہی الہام کی اس زمانہ مین علماؤن نے نام رکھا ہی
انکا جو قرآن اور حدیث پر چلتے ہین کسیکی تقلید نہین کرتے اور جنکے دل مین روگ
ہی یعنے کچے مسلمان اور جنکے دل سخت ہین یعنے منافق ؛ اور خواب تین قسم کے
ہوتے ہین ایک تو حدیث نفس دوسرے تخویف شیطان تیسرے بشری من اللہ ؛ چنانچہ
آگے حدیث مین آویگا تو اب اس آیت سے معلوم کیا چاہئے کہ جو خواب یا الہام تحدیث نفس
یعنے خیالی ہی اسمین شیطان ملا دیتا ہی اور جو وعدہ شیطان کیطرف سے ہوا کرتا ہی
وہ پورا نہین ہوتا ؛ اور جو من اللہ ہوتا ہی وہ پورا ہوا کرتا ہی ؛ اور جس مقبول کے
خواب یا الہام مین شیطان کچھہ ملا دیا کرتا ہی تو اللہ جلد اسے مطلع فرما دیتا ہی

ہرچند شیطان کے دھوکے مین وہ لوگ نہین پڑتے لیکن شیطان کے دم دکھا
دیے ہین بھی کتنے فائدے ہین کہ امتحان ہوتا ہی منافق کا ؛ آور اِین آیت سے یہہ بات
بھی معلوم ہوئی کہ سوا نبی کے آور بندون کو بھی الہام ہوتا ہی اور اسکو بھی اللہ نے آیت
فرمایا آور نئی کیا چیز ہی کہ نیند کو قابو مین کرنا کہ جب چاہین تب آجاوے ؛
یہہ کسب آور ہنر ہی اسکو بھی بدعت سنت سے علاقہ نہین ، جیسے کسی نے کسرت کی
کہ جب چاہے تو کوئی چیز نگل جاوے آور جب چاہے تو پھر اُسکو اُگل دے ؛
یا پانی مین تیرنے ۔ یا کشتی کرنے سیکھا ؛ یہہ چیزین مباحات مین داخل ہین
بدعت مین نہین ؛ کسب ہنر کو خدا کے کام مین صرف کرے ثواب پاوے گا
شیطان کے کام مین صرف کریگا عذاب پاوے گا ؛ بالذات یہہ ثواب
عذاب کے مستحق نہین ؛ آور نیند کا حال یہہ ہی کہ جس کو جیسا دن کو خیال
آور کاروبار رہتا ہی ویسی ہی رات کو خواب دیکھا کرتا ہی ؛ مثلا جو دن بھر
فسق و فجور مین رہتا ہی سو رات کو اکثر خواب مین بھی وہی فسق فجور دیکھا کرتا
آور جو دن کو معاملہ مقدمہ مین فن فریب مین رہتا ہی رات کو اکثر خواب مین
بھی دیکھا کرتا ہی آور کبھی خواب صحیح بھی دیکھتا ہی ؛ تو اُس کا خواب
اکثر خیالات دنیا یا شیطانی ہوتا ہی آور کبھی رحمانی ؛ آور بعضے لوگون کا
شغل دن بھر نماز روزہ ذکر خدا و رسول و صحابہ ملائک آور علما و صلحا رات
کو اکثر خواب مین بھی وہی دیکھتے ہین ؛ آور بسبب برکت ذکر دین کے اکثر
خواب رحمانی ہوا کرتا ہی آور کبھی شیطانی ؛ جو لوگ کسب سے نیند کو قابو
کرتے ہین جب چاہین آجاوے انکا بھی حال ویسا ہی ہی یعنے جیسا انکا
آور دن رات کا کاروبار ہوتا ہی ویسا ہی نظر آتا ہی ؛ اصل اسکی یہہ ہی کہ سو
دو طرح کی ہوتی ہی ؛ ایک تو بسبب بیماری کے بیہوشی ہوتی ہی اسکا اثر یہہ ہوتا

کہ دماغ مین انتظام باقی نہین رہتا اور اُسکے سبب سیر عالم مثال کی موقوف ہوجاتی ہے جیسے غش اور سکتہ اور برگی وغیرہ بیماریون مین ہوتا ہی ۔ دوسرے آدمی کہ حالت صحت مین بے ہوشی دنیا سے ہوجاتی ہی اور دماغ وغیرہ اعضاء رئیسہ مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوتا اور سیر عالم مثال کی موقوف نہین ہوتی جیسے سونے کی حالت ہی یا نفی کی حالت ہی یا سوا اُسکے جس مین سیر عالم مثال کی ہو ۔ اِن سب کو اصطلاح مین شرع کے نوم کہتے ہین ۔ اور جو اسمین سیر عالم مثال کی ہوتی ہی اسکو رویا کہتے ہین ۔ چنانچہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی بَیْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَیَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ فَاشْتَکٰی عُمَرُ إِلٰی أَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ أَقْبَلَا حَتّٰی سَلَّمَا عَلَیَّ جَمِیْعًا فَقَالَ أَبُوْ بَکْرٍ مَا حَمَلَکَ عَلٰی أَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰی أَخِیْکَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَا شَعَرْتُ أَنَّکَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ ترجمہ پھر اسوقت مین بیٹھا تھا کہ آئے میرے نزدیک عمر اور سلام کیا سو خبردار نہوا مین اسپر ۔ پھر شکوہ کیا عمر نے ابوبکر سے ۔ تب آئے دونو یہان تک کہ سلام کیا مجھپر اکٹھے ۔ پھر فرمایا ابوبکر نے کیا سبب ہوا تجھے اسپر کہ جواب ندیا تو نے اپنے بھائی عمر کو اُسکے سلام کا کہا مین نے ایسا تو نہین کیا مین نے ۔ فرمایا عمر نے ہان قسم خدا کی البتہ کیا تو نے ۔ فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے قسم خدا کی خبر نہوئی مجھکو کہ تم آئے اور خبر نہوئی کہ سلام کیا تم نے ۔ ف ۔ ایسی ہی حالت کو حالت نفی کہتے ہین ۔ یعنی کسی بات کے تصور مین ایسی بیخودی ہو جاوے کہ یہ بھی دھیان جاتا رہے کہ ہم کہان بیٹھے ہین ۔ اللہ رب العالمین کے دھیان مین اس بات کی مشق کرتے ہین ۔ اور رویا کا ہر کتاب مین حدیث کے باب جدا ہوا کرتا ہی ۔ اسمین رویا اکثر صحابہ کا

منقول ہی۔ اور یہ بھی لکھا ہی کہ رؤیا مین اگر یہ معلوم ہو تو یون کرنے اور یہ معلوم ہو تو یون کرے۔ اور رؤیا صالح لوگون کا دین مین ہمارے حجت ہوا دو طور سے ایک تو یہ کہ بعضے خواب اس جنس کا ہوا کرتا ہی کہ سنتے ہی آدمی کا دل پکار اٹھتا ہی کہ یہ خواب رحمانی ہی شیطانی نہین نہ اسکے خیال نے تراش لیا ہی اگرچہ وہ خواب دیکھنے والا نبی نہو۔ اُس حدیث سے معلوم ہوتا ہی جسمین اذان کی بنا رؤیا پر ایک مرد مومن کے ہوئی" وہ مشکوۃ کے باب الاذان مین آئی ہی۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْمَلُ بِالنَّاقُوْسِ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ إِلٰى آخِرِهٖ وَكَذَا الْإِقَامَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ ٭ ترجمہ ٭ اور روایت ہی عبد اللہ ابن زید ابن عبد ربہ سے کہا کہ جب حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ناقوس کے کہ بنایا جاوے تاکہ بجاوین اسکو لوگون کے واسطے نماز مین جمع ہونے کے لئے خواب مین دیکھائی دیا مجھکو اور مین سوتا تھا ایک شخص کہ اٹھا رہا ہے ناقوس کو اپنے ہاتھ مین کہا مین نے ای بندے اللہ کے کیا بیچتا ہی تو ناقوس کو کہا کیا کریگا تو اسکو کہا مین نے بلاوینگا اُسسے نماز کیطرف تب کہا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو وہ چیز کہ بہتر ہی اُسسے پھر کہا مین نے اُسسے کہ ہان بتلاؤ کہا یہ کہ تو کہے تو اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسیطرح اقامت ٭ پھر جب صبح کیا مین نے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مین نے انکو جو کچھ دیکھا تھا مین نے ٭ تب فرمایا حضرت نے تحقیق یہہ خواب حق ہی جو چاہے اللہ تعالی پھر کھڑا ہو ساتھ بلال کے اور بتلاؤ اسکو جو دیکھا ہی تو نے پھر چاہیے کہ اذان کہے بلال اِن لفظون سے پھر بیشک بلال بلند زیادہ آواز مین ہی تجھسے ٭ پھر کھڑا ہوا مین بلال کے ساتھ اور شروع کیا مین نے کہ بتلانے لگا اسکو بلال کو اور اذان کہتے تھے بلال اُن لفظون سے کہا راوی نے پھر سنا عمر ابن الخطاب نے اور وہ اپنے گھر مین تھے پھر نکلے کھینچتے ہوے چادر اپنی کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے تحقیق دیکھا مین نے مانند اس چیز کے کہ دکھلایا گیا عبد اللہ تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واسطے اللہ کے ہی تعریف ٭ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ اُسنے نہ ذکر کیا اقامت کا

اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے صاف ذکر کیا قصہ خواب کا
ف - اس حدیث سے غیری کے بھی رویا میں فرشتوں سے ملاقات اور
کلام ہونا اور جزئیات دین کی بات سیکھنا معلوم ہوتا ہی ۔ اور اللہ
صاحب نے سورۂ یوسف مین فرمایا ہی اِذْ قَالَ یُوسُفُ لِاَبِیْهِ یَا اَبَتِ
اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ
ترجمہ جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو ای باپ مین نے دیکھے گیارہ تارے
اور سورج اور چاند دیکھے میرے تئین سجدہ کرتے ہیں - یہہ خواب حضرت
یوسف علیہ السلام نے لڑکائی میں دیکھا تھا ہی اُسوقت نبی نہیں ہوے تھے
حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنتے ہی معلوم کیا کہ یہہ خواب شیطانی نہیں
اور اپنے خیال نے تراشا نہی بلکہ من اللہ ہی) - اور اسکا دل میں آیا یعین جاکہ بارہ
دس شاہد رویت امثال حضرت یوسف علیہ السلام کے اور شاید بھی کہیہ
کر اپنے بیٹے ۔ در وہ ہو کھا حیات مین حضرت یوسف علیہ السلام کے نہیں
آیا . یہان تک کہ چالیس برس گذریں - اور اُس درمیان مین ایک آدمی
یا خط نہ آیا اُن بھائیونکو بھی جنہوں نے کوے مین گرایا تھا یقین انتقال کا
سبب خبر نہ آنے کے ہو گیا ؛ لیکن بیٹون کو بھی فرماتے تھے کہ ای بیٹو
ہمکو علم ہی جو تمکو نہیں ؛ یعنے وہ خواب یوسف کا دال ہی اس بات پر کہ
اللہ رب العالمین اُسکو نوازیگا اور اسکو نبی کریگا اور وہ خواب رحمانی ہی
شیطانی نہیں ؛ یہاں سے ایک بات اور بھی معلوم ہوئی کہ دلیل من اللہ سے
اگر کوئی چیز ہونے والی معلوم ہو اور اسباب ظاہری ہزار ون اسکے انہونے پر
دال ہوں تو اہل ایمان کو چاہیے کہ دلیل کو پکڑے اور اسباب ظاہری کو نہ دیکھے
دوسرا تواتر رویا کو بھی شرع میں اعتبار ہی ۔ یعنے ایک کام کی اسمین دو دفعہ

ہو سکتی ہے ایک صورت کو جسمین سے کئی شخصون نے خواب مین
دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی صورت کو ترجیح دیا آور فرمایا کہ
یہی اعتقاد رکھو ؛ چنانچہ شب قدر کی تلاش مین لوگ مختلف ہو رہے تھے
اکثر صحابہ کا خواب جب سات آخر راتون مین ثابت ہوا حضرت نے بھی
حکم دیا کہ اسی مین تلاش کیا کرو ؛ جیسا کہ مشکواۃ کے باب لیلۃ القدر کی
حدیث سے معلوم ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رِجَالًا
مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ
الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ
تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ آور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اسنے
بیشک کئی مرد اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھائے گئے شب قدر
خواب مین پچھلی سات راتون مین ؛ تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکھتا ہون کہ خواب تمہارا تحقیق موافق پڑا پچھلی سات راتون مین
پھر جو کوئی طالب اسکا ہو تو طلب کرے اسکو پچھلی سات راتون مین متفق
علیہ ؛ آور جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹھ کم ہوگا ؛
آور رویا مرد صالح کا چھیالیسوان جزی اجزا سے نبوت کے چنانچہ مشکواۃ
کے کتاب الرویا مین آیا ہے وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ تَكْذِبُ

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ
فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدٌ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلٰثٌ حَدِيْثُ
النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ الخ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب قریب ہو زمانہ نہین لگتا ہی کہ جھوٹھہ ہو خواب مومن کا :
ایک حصہ ہی چھیالیسوین حصہ نبوت سے : آور جو چیز کہ ہو نبوت سے سو وہ
جھوٹھہ نہین ہوتی : کہا محمد ابن سیرین نے آور مین کہتا ہون خواب تین قسم
کے ہین ایک تو حکایت نفس کی ہی : آور دوسرا ڈرانا شیطان کا ہی :
آور تیسرا بشارت اللہ کی طرف سے : آخر حدیث تک متفق علیہ آور
نبی کو اگر خواب مین یا نقی مین دیکھے وہ جھوٹھہ نہین ہو سکتا ہی کیونکہ شیطان
نبی کی صورت نہین بن سکتا ہی چنانچہ پہلی حدیث جس باب مین آئی ہی اسی
باب مین یہ حدیث بھی آئی ہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ آور روایت ہی ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جسنے دیکھا مجھکو
خواب مین سو بیشک دیکھا مجھکو : کیونکہ بیشک شیطان نہین بن سکتا ہی مثل
میری صورت کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری آور مسلم نے : ف : اگر
نبی کی صورت شیطان بن سکے تو ممکن ہو کہ زندگی مین بھی نبی کی صورت بنکر
لوگون کو خوب گمراہی کی باتین بتا جاوے - اور نبی آوین اپنے قوم مین ہدایت
کو آور خلاف نفس قوم کے کچھ باتین بتادین تو قوم کو گمان ہو کہ یہ شاید شیطان
ہو کہ آیا ہی ہم لوگونکو گمراہ کرنے کو - کیونکہ بی لوگ تو اکثر ایسی ہی باتین بتاتے ہین

کہ لوگون کے نفس کے مخالف پڑتی ہی ÷ اور الہامات جو اللہ کے بندون کو ہوتے ہین
وہ بھی بعضے اسطرح کے ہوتے ہین کہ جسکو ہوتے ہین اسکے واسطے حکم مثل قطعی
کا رکھتے ہین ÷ مثلا ایک شخص کو الہام ہوا کہ تو فلانے شہر کا کوتوال ہوگا ÷ اسنے
اپنے دل مین کہا کہ اس الہام کا کیا اعتبار شاید یہ الہام شیطانی ہو ÷ تو اسیوقت
الہام ہوا اگر تجھکو یہ گمان ہوتا ہی کہ یہ الہام شیطانی ہی ÷ تو مین اسکی ایک
آیت تجھکو دیتا ہون اگر یہ شیطانی ہی تو وہ الہام بھی شیطانی ہوگا
اور اگر یہ رحمانی ہی تو وہ کیونکر شیطانی ہوگا ÷ آیت یہ بتایا کہ کل فلانے
گھڑی فلانی ساعت مین تھوڑا یا بہت پانی برس کرکے کھل جاویگا ÷ اور
دوسرے دن ایسا ہی ہوا ÷ اب غور کیا چاہیئے کہ پانی کا برسنا اُن پانچ باتون
مین ہی کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جان سکتا ÷ چنانچہ اللہ صاحب نے سورۂ
لقمان مین فرمایا ہی إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۔ ترجمہ اللہ جو ہی اسی پاس
ہی قیامت کی خبر ÷ اور اُتارتا ہی مینہ اور جانتا ہی جو ہی ماکے رحم مین ÷ اور
کوئی جی نہین جانتا کیا کریگا کل ÷ اور کوئی جی نہین جانتا کس زمین مین وہ
مریگا ÷ تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہی خبردار ÷ ف ÷ پیٹ کی خبر شیطان
بتا سکتا ہی ÷ رحم کی خبر نہین بتا سکتا ہی اول جو عورت اور مرد سے صحبت
ہوتی ہی تو چالیس دن تک منی عورت مرد کی رحم کے اندر ملکر چکر کھاتی ہی ÷
عورت کی منی اگر غالب ہوئی تو عورت پیدا ہوتی ہی مرد کی منی اگر غالب
ہوئی تو مرد پیدا ہوتا ہی ÷ لیکن کوئی قاعدہ اسکے دریافت کا کسی کو اللہ
رب العالمین نے باوجود اتنا بتانے کے بھی کچھ نہین بتایا کہ اُس قاعدہ یا علم یا

کسب یا ہنر سے معلوم ہو سکتا ہی - جو کوئی کسی قاعدہ یا علم سے معلوم کرنیکا یا کسب کا دعوی رکھتا ہو وہ جھوٹھا ہی : سوا اسکے کہ اللہ کسیکو بتا دے یہہ ہو سکتا ہی - تو اب وہ الہام ہوا اسکو ہوا کہ جو قائل ہو کا یہ اسکے حق مین آیت اور نص قطعی ہی : کیونکہ سوا اللہ کے اور کوئی بتا نہین سکتا ہی : چنانچہ قصہ سے حضرت زکریا علیہ السلام کے جو سورہ مریم مین آیا ہی صاف معلوم ہوتا ہی یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اِسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا قَالَ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْھِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ترجمہ ای زکریا ہم تجھکو خوشی سناتے ہین ایک لڑکے کی جسکا نام یحیی : نہین کیا ہمنے پہلے اس نام کا کوئی : بولا ای رب کہانسے ہوگا مجھکو لڑکا اور میری عورت بانجھ ہی اور مین بوڑھا ہو گیا یہان تک کہ اکڑ گیا : کہا یون ہین فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہی اور تجھکو بنایا مین نے پہلے سے اور تو نہ تھا کچھ چیز : بولا ای رب ٹھہرا دے مجھکو کچھ نشانی : فرمایا نشانی یہہ کہ بات نکرے تو لوگون سے تین رات تک چنگا بھلا : پھر نکلا اپنے لوگون پاس حجرے سے پھر اشارت سے کہا انکو کہ یاد کرو صبح اور شام : ف : اوپر کی آیت سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے پہلے دعا کی تھی بعد اسکے اللہ رب العالمین نے بشارت حضرت یحیی کے ہونے کی فرمائی : اسپر حضرت زکریا علیہ السلام کو شبہہ ہوا کہ شاید یہہ الہام

شیطانی ہو یا میرے خیال نے تراش لیا ہو کیونکہ ہم کو آرزو تھی ؛ اُسکے تسکین
کے واسطے اللہ رب العالمین سے نشانی طلب کیا ؛ اللہ رب العالمین
نے فرمایا نشانی یہہ کہ بات نکریگا تو تین دن کل یا پرسوں ؛ چنانچہ حسب
فرمانے اللہ کے تین ہی دن زبان بند ہوگئی ؛ معلوم کیا اُنہوں نے اسے
کہ یہہ جو ہماری زبان تین ہی دن بند ہوگئی کسی عارضہ سے نہیں کیونکہ عارضہ
جو تھا اب تم سمجھتی کہہ سکے نہیں آتا جاتا ہے کہ ہم اتنے ہی دن رہینگے ؛ یہہ اُن پانچ
باتوں میں ہے کہ اللہ نے کوئی قاعدہ یا علم یا کسب یا ہنر نہیں رکھا کہ اُسسے آدمی
بوجھ لے ؛ سوا اللہ کے بتانے کے ؛ یہہ بات شیطان کی بھی طاقت
کہ بتادے ؛ خیال تراش سکتا ہے یہہ بات بیشک من اللہ ہے ؛ تو وہ بشارت
لڑکے کی بھی اس شخص کی بتائی ہوئی ... کیونکر شیطانی ہوگی اور
اللہ رب العالمین نے سورۂ طٰہٰ میں فرمایا ہے وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى
قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ
فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسٰى فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ
تَسْعٰى قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى
وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً
أُخْرٰى لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرٰى ترجمہ اور یہہ کیا ہے تیرے دہنے
ہاتھ میں اے موسی ؛ بولا یہہ میری لاٹھی ہے اسپر ٹیکتا ہوں اور پتے جھاڑتا
اُس سے اپنی بکریوں پر اور میرے اسمیں کتنے کام ہیں ؛ فرمایا ڈال دے
اسکو اے موسی ؛ تو اُسکو ڈال دیا پھر تبھی وہ سانپ ہے دوڑتا ؛ فرمایا پکڑلے

اسکو اور ۔ تو ہم پھیر دینگے اسکو پہلے حال پر ؛ اور لگا اپنا ہاتھ اپنے بازو تک نکلے چٹا ہو کر ؛ نہ کچھہ بری طرح ؛ ایک نشانی اور ؛ کہ دکھاتے جاوین ہم تجھکو اپنی نشانیان ؛ ف ؛ اس آیت اور پہلی آیت سے فرق اتنا ہی کہ اُسمین نشانی مانگنے سے ملی اور اسمین بے طلب ملی ؛ مگر دونون مین نشانی تسکین ہی کے واسطے ملی ؛ اور اُسمین ملی غیب کی بات بتا کر اور اسمین ملی خرق عادت کر کے ؛ اور یہہ دونو فعل الہی ہی ؛ اگر کوئی کسی بندے کیطرف نسبت کرے مشرک ہو جاویگا ۔ اب سوچنا چاہئے کہ اگر مراقبہ انہین چیزون سے عبارت ہی تو اُن چیزون مین سے کوئی بدعت نہین معلوم ہوتی بلکہ اسکی حقیقت احسان ہی جسکو پوچھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مشکواۃ کے شروع مین روایت ہی ۔ حضرت عمر رض سے اور حقیقت احسان کی عبارت ہی کامل کرنے سے عبادتونکا اور مراقبہ تائید کرتا ہی تکمیل مین ایمان کے اور عبادتونکا اور تہذیب اخلاق مین ؛ لیکن فرض صرف ایمان لانا ہی اور عبادت کرنا ؛ کامل کرنا ایمان کا اور عبادتونکا اور تہذیب اخلاق ہر مسلمان پر فرض نہین ۔ تو مراقبہ جو تائید کرتا ہی ان چیزون مین اسپر بھی ایمان موقوف نہین اور جو جنس کہ احسان کی ہی دین مین اسکو بدعت کہنے والا مردود ہین اللہ کے نزدیک بیشک ۔ بعضے لوگ چند آیتون کے معنے نہین سمجھکر کے الہام اولیاء اللہ کے منکر ہو گئے ۔ اسواسطے وہ چند آیتون کے معنے بھی لکھدیا کہ لوگ اسمین فکر کرین ؛ چنانچہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ ال عمران مین ؛ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ترجمہ اور اللہ یون نہین کہ تمکو خبر دے غیب پر لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہی اپنے رسولونمین

جیسے چاہئے سمجھو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ف ۔ یعنے اس آیتہ سے اشارہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تمکو غیب پر نہیں خبر کرتا ہی لیکن تم تک غیب کو پہنچاتا ہی معرفت رسول کے سوا ایمان لاؤ رسول کی بات پر ۔ اور اللہ صاحب نے سورہ جن مین فرمایا ہی قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ترجمہ تو کہہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تم سے وعدہ ہی یا کر دے اسکو میرا رب ایک مدت کی حد ۔ جاننےوالا بھید کا سو نہین جتاتا اپنے بھید کی کسی کو ۔ مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہی اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار ۔ تا جانے کہ اُنھون نے پہنچائے پیغام اپنے رب کے ۔ اور قابو مین رکھا ہی جو انکے پاس ہی ۔ اور گن لی ہی ہر چیز کی گنتی ۔ ف ۔ قیامت کی باب مین یہہ فرمایا کہ کوئی نہین جان سکتا کہ قیامت کے ہونے کو کتنا دن باقی ہی ۔ پرا جاننے والا غیب کا وہی ہی سوا اسکے جتنے اہل کمال ہین سب کا کمال بیان کم ہی ۔ لیکن رسولونکو کچھ علامتین اُسکی کہلا بھیجتا ہی ۔ تا لوگونکو اسسے ہوشیار کر دے ہین ۔ اور اُنکے ساتھ نگہبان آگے پیچھے بھی بھیجتا ہی تاکہ پہنچانے مین کچھ بھول کر فرق نکرین ۔ جو علامتین ہمنے کہلا بھیجا ہی اُنکو ٹھیک ٹھیک پہنچا دین ۔ اور اگر فرق کر دین تو وہ خبردار کر دین ۔ اور علما نے غَيْبِهِ سے مراد شریعت بھی لکھا ہی ۔ اور بعضون نے رسول سے

بیان صحتِ نبوی لیا ہے انکے نزدیک رسول میں خلفا و وارثین بھی داخل ہیں ؛ اور اللہ صاحب نے سورہ شوریٰ میں فرمایا ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝

اور کسی آدمی کی حد نہیں کہ اُس سے باتیں کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے ؛ یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پہنچا دے اسکو حکم سے جو چاہے ؛ وہ سب سے اوپر ہے حکمتوں والا ؛ ف اِس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں تک غیب سے پہنچانے کی تین راہیں ہیں ایک تو یہ کہ اللہ دلیں ڈالدے جسکو معنی لغوی میں وحی کہتے ہیں اور کہتے اصطلاحی میں الہام دوسرے غیب سے آواز آوے تیسرے معرفت کسیکے پیغام بھیجے لیکن مقام خاص کے واسطے بھی راہ ٹھہرائی گئی یعنی کہ معرفت رسول کے غیب پہنچے اور بعض خواص کے واسطے تینوں طور جو مذکور ہوا غیب کے پہنچانیکا رکھا بعضے کے واسطے دو طور ہی غیب کے پہنچانے کا ؛

تمام شد

*

*